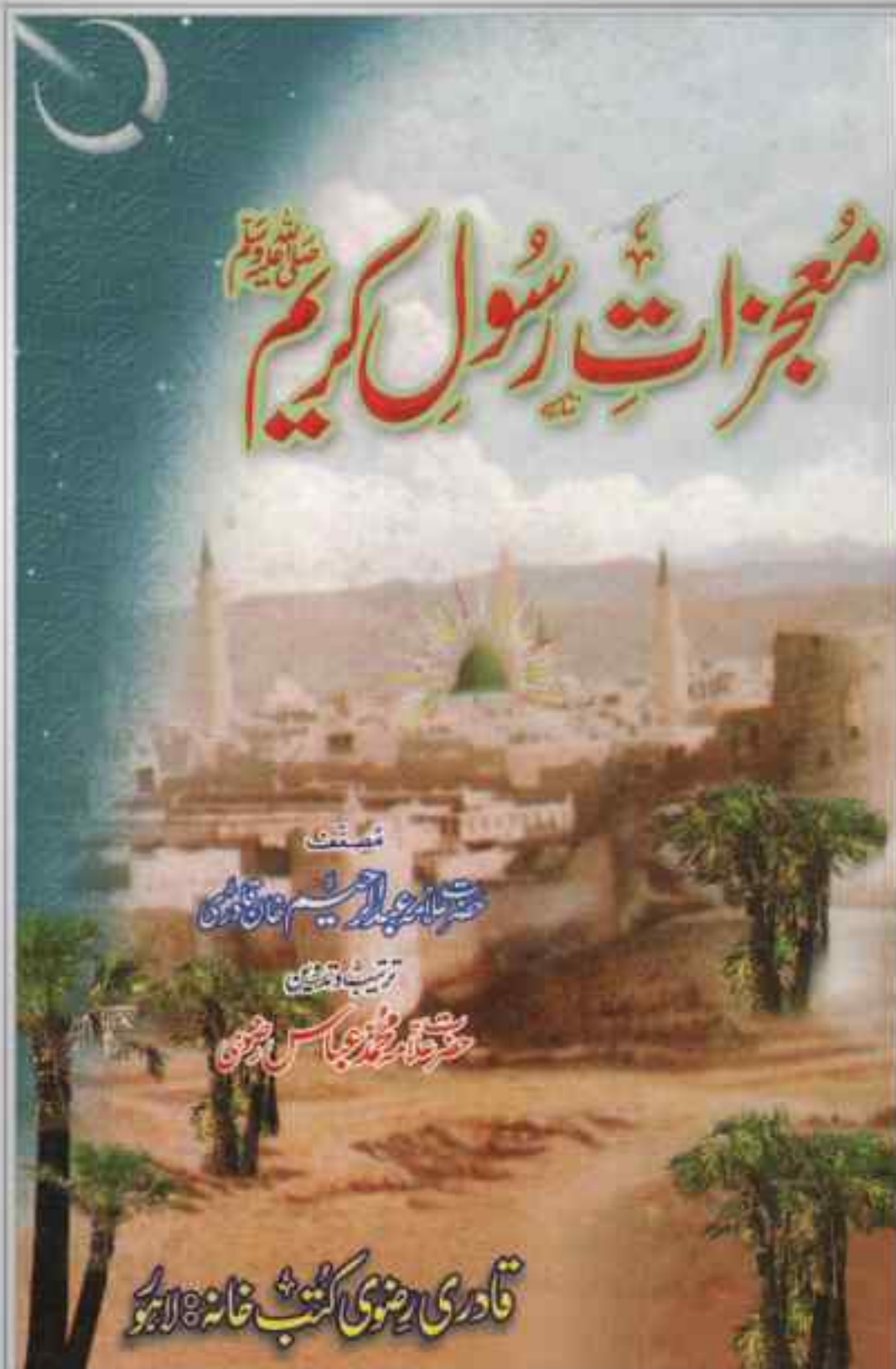


Moajazat-e-Rasool-e-Kareem (Salallaho Alahi Wasallam)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi



NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

انتساب

عارف حق، عامل شریعت، رہبر طریقت، شہزادہ اعلیٰ حضرت،
آقائے نعمت سیدی و مرشدی حضرت علامہ الحاج الشاہ
محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب قبلہ قادری رضوی
نوری بریلوی مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان
کے نام...

جن کی نگاہ عنایت اور روحانی توجہ کی بدولت میں نے تصنیف و تالیف
کی منزل میں قدم رکھا اور مجھے قلمی خدمات کا شرف نصیب ہوا۔
خدائے قدیر حضرت کے روحانی فیوض و برکات سے ہم نیاز مندوں اور
وفائیکشوں کو بہرہ اندوز و مستفیض فرمائے۔
”شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا“

نیاز کیش

عبدالرحیم قادری رضوی
۹۷ طلاق محل کانپور

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

معجزات رسول کریم ﷺ

خدائے قدیر کی بارگاہ میں

دعا

خداوندا! تیرے دربار گہرا میں بھد بجز و احترام عرض گزار ہوں کہ
میری کوشش و کاوش کا یہ حقیر نذرانہ...

”معجزات رسول کریم ﷺ“

اپنے محبوب پیغمبر کی بارگاہ رحمت و نور میں قبول فرما کر میرے لئے
ذریعہ نجات بنا دے اور میرے والدین کی مغفرت فرما کر صبح قیامت
تک ان کی قبر پر اپنی رحمتوں کی بارش فرما۔

”اس دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد“

عبدالرحیم قادری رضوی

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

3

معجزات رسول کریم ﷺ

فہرست معجزات رسول کریم ﷺ

صفحہ نمبر

عنوان

19

معجزہ بن کے آیا ہمارا نبی!

29

اول الانبیاء خاتم الانبیاء

29

انبیاء کرام کی تعداد

30

تمام مخلوقات کے نبی

31

قرآن پاک سے متعلق معجزات

31

اعجاز اول

33

اعجاز دوم

33

بیعت رضوان

36

سچا خواب

37

اللہ تعالیٰ کی قدرت

37

مومن کی شان

39

روم کی ایران پر فتح کی غیبی خبر

39

یہودی موت کی تمنا ہرگز نہ کریں گے

40

خلافت راشدہ کی خوشخبری

41

کائنات پر غالب رسول ﷺ

41

کافروں کی شکست

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

Moajazat-e-Rasool-e-Kareem (Salallahu Alahi Wasallam)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

4

صفحہ نمبر	عنوان
42	دروناک عذاب
43	رسول اللہ ﷺ کا محافظ خود اللہ ہے
45	یہود ہمیشہ مغلوب رہیں گے
46	حضور ﷺ کا علم غیب
46	خلفائے اربعہ کے متعلق خلافت کی غیبی خبر
47	حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد آپ کے جانشین و خلیفہ
48	خلافت کے متعلق خواب
48	حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ
49	خلافت تیس سال تک رہے گی
50	خلفاء اربعہ کی ترتیب
50	ایک ہی ٹھوک سے جیل لحد کا زلزلہ جاتا ہے
51	جنت کی بشارت
52	پہاڑ کا پلٹنا بند ہو گیا
52	دروازہ ٹوٹے گا یا کھلے گا؟
54	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وجود باعثِ رحمت
54	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کی خبر
55	بے گناہ قتل ہوں گے
55	کل کیا ہو گا؟
56	یہ دو سنی سدا قائم نہ رہے گی
57	راقیوں اور ناقیوں کی خبر دینا

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

صفحہ نمبر	عنوان
58	امت کا سب سے زیادہ بد بخت
58	شہادت حضرت علیؓ
60	خلافت و فتوحات اور عہد خلافت کی خبریں
60	نبوت، خلافت اور پادشاہت
61	امت کی پادشاہی
62	خزانہ کسریٰ کی فتح
62	مصر کی فتح
63	تین باتوں کی غیبی خبر
64	کسریٰ کے نکلنے اور اختیار مصطفیٰؐ
65	موت کا علم
66	قیامت سے پہلے چھ چیزیں
68	چل تو بھی جنتی
71	اہل بیت اطہار کے متعلق غیبی خبریں
71	اہل بیت میں حضورؐ کے وصال کے بعد سب سے پہلی وفات پانے والی خاتون
72	حضرت امام حسنؓ کے سردار
72	حضرت امام حسینؓ کی ولادت اور شہادت کی خبر
73	شمر لعین چت کبر اکتابے
74	حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور جنگ جمل
78	سب سے پہلے ملاقات کس کی ہوگی

Moajizat-e-Rasool-e-Kareem (Salallahu Alahi Wasallam)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

6

صفحہ نمبر	عنوان
79	علم مافی الارحام و الاصلاب
80	وہ غیبی خبریں جو حضور ﷺ کے غزوات سے تعلق رکھتی ہیں
80	کون کہاں مرے گا
80	میں ہی تجھے قتل کروں گا
81	فتح مکہ کی خبر
82	حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوں گے
82	کعبہ کی کنجی
83	یہ دوزخی ہے
84	مسلمانوں کی نفیست
85	فتح کی خبر
86	سخت آندھی
87	ائمہ مجتہدین کے متعلق خبریں
87	حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی بشارت !
87	حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کی بشارت !
88	حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کی بشارت
89	بد مذہب کے متعلق غیبی خبریں
89	نا امید و زیاں کار
90	رافضی مشرک ہیں
91	فرقہ قدریہ
92	بد عقیدہ کی نماز جنازہ

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

7

صفحہ نمبر	عنوان
92	حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کو برا کہنے والا
93	حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کے گستاخ کا انجام
94	چالیس رافضیوں کا برا انجا
95	امت میں تتر فرتے
96	متفرق واقعات سے متعلق خبریں
96	حجاز کی آگ
97	آخر زمانے میں ترک شہید ہوں گے
98	بے حساب جنت میں داخل ہوں گے
99	حجاج بن یوسف اور مختار ثقفی کی خبر
99	رخنہ انداز یزید
101	بہترین زندگی اور شہادت
101	واقعہ حرہ کی غیبی خبر
102	بصرہ میں خسف، قذف، رجعت
102	ایک آدمی کی دائرہ دوزخ میں مثل کوہ احد
103	غیر آباد زمین میں موت
104	کون کس طرح مرے گا
105	پہلے والوں کی پیروی
106	لوگ تمہارے خلاف ہو جائیں گے
107	ہاتھ جنت میں پہلے جائے گا
107	ایسا کام کرے جس سے تم خوش ہو

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

Moajazat-e-Rasool-e-Kareem (Salallaho Alahi Wasallam)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

8

صفحہ نمبر	عنوان
108	عمدہ فرش
109	سیلہ کذاب کی خیر بلاکت
110	حضور ﷺ کے سامنے ساری دنیا آئینہ کی طرح تھی
110	علم جبار
111	نبیاشی پادشاہ کا نماز جنازہ
111	مناجیح کی موت کیلئے ہوا
112	ام الفضل کے پاس مہ فون مل کی خبر
113	تو مجھے قتل کرنے آیا ہے
115	گم شدہ اونٹنی کا واقعہ
115	عورت کے پاس خط
117	قریش کا عمد
118	تسلا پادشاہ رات کو قتل ہو گیا ہے
120	مالک کی اجازت کے بغیر بکری کا گوشت
120	دل کی باتوں کی خبر
121	میں چاہتا ہوں وہ کس لئے آیا ہے
123	عالم ملائکہ سے متعلق معجزات
123	جنگ احد میں فرشتے
123	فرشتے کی مدد
124	غزوہ بدر میں فرشتے
124	فرشتے نے قید کیا

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

صفحہ نمبر	عنوان
125	سفید رنگ کا فرشتہ
125	عباس کو اسیر کرنے والا فرشتہ
126	گورے چنے ابلق گھوڑوں پر سوار فرشتے
126	حضور ﷺ سے اسلام و ایمان کی باتیں پوچھنے والے جبرائیل تھے
128	فرشتے سلام کرتے تھے
129	حضرت جبرائیل علیہ السلام کی اصل صورت
130	حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زیارت
130	حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حضرت جبرائیل کو دیکھا
130	آگ کی خلاق
131	تلاوت قرآن پاک سن کر فرشتے قریب آگئے
134	ظہور و برکت و ہدایت کے متعلق معجزات
134	حضور ﷺ کی دعا سے دولت ایمان
135	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی قوت حافظہ کا سبب
136	دعا سے برکت کا اثر
136	پیشانی روشن ہو گئی
137	دست پاک کی برکت سے بال سفید نہ ہوئے
137	جوانی کی رونق ہمیشہ قائم رہی
137	ثابت قدمی اور ہلوی و صدی ہونے کی دعا
138	مجاہدین بدر کیلئے دعا
138	کھانے میں حیرت انگیز برکت

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

10

صفحہ نمبر	عنوان
139	کثرت مال و اولاد کی دعا
139	بے باک لڑکی حیا دار ہو گئی
140	برکت مال کی دعا
141	دو حضرات کا کھانا ایک سو اسی افراد نے کھایا
142	بکریوں کی بچھی میں برکت
142	ایک پیالے میں تمام اصحاب صفہ نے کھایا
142	دودھ کے پیالے میں عجیب برکت
143	ہانڈی کے کھانے میں برکت
143	ساری عمر کالے بال اور چہرے کی رونق برقرار
144	یہ حال ہے خدمت گاروں کا
144	دین میں سمجھ اور علم تفسیر کیلئے دعا
145	خرید و فروخت میں دعائے برکت
145	کثرت مال کیلئے دعا
146	دعائے برکت
146	سردی اور گرمی کی تکلیف سے آزادی
146	حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کیلئے بلندی کی دعا
147	لکڑیوں کو نور بنانے والے
150	بچے کا اقرار رسالت
150	سوسے مبارک کا اثر
150	جبہ شریف کی شفا بخشی

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

11

صفحہ نمبر	عنوان
151	زبان پاک کی برکت
151	لعاب دہن مبارک
151	لعاب دہن شریف کی خوشبو
152	مریضوں اور آفت زدہ لوگوں کی شفاعت کے متعلق معجزات
152	پاؤں اچھا ہو گیا
155	پنڈلی کی مسلک چوٹ اچھی ہو گئی
155	جلا ہوا ہاتھ لعاب دہن سے ٹھیک ہو گیا
155	خردو جاتا رہا
156	اندھی آنکھیں روشن ہو گئیں
157	ایک مشت خاک سے شفاء
157	آنکھ کی پھلی دور ہو گئی
158	چوٹ اچھی ہو گئی
158	کل یہ قلعہ فتح ہو جائے گا
159	غار ثور کا واقعہ
161	پاؤں کی تکلیف جاتی رہی
161	دم کرنے سے بدن اچھا ہو گیا
162	دعائے شفاء
162	کلی کی برکت سے لڑکا تندرست ہو گیا
163	آنکھیں روشن اور خوبصورت ہو گئیں
164	تیر کا زخم اچھا ہو گیا

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

12

صفحہ نمبر	عنوان
164	گوئگے نے رسالت کی گواہی دی
165	جنون جاتا رہا
166	احیائے موتی، مردوں کو زندہ کرنے کے متعلق معجزات
166	مردہ زندہ ہو گیا
167	مردے نے باتیں کیں
167	مرنے کے بعد کلام
168	مرغ زندہ ہو کر آواز دینے لگا
170	بے اولیوں پر قہر و عتاب اور حضور ﷺ کے دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے متعلق معجزات
170	بے اولیٰ کی سزا، سیدھا ہاتھ بیکار ہو گیا
170	قوم مصر کے خلاف دعا
171	کسریٰ پرویز کی گستاخی کی سزا
172	عتبہ بن ابی لہب کے خلاف دعا
174	جہاں و بربادی کیلئے دعا
175	ساری عمر منہ پھیر کا تارہ گیا
175	گستاخوں کی کم نظری
175	سخت آواز
177	عالم جنات کے متعلق معجزات
177	بت کے پیٹ سے صدائے حق
177	عزیز کا قتل

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

۱۳

صفحہ نمبر	عنوان
178	درخت کی گواہی
179	نصیبین کے جن
181	آپ ﷺ کئی غیب پر امین ہیں
182	جن نے حرام کاری چھوڑ دی
183	حضور پر نور ﷺ کی ولادت سے جن رخصت ہو گیا
183	جن کا پیغام ایمان
185	جن نے حضور ﷺ کی تشریف آوری کی خبر دی
185	جن کی زبان سے نبوت و رسالت کے ظہور کی خبریں
186	شترسوار کا اعلان حق
187	مغر شیطان کا انجام
188	بت کی آواز
189	جنوں کی سچی باتیں
190	بت کی سچی خبر
190	شمار نامی بت کا قصہ
192	بت کے پیٹ سے سچے اشعار کی آواز
192	حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں نذرانہ سلام
193	جن حضور ﷺ کے پاس فیصلہ کیلئے حاضر ہوئے
	ایک جن حضور ﷺ کے پاس کالے سانپ کی شکل میں قرآن مجید کی
194	آیات دریافت کرنے کیلئے حاضر ہوا
194	حضور ﷺ کے حکم سے جن نے عورت کو چھوڑ دیا

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

14

صفحہ نمبر	عنوان
196	عالم علوی، آسمانوں اور ستاروں کے متعلق معجزات
196	معجزہ شق القمر
200	راجہ بھوج نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا اور اسلام قبول کیا
201	ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا
202	شب میلاد چرائل کا منظر
203	چاند کھلونا بن گیا
204	عام بسیط، پانی، آگ، ہوا اور مٹی کے متعلق معجزات
204	عنصر خاک میں معجزات
204	ہراتہ کا واقعہ
204	قارون کا قصہ
206	ایک مٹھی خاک اور کنکریاں
208	زمین نے اپنے اندر سے پھینک دیا
208	حضور ﷺ کی طرف سے جھوٹی بات کہنے والا جہنمی ہے
208	گستاخ رسول کو زمین قبول نہیں کرتی
210	پانی کے متعلق معجزات
210	انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے
211	کنویں کا پانی جاری ہو گیا
211	مشک کے پانی میں برکت
212	حضور ﷺ کی نورانی انگلیوں کا معجزہ
212	سرکار کی انگشتان مبارک اور ایک معجزہ

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

15

صفحہ نمبر	عنوان
213	لشکر کے تمام لوگوں کا ایک لوٹے پانی سے سیراب ہونا
214	حضور ﷺ کی دعا سے بارش
215	حضور ﷺ کے بچے ہوئے پانی کی برکت
215	لعاب دہن مبارک سے کنویں کے پانی کا شیریں ہونا
215	پانی میں مشک سے زیادہ خوشبو
215	مشک میں دودھ اور اس کے منہ میں مکھن
216	دریائے نیل کے نام خط
216	ظالمانہ رسم کا خاتمہ
218	آگ کے متعلق معجزات
218	حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی دعوت میں
219	دو معجزے
219	زبردست اور بلاکت خیز آگ
220	موئے مبارک
220	دسترخوان تندور کی آگ میں نہ جلا
222	ہوا کے متعلق معجزات
222	بارش کی دعا
223	بارش روکنے کی دعا
223	طوفانی ہوا
224	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کرامت (ہوا پر حکومت)
226	عالم جمادات کے متعلق معجزات

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

16

صفحہ نمبر	عنوان
226	پھاڑوں اور درختوں کا حضور ﷺ کو سلام کہنا
226	کنکریوں کا تسبیح پڑھنا
227	پتھروں کا حضور ﷺ کو سلام کرنا
228	حجر اسود اور زقاق الرفق
228	کپڑے کی برکت سے آتش دوزخ سے حفاظت
229	حضور ﷺ کے دست پاک کی لکڑی کا اعجاز
230	عالم نباتات کے متعلق معجزات
230	درختوں کی فرمانبرداری
231	درخت کی گواہی
231	کھجور کے درخت کے خوشہ نے رسالت کی شہادت دی
232	درخت نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا
233	درخت اور پتھر جمع ہو کر دیواریں بن گئے
233	کھجور کے درخت آپس میں مل گئے
234	درخت کی شہادت
234	درخت کا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا اور پھر واپس جانا
234	رکنہ پہلوان
236	درختوں کی شاخوں اور لکڑی کی چیزوں کے متعلق معجزات
236	خٹک لکڑی تلوار بن گئی
236	شاخ خرا تلوار بن گئی
237	درخت کی شاخ روشن ہو گئی

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

17

صفحہ نمبر	عنوان
237	استن حنانہ
238	منبر تھر تھر کانپے لگا
239	لکڑیوں کا روشن ہونا
240	پھلوں اور کھانوں کے متعلق معجزات
240	کھجور کے ڈھیر میں برکت
241	چھوہاروں کیلئے برکت کی دعا
242	چھوہاروں میں حیرت انگیز برکت
242	کھانے میں برکت
243	روٹیوں میں برکت
246	سواری والے اور حلال جانوروں کے متعلق معجزات
246	گھوڑا تیز رو ہو گیا
246	ست رفتار اونٹ سب سے آگے
247	اونٹ نے حضور ﷺ سے اپنے مالک کی شکایت کی
247	درخت کا سلام کیلئے حاضر ہونا
248	بکری کا تھن دودھ سے بھر گیا
249	بکری کے گوشت میں برکت
250	بکریوں کی حفاظت
250	بکریوں نے حضور ﷺ کو سجدہ کیا
250	سرکش اونٹ نے حضور ﷺ کو سجدہ کیا
251	غار ثور کو ایک درخت نے ڈھانپ لیا

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

18

معجزات رسول کریم ﷺ

صفحہ نمبر

عنوان

252

اونٹوں کا جوش فداکاری

252

ہرنی پر رحم و کرم اور اسکی شہادت توحید و رسالت

253

غیب سے دودھ دینے والی بکری کا ظاہر ہونا

254

بغیر دودھ والی بکری دودھ والی ہو گئی

254

حضرت حلیمہ سعدیہ کی بکریاں

255

دہلی پتلی گھوڑی تیز رفتار ہو گئی

256

درندوں اور غیر ماکول اللحم جانوروں کے متعلق معجزات

257

سوسمار (گودہ) نے رسالت کی گواہی دی

285

شیر کی اطاعت

کھانے کی چیزوں کے متعلق معجزات جو دودھ اور اجزائے حیوانات سے

259

حاصل ہوتی ہیں

259

گھی میں برکت

259

کھجور، گھی اور پنیر میں برکت

260

کیوں جناب بوہرہ کیساتھ تھادہ جام شیر!

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

19

معجزات رسول کریم ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ

معجزہ بن کے آیا ہمارا نبی!

”آنچه خوبیاں ہمہ دارند تو تمام داری“

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے اپنے رسولوں اور پیغمبروں کو بھیج کر شرف انسانی میں مزید اضافہ فرمادیا اور اپنے برگزیدہ مرسلین و انبیاء علیہم السلام کو ایسے کمالات و خصائص سے نوازا کہ دیکھنے والے بے اختیار ان کی طرف کھینچے چلے گئے۔ سعید فطرت ارواح اور پاکیزہ قلوب انوار انبیاء سے مستنیر و منور ہو کر خود منصب رشد و ہدئی پر فائز ہو گئے۔ لیکن کچھ کثیف الطبع اور قبیح الباطن لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے انبیاء کرام علیہم السلام سے ان کی نبوت کا ثبوت مانگا اور ظاہری طور پر کسی خلاف عادت اور محیر العقول مظاہرے کا تقاضا کیا لہذا حق تعالیٰ شانہ نے منکرین و معترضین کو لاجواب اور عاجز کرنے کے لئے اپنے مبعوث کردہ پیغمبر کو معجزات و آیات سے نوازا۔

ہر نبی و رسول کے ہاتھ پر صادر ہونے والا معجزہ اس دور کے حالات اور لوگوں کے مزاج کے مطابق ہوا کرتا تھا۔ چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

☆ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی عظمت و صداقت کو ثابت کرنے کے لئے نادر نمود کو ان پر گلزار کر دیا۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

عجزات رسول کریم ﷺ

استعمال نہیں ہوا۔ علامہ رافق اصفہانی (م ۵۰۲ھ) ماہ ”عجز“ کے ذیل میں لکھتے ہیں :

”العجز اصله التاخر عن الشئ وحصوله عند عجز الامراى موخره وهو ضد القدرة قال واعجزت فلانا وعجزته وعاجزته جعلته عاجزاً۔ (المفردات فى غريب القرآن - صفحہ ۲۲۲) (۱)

(ترجمہ) عجز کے معنی ہیں کسی کام کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچانا یا کسی مقصد کے حصول میں ناکام رہنا۔

اس کے مقابلہ میں لفظ قدرت بولا جاتا ہے۔ کہتے ہیں میں نے فلاں کو عاجز کر دیا میں نے اسے ناکام کر دیا۔ میں نے اسے نیچا دکھلایا۔ میں نے اسے عاجز رکھا۔

عربی میں ”عجز“ اس مرد یا عورت کو کہتے ہیں جو پیرانہ سالی کی وجہ سے بہت سارے معاملات سرانجام دینے سے درماندہ و عاجز رہ جائے۔ علامہ سید شریف جربانی حنفی (المتوفى ۸۲۶ھ) علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں :

المعجزة: امر خارق للعادة، داع الى الخير والسعادة، مقرون بدعوى النبوة، قصد به اظهار صدق من ادعى انه رسول من الله۔

(کتاب التعريفات صفحہ ۱۵۳) (۲)

(ترجمہ) معجزہ ایسے خلاف معمول امر کو کہتے ہیں جس کے ذریعے بھلائی اور سعادت کی طرف دعوت دی جاتی ہے۔ یہ دعویٰ نبوت کی دلیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس میں مقصود اس شخص کی صداقت کا اظہار ہوتا ہے جو مبعوث من اللہ ہونے کا دعویٰ کرے۔

قرآن مجید میں ہے کہ جب قاتیل کے سامنے ایک کوئے نے دوسرے کوئے پر مٹی ڈال کر اسے زیر خاک کیا تو قاتیل بولا یا ویلتی اعجزت ان اکون مثل هذا الغراب افسوس میں تو اس کوئے جیسا بھی نہ ہوا یعنی کوئے جیسا بننے سے عاجز رہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

22

معجزات رسول کریم ﷺ

گیا۔

اللہ تعالیٰ نے سرکش کفار سے فرمایا :

واعلموا انکم غیر معجزی اللہ

”یاد رکھو کہ تم لوگ اللہ کو عاجز نہ کر سکو گے۔“

لفظ معجزہ کا استعمال عام طور پر انبیاء اللہ کے ان افعال نبوت پر کیا جانے لگا

ہے جو ان کی شان نبوت کے مظہر ہوتے ہیں۔ بروئے تواریخ یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ

لفظ ”معجزہ“ کا استعمال اس خاص معنی میں کس زمانہ سے ہونے لگا اور وہ پہلا شخص

کون ہے جس نے اس مفہوم میں اس کا استعمال کیا۔ مگر اس امر کا مجھے اطمینان ہے کہ

اللہ تعالیٰ کے کلام یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام میں یا کسی دوسرے نبی کے

کلام میں اس لفظ کا اس معنی میں استعمال کہیں بھی نہیں ہوا۔

بعض مادیت زدہ ذہن سرے سے معجزات اور خرق عادت امور کا انکار کر کے

اپنی عقلیت اور ظاہریت کو تسکین دینے کی ناکام کوشش کرتے رہتے ہیں۔ لیکن ایک

راخ العقیدہ مسلمان قرآن پاک کی صریح نصوص اور احادیث صحیحہ سے انحراف کا

تصور بھی نہیں کر سکتا۔ قرآن پاک میں معجزہ کی بجائے ان مظاہر کو ”آیات“ اور

”برہان“ کے الفاظ میں پیش کیا گیا ہے۔

حق تعالیٰ سبحانہ نے کشتی نوح کو آیت فرمایا ہے :

فانجیناہ واصحاب السفینۃ وجعلنا آیۃ للعالمین

(ترجمہ) پھر ہم نے نوح کو اور کشتی والوں کو نجات دی اور کشتی کو تمام عوالم کے لئے

ایک نشانی بنایا۔ (سورہ عنکبوت)

سیدنا حضرت صلح علیہ السلام کی اونٹنی کو بھی آیت فرمایا ہے :

ہذہ ناقۃ اللہ لکم آیۃ

(سورہ اعراف)

”یہ اللہ کی اونٹنی تمہارے لئے نشانی ہے۔“

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

23

معجزات رسول کریم ﷺ

اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ارشاد فرمایا :
ولقد آتینا موسیٰ تسع آیات بینات ○ (سورۃ اسراء، آیت ۱۰۱)
”تحقیق ہم نے موسیٰ کو نو واضح نشانیاں عطا فرمائیں۔“
قرآن پاک میں ”بینات“ بھی انبیاء کرام علیہم السلام کے ہاتھ پر ظاہر
ہونے والے خرق عادت امور کے لئے استعمال ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :
وآتینا عیسیٰ بن مریم البینات وایدناہ بروح القدس ○
(سورۃ البقرہ ۸۷)
”اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزات دیئے اور روح القدس کے ذریعے ان
کی مدد کی۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان جامعیت کا تقاضا تھا کہ آپ کو
معجزات، تصرفات اور کمالات بھی بے مثل، لازوال اور ابدی و دائمی عطا کئے جاتے،
لہذا آپ کو تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی نسبت کثیر صفات و خصائص سے نوازا گیا۔
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین معجزات انسانی تاریخ میں اہم
ترین حیثیت اختیار کر چکے ہیں۔

۱- معجزہ شق القمر

۲- واقعہ معراج

۳- قرآن عظیم الشان

یہ تینوں معجزے تاریخ انبیاء میں بھی اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ کتب سماوی میں
قرآن پاک کا وہی مقام ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام میں صاحب قرآن صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا ہے۔

حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

”کلام اللہ میں باقتدار بلاغت سات ہزار سے کچھ زیادہ معجزے ہیں۔“

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

24

معجزات رسول کریم ﷺ

علماء محققین فرماتے ہیں ”کلام اللہ میں جس قدر کلام سورہ کوثر کے برابر ہے معجزہ ہے اور اس سورہ میں دس کلمے ہیں اور پورے قرآن عظیم الشان میں کچھ اوپر ستر ہزار کلمات ہیں تو جب ستر ہزار کو دس پر تقسیم کریں گے تو سات سو حاصل ہوں گے اور اس حساب سے کلام اللہ میں سات ہزار معجزے ہیں۔

سیرت ابن اسحاق سے ضیاء النبی تک ہر سیرت نگار نے معجزات پر بڑے اہتمام، عقیدت اور ذوق سے لکھا ہے۔ معجزات کے بارے میں معلومات جہاں علم میں سیرت کے حوالے سے اضافے کا باعث ہوتی ہیں وہاں ایک صاحب ایمان امتی کے لئے اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و قربت میں زیادتی کا ذریعہ بھی قرار پاتی ہیں۔ اگرچہ عندا محققین یہ بات مسلمہ ہے کہ سعادت مند اور مناسبت پالنی رکھنے والوں کے لئے معجزہ و کرامت میں وہ روایتی کشش نہیں ہوتی جسے عامیاناہ اور سطحی ذہنیت رکھنے والے لوگ بڑی اہمیت دیتے ہیں۔

حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک معجزہ طلبی کفار کا شیوہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں ”بیچ شنیدہ کہ مومن از پیغمبرے معجزہ طلب کردہ باشد، معجزہ طلبان کفارند و اہل انکار۔“ (۵)

معجزات از بہر قہر دشمن است

بوی جنسیت پے دل بردن است

موجب ایمان نباشد معجزات

بوی جنسیت کند جذب صفات

(دفتر اول مکتوب نمبر ۲۹۲) (۳)

(ترجمہ) کیا تم نے کبھی سنا ہے کہ کسی مومن نے کسی پیغمبر سے کوئی معجزہ طلب کیا ہو۔ معجزات کا تقاضا کرنا کافروں اور منکروں کا شیوہ ہے۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

25

***** معجزات رسول کریم ﷺ *****

- ۱- معجزے تو دشمنوں پر عذاب کے لئے ہوتے ہیں۔
- ۲- لیکن مناسبت باطنی دل جیتنے کے لئے ہوتی ہے۔
- ۳- معجزات کبھی بھی حصول ایمان کا باعث نہیں ہوتے۔
- ۴- اصل کمالات روحانی تو باطنی مناسبت سے میسر آتے ہیں۔

انبیاء علیہم السلام چونکہ خالق اور مخلوق کے مابین واسطہ ہوتے ہیں اس لئے بندوں کے لئے اس واسطے اور وسیلے کے ساتھ کامل رابطہ اور باطنی تعلق بے حد ضروری ہے۔ حضرت غوث زمناں سیدی عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں :

”جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت حاصل نہ ہو اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی اور مرشد کی معرفت کے بغیر سید الوجود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔“ (۶)

حضرت علامہ امام محمد ممدی فاسی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۰۹ / ۱۶۹۷) شارح دلائل الخیرات رقم طراز ہیں :

”عالم بالا اور عالم اسفل میں خواہ وہ خصوص نعمت ہو یا عمومی، اس میں اللہ تعالیٰ کے عبد مکرم، نبی مختار، رسول گرامی، سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطہ ہیں اور اصل نعمت ہیں۔ اس حقیقت کو ہر صاحب عقل جانتا ہے۔“ (۷)

حضرت علامہ امام ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۲۵ھ) فرماتے ہیں :

ولان الرسول برزخ بین الخالق و الخلق ولا بد فی البرزخ من المناسبتین، مناسبتہ بالخالق کی بتلقے الفیوض من جنابہ المقدس۔
ومناسبتہ بالخلق کی یفیض علیہم ما استفاض من الجناب المقدس۔
فان الافادۃ والا استفادہ لا یتصور من غیر مناسبتہ۔ فالرسول له مناسبتہ باطنیۃ بالخالق فان مبداء تعینہ صفتہ من صفات اللہ تعالیٰ بخلاف سائر الخلائق، سوی الانبیاء والملائکۃ فان مبادی تعیناتہم ظلال

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

26

***** معجزات رسول کریم ﷺ *****

الصفات ' فلا بد ان يكون للرسول مناسبة صورية بالناس المرسل اليهم (۸)

(ترجمہ) اللہ کا رسول چونکہ خالق اور مخلوق کے مابین واسطہ (برزخ) کی حیثیت رکھتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ اس واسطے کا تعلق دو قسم کا ہو۔ ایک تو خالق سے رابطہ قائم ہو جس کی بارگاہ سے فیوضات کا القاء ہوتا ہے، دوسرے مخلوق سے تعلق ہو جسے بارگاہ مقدس کے فیوضات سے مستفیض کرنا ہے۔ بلاشبہ افادہ و استفادہ باہمی مناسبت کے بغیر ممکن نہیں۔ پس رسول کو خالق سے ایک خاص باطنی مناسبت ہوتی ہے کیونکہ اس کا "مبدء تعین" اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے کوئی صفت ہوتی ہے۔ البتہ انبیاء اور ملائکہ اس سے مستثنیٰ ہیں کیونکہ ان کے "مبادی تعینات" ظلال صفات ہیں۔

اس اعتبار سے رسول کی ظاہری مناسبت (رابطہ) ان لوگوں سے ہونا ضروری و لازمی ہے جن کی طرف اسے مبعوث کیا گیا ہے۔ اسی طرح امتی کے لئے اپنے پیغمبر کی معرفت کا حصول بھی ضروری ہے اور ہمارے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو سر تاپا معجزہ ہیں۔

وہ معجزات ہیں جس کی ہر اک لوا پہ شمار
نہیں ہے دہر میں جس کی مثل کیا کہنا

کتاب "معجزات رسول کریم ﷺ" مولفہ حضرت ساحر البیان علامہ عبدالرحیم خان صاحب قادری بھی اس سلسلہ معرفت کی ایک کڑی ہے جس کے کئی ایڈیشن کلپور ہندوستان سے ۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۸ء شائع ہوتے رہے۔ یہ پارکلت اور پرفران کتاب ایک بار پھر مکتبہ نبویہ صحیح بخش روڈ لاہور کے زیر اہتمام شائع ہو کر معرفت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابواب کھول رہی ہے۔ حق تعالیٰ شانہ، حضرت پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب مدظلہ العالی کو جزاء خیر دے جو علم و حکمت کے نادر و نایاب موتی و صونڈ و صونڈ کر متلاشیان معرفت و حکمت کی خدمت میں پیش

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

27

معجزات رسول کریم ﷺ
کرتے رہتے ہیں۔ مکتبہ نبویہ اشاعتی دنیا میں کسی تعارف کا محتاج نہیں، اب تک
بیسویں کتب تفسیر، حدیث، فقہ، تاریخ اور تصوف جیسے متنوع موضوعات اس مکتبہ
دانش پرور سے شائع ہو کر اہل علم کے ذوق کی تسکین کا سامان فراہم کر چکی ہیں۔
پیش نظر کتاب ”معجزات رسول کریم ﷺ“ بھی اس سلسلہ علم پروری کا اعلیٰ
اقدام ہے۔ آئیے اس کتاب معجز نما کو کھول کر جہان معجزات میں گم ہونے کی کوشش
کریں اور حیات طیبہ کا سراغ پائیں۔

آرزو کائنات کا معنی دریاب تو
نکلے تیری تلاش میں قافلہ ہائے رنگ و بو

احقر العباد محمد شہزاد مجددی
دارالافتاء دارالاحیاء ۴۹ ریلوے روڈ لاہور۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

ماخذومراجع

- ۱- المفردات فی غریب القرآن، صفحہ ۳۲۲، (مطبوعہ لاہور)
- ۲- کتاب التعریفات، صفحہ ۱۵۳، (دارالانکر، بیروت لبنان)
- ۳- سیرت رحمۃ للعالمین، صفحہ ۱۵۶، (دارالاشاعت کراچی)
- ۴- کتاب الشفاء بہ تعریف حقوق المصطفیٰ، صفحہ ۲۳ جز اول (مطبوعہ فاروقی کتب خانہ ملتان)
- ۵- مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۲۹۲ (مطبوعہ نور کمپنی انارکلی لاہور)
- ۶- خزینہ معارف، ترجمہ البریز (ڈاکٹر پیر محمد حسن، صفحہ ۹۹، مطبوعہ ناشران قرآن پاک لاہور)
- ۷- مطلع المسرات شرح دلائل الخیرات (ترجمہ علامہ شرف قادری، صفحہ ۳۴۳، مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور)
- ۸- تفسیر مظہری (عربی) جلد ۳ صفحہ ۲۱۸ (مطبوعہ کوئٹہ)
- ۹- المعجم المفہرس لالفاظ القرآن (مطبوعہ تہران)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

29

عجزات رسول کریم ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ☆

اول الانبیاء خاتم الانبیاء

بعثت میں سب انبیاء کرام سے پہلے سیدنا حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری نبی خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری سے دین کا کامل کرنا اور مکارم اخلاق کا پورا کرنا مقصود تھا۔ جب یہ مقصد پورا ہو گیا اور اخلاق مکمل ہو گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی پیغمبر کی ضرورت بھی نہ رہی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء اور امت کے علماء و اولیاء اسلام کے محافظ اور مددگار بن گئے اور وہ قیامت تک اس کی اشاعت و تمہیبانی کے لئے کافی ہیں۔

انبیاء کرام کی تعداد

بہتر یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی تعداد مقرر نہ کی جائے۔ بعض احادیث میں اگرچہ تمام انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بیان ہوئی ہے مگر قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے ورسولاً قد قصصنہم علیک من قبل ورسولاً لم نقصصہم علیک ان میں سے بعض انبیاء کا حال تو بیان کیا گیا ہے اور بعض کا بیان نہیں کیا گیا۔ ممکن ہے کہ اس خبر کے بعد فرمادیا گیا ہو چونکہ قرآن پاک میں تعداد بیان نہیں کی گئی ہے لہذا اس کے مجمل اور پوشیدہ رکھنے میں احتیاط ہے۔

(تکمیل الایمان)

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

تمام مخلوقات کے نبی

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوقات کے نبی ہیں۔ جن و انس تمام آپ کے لوائے نبوت کے زیر سایہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو رسول الظالمین کہا جاتا ہے۔ آپ کی خدمت میں جنات کا آنا، قرآن پاک کا سننا، ایمان لانا، پھر اپنے ساتھیوں کو قرآن پاک کی تعلیم دینا۔ یہ ساری چیزیں قرآن پاک میں موجود ہیں۔ اکثر علماء کی رائے ہے کہ تمام جنوں اور انسانوں پر آپ کی نبوت کا خاصہ ہے۔

شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا بلاشبہ جنات مکلف ہیں اور مکلف وہی ہو سکتا ہے جو پیغمبر سے یا کسی صادق القول سے روایت سنے۔ یہ مسئلہ بھی متفق علیہ ہے کہ جنات میں کوئی نبی نہیں ہوا۔ قرآن پاک میں جنات کے متعلق یہ الفاظ آتے ہیں۔

قالوا یقومنا انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسىٰ مصدقاً
لما بین یدیہ یهدی الی الحق والی طریق مستقیم

(پارہ ۲۶، سورہ احقاف، رکوع ۴)

”جنوں نے کہا اے قوم ہم نے ایک کتاب سنی جو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد اتری ہے، وہ پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور حق بات بیان کرتی ہے۔“

اس آیت کریمہ سے واضح ہوتا ہے کہ یہ جن پہلے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر چلتے تھے، جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنات مختلف پیغمبروں پر ایمان لاتے رہے ہیں۔ لیکن ان کے سامنے نہیں آتے تھے۔ فقط کتاب اللہ کو سن کر اور شریعت کے احکام کو معلوم کر کے ہی عمل کر لیا کرتے تھے۔ ان پیغمبروں نے بالمشافہ جنوں کو دعوت اسلام نہیں دی، مگر جناب رسالتناہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

31

*** معجزات رسول کریم ﷺ ***

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں وہ حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کو خطاب کیا اور دعوت اسلام دی۔ جنوں کو بالمشافہ دعوت ایمان دینا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ضحاک کا یہی مذہب ہے اور یہی بات صحیح ہے۔ بعض علماء کرام کی تحقیق ہے کہ آپ کی رسالت فرشتوں پر بھی ہے۔ محققین کے نزدیک آپ کی رسالت کائنات کے ذرہ ذرہ موجودات کے گوشہ گوشہ تک ہے۔ اس میں جمادات، نباتات اور حیوانات سب شامل ہیں۔ پتھروں کا سلام کرنا، درختوں کا سجدہ کرنا، جانوروں کا آپ کی گواہی دینا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کی رسالت عام ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ انسان اور جنات تو اپنے اعمال و افعال میں اختیار دیئے گئے ہیں اس وجہ سے ان سے کفر اور گناہ صادر ہوتا ہے۔ مگر باقی اشیاء سے بجز اطاعت و ایمان کچھ ظاہر نہیں ہوتا، وہ فرشتوں کی طرح محض وہی کام کرتے ہیں جس کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ یہ آیت کریمہ اس بات کی دلیل ہے۔

وما ارسلناک الا رحمة للعالمین (اے رسول) ہم نے آپ کو تمام عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ (تخفیل الایمان)

قرآن پاک سے متعلق معجزات

قرآن پاک کا اعجاز دو طریقوں سے ہے۔

اعجاز اول

فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے کہ حضور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امی تھے اور عرب کے لوگ ایسے فصیح و بلیغ کہ فی البدیہہ بڑے بڑے قصیدے کہنا اور عظیم الشان خطبے تحریر کرنا ان کا روز مرہ کا عام مشغلہ تھا۔ آپ نے انا افصح

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

32

عجرات رسول کریم ﷺ

العرب اور بعثت بجوامع الکلم کا اعلان کرتے ہوئے عرب کے بڑے بڑے فصحاء و بلغاء کے مجمع عام کو چیلنج فرمایا۔

فاتوا بسورة من مثله ۰ یعنی ”اس کی کوئی مثال پیش کرو۔“ لیکن کوئی فصاحت و بلاغت کا دعویٰ دار زبانِ دال شاعر و ادیب سورۃ انا اعطینک الکواثر کے مثل اپنا کلام نہ پیش کر سکا۔ حالانکہ کلام الہی انہیں الفاظ و حروف سے مرکب ہیں جن سے ان کا کلام مرکب تھا۔

تیرے آگے یوں ہیں دبے لپے فصحاء عرب کے بڑے بڑے کوئی جانے منہ میں زباں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

اس زمانے سے آج تک منکرین اسلام میں صدہا فصیح و بلیغ گزرے ہیں جن میں سے اکثر نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کو باطل قرار دینے کے لئے زبان و بیان کی تمام قوتیں لگا دیں مگر قرآن مجید کی ایک سورہ اور ایک آیت تو کیا ایک جملہ بنا کر پیش کرنے میں کامیاب نہ ہو سکے اور ہمیشہ اس معاملہ میں ذلت و شکست سے دوچار رہے۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معجزہ اب تک باقی ہے اور قیامت تک باقی رہے گا۔ آپ کا یہ وہ اعجاز ہے کہ کسی اور پیغمبر سے ظہور میں نہیں آیا۔ حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ”الشفاء بہ تعریف حقوق المصطفیٰ“ میں لکھا ہے۔

”کلام اللہ میں باعتبار بلاغت کے سات ہزار سے کچھ زیادہ معجزے ہیں۔“ اور اس پر ایک واضح اور قوی دلیل بیان کی ہے یعنی محققین علماء نے تحریر فرمایا ہے کہ :

”کلام اللہ میں جس قدر کلام سورہ انا اعطینا کے برابر ہے معجزہ ہے اور اس

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

33

*** معجزات رسول کریم ﷺ ***

سورہ میں دس کلمے ہیں اور پورے قرآن مجید میں کچھ لوہے ستتر ہزار کلمات ہیں تو جب ستتر ہزار کو دس سے تقسیم کریں گے تو سات سو حاصل ہوں گے اور اس حساب سے کلام اللہ میں سات ہزار معجزات ہیں۔“

اعجاز دوم

اخبار غیب، آئندہ کی خبروں اور پیشین گوئیوں کی حیثیت سے ہے کہ واقعات و حالات ان کے مطابق ظہور پذیر ہوئے۔ یعنی کلام اللہ نے جو بیان کیا وہی واقع ہوا۔ اہل کتاب اس کو پیشین گوئی کہتے ہیں اور اس کو انبیاء کرام کے عمدہ معجزات میں شمار کیا کرتے ہیں۔ قرآن مجید بہت سی پیشین گوئیوں پر بھی مشتمل ہے۔ یہاں ان میں سے بارہ پیشین گوئیاں درج کی جا رہی ہیں۔

بیعت رضوان

لقد رضى الله عن المؤمنين اذ يبايعونك تحت الشجرة
فعلم ما فى قلوبهم فانزل السكينة عليهم واثابهم فتحاً قريباً
ومغانم كثيرة يا خنونها وكان الله عزيزاً حكيماً ○

(پارہ ۲۶، سورہ فتح، رکوع ۱۱)

”یعنی بیشک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب اس بیڑے کے نیچے تمہاری بیعت کرتے تھے تو اللہ نے جانا جو ان کے دلوں میں ہے تو ان پر اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا اور بہت سی غنیمتیں جن کو لیں اور اللہ عزت و حکمت والا ہے۔“

(کنز الایمان)
ہجرت کے چھٹے سال میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ کے ارادہ سے اپنے چودہ سو یا پندرہ سو جاں نثاروں کے ساتھ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

35

حجرات رسول کریم ﷺ

ابو شحم یہودی کے پانچ درہم حضرت عبداللہ ابی حدرا سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قرض تھے۔ اس کا تقاضا اس طرح شروع ہوا کہ ابو شحم ہر وقت ان کے ساتھ رہتا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے اتنی مہلت دے دو کہ اللہ تعالیٰ نے فتح خیبر کا وعدہ فرمایا ہے وہاں سے جو مال غنیمت ہاتھ لگے گا اس میں سے تیرا قرض بھی ادا کر دوں گا۔ اس نے کہا۔

”خیبر کی جنگ کو اور جگہ کی جنگ پر قیاس مت کرو۔ وہاں پر دس ہزار جنگجو نوجوان ہیں۔“

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔
”اے دشمن خدا تو ہمارے دشمنوں سے ہمیں ڈراتا ہے حالانکہ تو ہماری امان میں ہے۔“

اس جھگڑے کی نوبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار تک پہنچی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں یہودی کا جملہ دہرایا۔ آپ نے اس سے کچھ نہ کہا۔ لیکن میں نے دیکھا کہ آپ کے لب ہائے مبارک حرکت میں ہیں اور آہستہ سے کچھ فرمایا۔

یہودی نے کہا ”یا ابی القاسم! یہ میرا حق نہیں دیتا۔“
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اس کا حق (قرض) ادا کر دو۔“
حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میرے پاس دو کپڑے تھے ایک کپڑا میں نے تین درہم میں بیچا اور دو درہم اور فراہم کر کے پانچوں درہم اس یہودی کو فراہم کر دیئے۔ سلمہ بن اسلم نے مجھے کپڑا دیا اسے پن کر میں غزوہ خیبر میں گیا۔ وہاں اللہ تعالیٰ نے غنیمت میں مجھے بہت سامان عطا فرمایا اور ایک عورت جو

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

37

***** عجزات رسول کریم ﷺ *****

رنجیدہ و طول ہونے۔ حدیبیہ سے واپسی میں سورہ فتح نازل ہوئی اس میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی تسلی کے لئے یہ آیت بھی نازل فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ :

(ترجمہ) ”پیغمبر کا خواب بیشک سچا ہے اس میں کچھ اسی سال کی تعیین نہ تھی۔ سال آئندہ بیشک تم مکہ میں ضرور داخل ہو گے اور بضراغ خاطر عمرے کے سب ارکان بجالاؤ گے۔“

چنانچہ ایسا ہی واقعہ رونما ہوا۔ یعنی آئندہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحاب مکہ مکرمہ میں تشریف لائے اور عمرہ ادا کیا۔ فتح قریب سے وہی فتح خیبر مراد ہے۔ ارشاد ہوا کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے خیبر فتح ہو جائے گا۔ تو ایسا ہی ہوا۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت

واخری لم تقنندروا علیہا قدا احاط اللہ بہا وکان اللہ علی کل شئی قدیراً ○
(پارہ ۳۶، سورہ فتح، رکوع ۱۰)
”اور ایک اور جو تمہارے بل کی نہ تھی وہ اللہ کے قبضہ میں ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔“
(کنز الایمان)

خیبر کی غنیمتوں کے علاوہ اور ایسی غنیمتیں ملیں گی کہ مسلمانوں کے احاطہ قدرت سے باہر ہے۔ محض تائید الہی سے وہ غنیمتیں مسلمانوں کو ملیں گی۔ واقعہ اسی قرآنی پیشین گوئی کے مطابق پیش آیا اور مسلمانوں کو بیشمار مال غنیمت ملا، ایران اور روم کے سلاطین کے مال غنیمت کی طرح جبکہ ظاہری حال ایمان والوں کا شاہان فارس و روم کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہ رکھتا تھا۔

مومن کی شان

یا ایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتئ اللہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

38

مجازات رسول کریم ﷺ

بقوم يحبهم و يحبونه اذلة على المؤمنين اعزة على الكافرين
يجاهدون في سبيل الله ولا يخافون لومة لائم ذلك فضل الله
يؤتيه من يشاء والله واسع عليم (پارہ ۶، سورہ مائدہ، رکوع ۱۱)

”اے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے
لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا۔ مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر
سخت اللہ کی راہ میں لڑیں گے اور کسی ملامت کرنے والوں کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں
گے۔ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔“

(کنز الایمان)

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو تسلی دی جا رہی ہے اور اس امر کی خبر دی
جا رہی ہے کہ اگر کچھ لوگ مرتد ہو جائیں گے تو ان کے سبب سے تمہارے دین میں
کچھ خلل واقع نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے صحابہ (جن کی شان یہ ہے کہ دوست رکھتا ہے ان کو اللہ اور وہ اللہ کو دوست
رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ تواضع سے پیش آتے ہیں۔ کافروں کو دباتے ہیں۔
اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہیں ڈرتے) کے
ہاتھوں دفع فرما دے گا۔

قرآن مجید کی یہ پیشین گوئی صحیح ہوئی کہ اسلام سے پھر جانے والوں کے
بڑے بڑے فتنے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد پیدا
ہوئے تھے عرب کے بت سے قبیلے مرتد ہو گئے تھے اور میلہ کذاب وغیرہ نے نبوت
کا دعویٰ کر دیا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت خالد بن ولید اور
دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کوششوں سے مٹ گئے۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

39

حجرات رسول کریم ﷺ

روم کی ایران پر فتح کی غیبی خبر

آلم ○ غلبت الروم - فی ادنی الارض وهم من بعد غلبهم
سیغلبون - فی بضع سنین ○ (پارہ ۲۱، سورہ روم، رکوع ۴)
”رومی مغلوب ہوئے پاس کی زمین میں اور اپنی مغلوبی کے بعد عنقریب
غالب ہوں گے چند برس میں۔“ (کنز الایمان)

اس آیت مبارکہ میں فارس کے مجوسی بادشاہ اور روم کے عیسائی بادشاہ کی
باہمی جنگ و جدل کا بیان ہے۔ اس جنگ میں رومی لوگ بالکل شکست کھا گئے تھے۔
ان کے ملک کا زیادہ تر حصہ بادشاہ فارس کے قبضہ میں آ گیا۔ اس بات کو سن کر کفار
مکہ بہت خوش ہوئے اور یہ کہنا شروع کیا کہ رومی اہل کتاب ہیں اور فارسی آگ
پرست، جس طرح فارسی رومیوں پر غالب ہوئے ہیں اسی طرح ہم بھی جب اہل اسلام
سے جنگ میں مقابل ہوں گے تو غالب آجائیں گے۔ مسلمانوں کو اس سے رنج پیدا
ہوا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تسلی کے واسطے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی اور ارشاد
فرمایا کہ چند سال (نوبیس) کے اندر پھر رومی ایرانیوں پر غالب آجائیں گے۔

کلام الہی کی یہ غیبی خبر پوری ہوئی اور جس روز اہل اسلام غزوة بدر میں کفار
قریش کے مقابلے میں فتح یاب ہوئے، اسی دن رومیوں نے ایرانیوں پر فتح پائی۔ اللہ
تعالیٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
خبر دی اور مضمون یومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ صادق آیا۔

یہودی موت کی تمنا ہرگز نہ کریں گے

قل ان كانت لكم الدار الاخرة عند الله خالصة من دون
الناس فتمنوا الموت ان كنتم صادقين ولن يتموه ابدا بما قلتم

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

40

تجزات رسول کریم ﷺ

ایدیہم واللہ علیہم بالظلمین ○ (پارہ ۱، سورۃ البقرہ، رکوع ۱۰)

”تم فرماؤ اگر پچھلا گھر اللہ کے نزدیک خالص تمہارے لئے ہو نہ اوروں کے لئے تو بھلا موت کی آرزو تو کرو اگر سچے ہو اور ہرگز کبھی اس کی آرزو نہ کریں گے ان بد اعمالیوں کے سبب جو آگے کر چکے اور اللہ خوب جانتا ہے ظالموں کو۔“

(کنز الایمان)

اللہ عزوجل نے اس آیت کریمہ میں خبر دی کہ یہودی موت کی تمنا نہ کریں گے چنانچہ واقعہ ایسا ہی ہوا کہ یہ آیت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودیوں کے سامنے پڑھی اور موت کی تمنا مخالف کے الزام کے واسطے ایک سہل و آسان امر تھا۔ لفظ تمنائے موت زبان پر لانا خلاف عقل اور محال نہ تھا مگر ان میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کر سکا۔

خلافت راشدہ کی خوشخبری

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا - يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا - وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ○

(پارہ ۱۸، سورۃ نور، رکوع ۱۳)

یعنی ”اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا۔ جیسی ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کے لئے جہاد دے گا۔ ان کا وہ دین جو ان کے لئے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ میری عبادت کریں میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں اور جو اس کے بعد ناشکری کرے وہی لوگ بے حکم ہیں۔“

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

41

عجرات رسول کریم ﷺ
اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و رضی اللہ عنہم سے خلافت راشدہ کا وعدہ فرمایا ہے جو کمال غلبہ دین داری کی سلطنت عظمیٰ سے عبارت ہے۔ یہ پیشین گوئی و بشارت خداوندی پوری طرح صحیح ثابت ہوئی۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار یاران باصفا کو خلافت راشدہ سے نوازا۔

کائنات پر غالب رسول

هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على
الدين كله۔ وكفى بالله شهيدا ○ (پارہ ۳۶، سورہ فتح، رکوع ۱۳)

”وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ
اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی ہے گواہ۔“ (کنز الایمان)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ دین اسلام سب دینوں پر
غالب آجائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس زمانے میں سب مذاہب میں سب پر غالب تر
فارس کے مجوسی تھے۔ اس کے بعد روم کے عیسائی لیکن بہت جلد تھوڑے ہی عرصہ
میں اہل اسلام ان دونوں پر غالب آگئے۔ فارس کی سلطنت تو چند روز میں بالکل تباہ و
برباد ہو گئی۔ اس سلطنت کا نام و نشان باقی نہ رہا اور روم کی حکومت بھی مغلوب ہو
گئی۔ ان کے اکثر ممالک مسلمانوں کے قبضہ میں آگئے اور رفتہ رفتہ ہندو اور دیگر اہل
ادیان بھی مسلمانوں سے مغلوب ہو گئے۔

کافروں کی شکست

سيهزم الجمع ويولون الدبر ○ (پارہ ۲۷، سورہ قمر، رکوع ۱۰)
یعنی ”اب بھٹائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھیں پھیر دیں گے۔“

(کنز الایمان)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

42

ہجرت رسول کریم ﷺ

اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں خبر دی کہ کافروں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ میں شکست فاش ہوگی اور وہ بھاگ جائیں گے۔ واقعہ اسی کے مطابق رونما ہوا۔ اور بدر کے مسلمانوں کی مختصر جماعت تین سو تیرہ تھے اور بے سرو سامان مجاہدین لشکر کفار قریش جن کی تعداد ساڑھے نو سو (۹۵۰) مسلح اور پورے ساز و سامان اور کوفہ کے ساتھ مقابلہ میں آیا تھا بری طرح شکست کھا گیا اور ارشاد الہی کے بموجب مسلمانوں کو شاندار اور تاریخی فتح و کامرانی نصیب ہوئی۔

دردناک عذاب

قل للمخلفین من الاعراب سندعون الی قوم اولی باس
شدید تقانلونہم اویسلمون۔ فان تطیعوا یؤتکم اللہ اجرًا حسنًا۔
وان تتولوا کما تولیتہم من قبل یعذبکم عذابًا الیمًا ○

(پارہ ۲۶، سورہ فتح، رکوع ۱۰)

یعنی ”ان پیچھے رہ گئے ہوئے گنواروں سے فرماؤ عنقریب تم ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلائے جاؤ گے کہ ان سے لڑو یا وہ مسلمان ہو جائیں پھر اگر تم فرمان مانو گے اللہ تمہیں اچھا ثواب دے گا اور اگر پھر جاؤ گے جیسے پہلے پھر گئے تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔“

اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ مسلمانوں کو صلح حدیبیہ کے بعد ایسے لوگوں سے جنگ کرنے کا اتفاق ہو گا جو بہت زیادہ قوت و طاقت والے ہوں گے۔ یہاں تک کہ جو لوگ سفر حدیبیہ میں ساتھ جانے سے رہ گئے تھے ان کو حاکم اسلام پھر جنگ کے لئے بلا لے گا۔

واقعہ اسی پیشین گوئی کے مطابق ظاہر ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے وقت میں لڑائیاں بہت طاقت والوں سے ہوئیں جیسے

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

43

مجاہزات رسول کریم ﷺ

مسلمہ وغیرہ مرتدین عرب بادشاہ فارس اور بادشاہ روم سے اور ان دونوں خلفاء نے
اعراب کو ان لوگوں سے جنگ کرنے کے لئے بلایا۔

رسول اللہ ﷺ کا محافظ خود اللہ ہے

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ - وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا
بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ - وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ - إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الْكَافِرِينَ ○ (پارہ ۶، سورہ مائدہ، رکوع ۱۳)

”اے رسول پہنچا دو جو کچھ اترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ایسا
نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا اور اللہ تمہاری تمہاری گمراہی کرے گا لوگوں سے بیشک
اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔“ (کنز الایمان)

اس آیت کریمہ میں اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے وعدہ کیا کہ وہ آپ کو محفوظ و مامون رکھے گا اور اس نے خود خبر دی کہ آپ کو
کوئی قتل نہ کر سکے گا۔ چنانچہ یہ وعدہ الہی سچا ثابت ہوا اور کوئی شخص آپ کو قتل نہ
کر سکا۔ حالانکہ لاکھوں اشخاص آپ کے دشمن تھے اور کئی لوگوں نے آپ کے قتل کا
ارادہ کیا لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔

بخاری و مسلم میں حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ ہم ایک سفر جہاد میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حضور
ﷺ نجد کی جانب تشریف لے گئے تھے راستہ طے کرتے ہوئے ایک روز دوپہر کے
وقت ایک جنگل جس میں بہت سے کانٹے دار درخت تھے قیام کیا۔ لوگ جا بجا درختوں
کے سائے میں ادھر ادھر ہو گئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک درخت سمہ کے نیچے اترے اور
اپنی تلوار اس درخت پر لٹکادی۔ ہم لوگ تھوڑی دیر سوئے تھے کہ آپ نے ہم کو

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

حضرات رسول کریم ﷺ

بلایا، ہم حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا کہ ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیٹھا ہے، آپ نے بیان فرمایا کہ :

”میں سو رہا تھا اس نے میری تلوار نکال لی، میں بیدار ہو گیا، دیکھا کہ تنگی تلوار اس کے ہاتھ میں ہے اس نے مجھ سے کہا اب تم کو کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ!“

دوسری روایت میں ہے کہ جب آپ نے فرمایا اللہ تو آپ کے رعب و جلال سے تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گئی اور آپ نے تلوار اپنے قبضے میں کر لی اور اس سے فرمایا۔

”اب تمہیں کون بچائے گا؟“

اس نے کہا۔

”اے محمد ﷺ آپ مجھ کو بخش دیجئے۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے انفاق کریمانہ سے اس کو معاف کر دیا وہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا اور اپنی قوم سے جا کر کہا کہ۔

”میں ایسے شخص کے پاس سے آرہا ہوں جو سارے انسانوں سے بہتر و افضل ہے۔“

اس قسم کے کئی واقعات احادیث و سیر کی کتابوں میں مذکور ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سخت سے سخت منزل میں آپ کی غائبانہ مدد فرمائی اور دشمنان اسلام کے شر سے محفوظ رکھا۔

ترمذی شریف میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کی عادت تھی کہ سوتے وقت محافظت کے لئے پہرہ کا انتظام فرمایا کرتے تھے لیکن جب آیت مبارکہ واللہ یعصمک من الناس نازل ہوئی تو آپ نے خیمہ میں سے سر مبارک نکال کر پہرہ داروں سے فرمایا۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

46

عجرات رسول کریم ﷺ

حضور ﷺ کا علم غیب

بخاری شریف میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک وعظ میں قیامت تک ہونے والے تمام واقعات و حالات سب بیان فرمادیئے۔ جس نے یاد رکھا اسے یاد رہے اور جو بھول گئے بھول گئے۔ میرے اصحاب کو اس بیان کا علم ہے اور بعض چیزیں اس میں سے ہوئی ہیں کہ میں اس کو بھول گیا تھا۔ پھر میں جب اسے دیکھتا ہوں تب مجھے یاد آجاتی ہے۔ یعنی وہ خبر جب واقع ہوتی ہے تو میں پہچان جاتا ہوں کہ یہ وہی خبر ہے جس کی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی جس طرح کسی شخص کی صورت آدمی کو یاد ہو اور وہ شخص غائب ہو جائے پھر جب اسے دیکھتا ہے تو فوراً پہچان لیتا ہے۔ (مسلم ۲/۲۹۰، مشکوٰۃ کتاب الفتن ۱/۴۷۱)

درحقیقت خادمان فن حدیث پر یہ بات بخوبی واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام آنے والے واقعات کی خبر دی اور اکثر خبریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق رو پذیر ہوئیں۔ آپ کی غیب کی خبروں کا شمار اور احاطہ دشوار ہے یہاں بعض مشہور و اہم غیبی خبریں درج کی جا رہی ہیں۔

خلفائے اربعہ کے متعلق خلافت کی غیبی خبر

حضرت ابن حبان رحمہ اللہ نے حضرت سفینہ مولیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب سرور کائنات حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد تعمیر فرمائی ایک پتھر آپ نے اپنے دست مبارک سے مسجد کی بنیاد میں رکھا، پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم اپنا پتھر میرے پتھر کے پاس رکھو۔ پھر حضرت

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

47

تجزات رسول کریم ﷺ

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تم اپنا پتھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس رکھو پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تم اپنا پتھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پتھر کے پاس رکھو پھر آپ نے ارشاد فرمایا یہ لوگ میرے بعد خلیفہ ہوں گے۔

(متدرک ۳/۹۶ دلائل النبوة)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خلافت کے متعلق فرمایا تھا اسی ترتیب سے خلفائے مذکورہ بالا کی خلافت واقع ہوئی یعنی پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ و جانشین ہوئے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد آپ کے جانشین و خلیفہ

حاکم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھے بنی مصطلق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا اور یہ کہا کہ ہمارے لئے حضور ﷺ سے دریافت کرو کہ آپ کے بعد ہم صدقات کس کے پاس لائیں؟ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر آپ سے پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ :

”ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لائیں۔“

میں نے لوگوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد سنایا، انہوں نے پھر بھیجا اور کہا یہ پوچھ کر آؤ کہ اگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر کچھ حادثہ ہو اس وقت صدقات ہم کس کے پاس لائیں؟ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جا کر پوچھا، آپ نے ارشاد فرمایا کہ :

”عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس لائیں۔“

ان لوگوں نے مجھے پھر بھیجا کہ اب جا کر یہ معلوم کرو کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

48

بھی کچھ حادثہ آئے (یعنی رحلت فرما جائیں) پھر ہم صدقات کس کے پاس لائیں؟ میں نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا تو حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ :

”اس کے بعد عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس لائیں۔“

میں نے ان لوگوں کو بتا دیا انہوں نے پھر یہ دریافت کرنے کے لئے مجھے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجا کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر بھی کچھ حادثہ آجائے اس وقت صدقات کس کے پاس لائیں؟ میں نے جا کر معلوم کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ :

”اگر عثمان رضی اللہ عنہ پر بھی کچھ حادثہ پیش آجائے تو خرابی ہے تمہیں ہمیشہ اور خرابی۔“ (متدرک ۳/۷۷)

خلافت کے متعلق خواب

صحیحین میں بروایت حضرت ابو ہریرہ و ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم وارد ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :

”میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک کنوئیں پر ہوں اور اس پر ایک ڈول ہے تو میں نے اس میں سے جس قدر خدا نے چاہا پانی نکالا۔ پھر اس ڈول کو ابو بکر نے لیا اور اس کنوئیں میں سے ایک ڈول یا دو ڈول آہستگی سے نکالے۔ پھر وہ ڈول بہت بڑا ڈول ہو گیا اور اس کو عمر بن خطاب نے لیا تو میں نے کوئی آدمی جو ان قومی ان کے مانند نکالتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور کنوئیں کے پاس جمع ہو گئے۔“ (بخاری شریف ۱/۵۲۰)

حضرت ابو بکر و عمرو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ابوداؤد اور حاکم نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

49

حضرات رسول کریم ﷺ

کی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

”رات ایک مرد صالح نے خواب میں دیکھا کہ ابو بکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے ساتھ معلق کئے گئے ہیں اور عمر ابو بکر کے ساتھ اور عثمان عمر کے ساتھ۔“

(رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر جب ہم

آپ کی خدمت اقدس سے اٹھے تو ہم نے آپس میں کہا کہ وہ مرد صالح جس نے یہ

خواب دیکھا ہے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ان میں سے ایک کا

دوسرے کے ساتھ معلق ہونا اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ حضرات والی ہوں گے اس امر

کے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

(مستدرک ۳/۷۱)

خلافت تیس سال تک رہے گی

حاکم نے حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ جب نماز سے فارغ ہوتے

صحاب کی طرف متوجہ ہو کر دریافت فرماتے۔

”کسی نے تم میں سے خواب دیکھا ہے؟“

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ”میں نے

خواب میں دیکھا ہے کہ گویا ایک ترازو آسمان پر سے اتری تو اس کے ایک پلے میں

آپ رکھے گئے اور دوسرے میں ابو بکر تو آپ کا پلہ بھاری رہا۔ پھر ابو بکر کے ساتھ

دوسرے پلے میں عمر کو رکھا تو ابو بکر کا پلہ بھاری رہا۔ پھر عثمان کو دوسرے پلے میں رکھا

تو عمرو بن لادن میں بھاری رہے اور پھر ترازو اٹھ گئی۔“

یہ خواب سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا، پھر

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

50

سجرات رسول کریم ﷺ

آپ نے فرمایا...

”خلافت تیس برس رہے گی اس کے بعد بادشاہی ہوگی۔“

اس حدیث پاک کے مضمون کو ترمذی اور ابوداؤد نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔
(مستدرک ۳/۷۱)

خلفاء اربعہ کی ترتیب

ابوداؤد نے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ”ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے خواب میں دیکھا گویا ایک ڈول آسمان سے لٹکایا گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اس ڈول کو اس کی رسیوں سے تھاما اور تھوڑا سا پانی پیا۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے بھی ڈول کو رسیوں سے تھام کر پانی پیا یہاں تک کہ خوب سیراب ہو گئے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ڈول کو رسیوں سے تھام کر پانی پیا اور خوب سیراب ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور ایسا ہی کیا تو رسیاں کھل گئیں اور اس میں سے کچھ پانی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر آپڑا۔“

اسی طرح اور احادیث میں بھی اسی قسم کا مضمون وارد ہے۔ اس مقام پر اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

ایک ہی ٹھوک سے جبل احد کا زلزلہ جاتا رہا

بخاری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوہ احد پر تشریف لے گئے۔ آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ پہاڑ لرزنے لگا اور آپ کو ہلایا۔ آپ ﷺ نے اس پر ٹھوک مار کر فرمایا۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

51

***** نبوت رسول کریم ﷺ *****

”اے کوہ احد اپنی جگہ پر ٹھہرا رہے تجھ پر ایک نبی ہے ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔“
(بخاری ۱/۵۲۱)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر جیسا فرمایا تھا اسی کے مطابق ہوا۔ یعنی حضرت ابو بکر صدیق کے لقب سے مشہور ہوئے اور دو شہید حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے لئے فرمایا تھا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابولولو مجوسی نے شہید کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلو اسیوں اور باغیوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

جنت کی بشارت

بخاری اور مسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں تھا ایک شخص دروازے پر آیا اور دروازہ کھلوا دیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ کھول آؤ اور اس آنے والے کو جنت کی خوشخبری دو۔

میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق آپ کو بہشت کی بشارت سنائی۔ وہ حمد الہی بجالائے۔

پھر ایک اور شخص نے آکر دروازہ کھلوا دیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو۔

میں نے دروازہ کھولا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ ان کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق جنت کی بشارت دی وہ بھی حمد الہی بجالائے۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

52

حجرات رسول کریم ﷺ

پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوایا، حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور اس شخص کو بہشت کی بشارت دو ایک بلوے کے اوپر جو اس پر ہو گا۔

میں نے دروازہ کھولا تو وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے میں نے ان کو بھی جنت کی بشارت دی وہ بھی اللہ کی حمد بجالائے۔ پھر انہوں نے کہا خدا کی مدد چاہئے۔

(بخاری ۱/۵۲۲ - ترمذی ۲/۲۱۳)

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بلوا ہونے کی خبر دی تو اسی کے مطابق واقع ہوا کہ آخر اہل مسرد عراق نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بلوا کر کے ان کو شہید کر دیا۔

پہاڑ کا ہلنا بند ہو گیا

صحیح مسلم شریف میں ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبل نور پر تشریف فرماتے، آپ کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ پہاڑ ہلنے لگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”ٹھہر جاؤ، تم پر نبی یا صدیق یا شہید ہی تو ہیں۔“ (ترمذی ۲/۲۱۰)

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے شہید ہونے کی خبر دی تو اسی کے مطابق واقع ہوا اور ان سب حضرات نے جام شہادت نوش فرمایا۔

دروازہ ٹوٹے گا یا کھلے گا؟

صحیحین میں سے کہ شقیق نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

53

حجرات رسول کریم ﷺ

کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ تم کو جو کچھ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اس فتنے کے بارے میں معلوم ہو جو سمندر کی طرح موجیں مارے گا تو بیان کرو۔ میں نے کہا تمہیں اس فتنے سے کیا سروکار ہے۔ تمہارے اور اس کے درمیان ایک دروازہ بند ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا۔

”دروازہ ٹوٹے گا یا کھلے گا؟“

میں نے کہا۔

”دروازہ ٹوٹے گا۔“

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

”پھر کبھی بند نہ ہو گا۔“

شقیق کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانتے تھے کہ دروازہ کون ہے۔ حضرت حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔

”ہاں بالکل ایسا ہی جانتے تھے جیسا کل سے پہلے رات ہے۔“

شقیق کہتے ہیں کہ حضرت حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیبت کے سبب ہم

دریافت نہ کر سکے کہ ”دروازہ کون ہے؟“

ہم نے مسروق سے کہا حضرت حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معلوم کرو کہ

دروازہ کون ہے؟ جب انہوں نے پوچھا تو حضرت حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا

اس حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیردے دی تھی کہ جب

تک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ رہیں گے امت کے اندر کوئی فتنہ واقع نہ ہو

گا۔

واقعہ یوں ہی رونما ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حیات تک

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

54

***** حیرت رسول کریم ﷺ *****

ان کے دور خلافت میں اسلام کی روز بروز ترقی ہوتی رہی اور مسلمانوں کے اندر کوئی فتنہ پیدا نہ ہوا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وجود باعث رحمت

ایک دن حضرت عمر اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی باہم ملاقات ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر مروڑا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔

”میرا ہاتھ چھوڑ دو۔“

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔

”اے ابوذر! یہ کیا کہہ رہے ہو۔“

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے کہ ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھے اور تم آئے اور لوگوں کے پیچھے بیٹھ گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

”جب تک یہ شخص تمہارے درمیان رہے گا تم پر کوئی فتنہ نہ آئے گا۔“

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کی خبر

امام احمد ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا :

”اے عثمان بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں ایک قمیص پسنائے گا پھر اگر منافقین

چاہیں کہ تم وہ قمیص اتار دو تو تم نہ اتارنا یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کرو۔“

(مستدرک ۳/۱۰۰، ترمذی ۲/۲۱۱، صواعق محرقة)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

55

*****عجزات رسول کریم ﷺ*****

اس حدیث پاک میں قمیص سے خلافت کی طرف اشارہ ہے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو خلافت عطا فرمائے گا۔ پھر اگر بے دین لوگ تم سے خلافت چھیننا چاہیں تو خلافت سے دستبردار نہ ہونا اور تامم مرگ امر خلافت سے علیحدہ نہ ہونا۔ واقعہ ارشاد پاک کے مطابق ظاہر ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے اور بلوایوں یا غیوں نے ان سے خلافت سے علیحدگی کا مطالبہ کیا لیکن آپ نے تخت خلافت کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پر کاربند ہو کر نہیں چھوڑا اور کہہ دیا :

”مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو عہد لیا ہے میں اس پر

ثابت قدم رہوں گا۔“

بے گناہ قتل ہوں گے

ترمذی نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک فتنے کا ذکر کیا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ :

”اس میں بے گناہ مارے جائیں گے۔“ (ترمذی ۲/۲۱۳)

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ خبر درست ثابت ہوئی کہ مصر اور عراق کے بلوؤں اور فتنوں میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بے گناہ شہید ہوئے۔

کل کیا ہوگا؟

صحیحین میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کے دن ارشاد فرمایا کہ :

”کل میں علم ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا۔ وہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

56

*** عجزات رسول کریم ﷺ ***

اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اسے دوست رکھتے ہیں۔“
جب صبح ہوئی لوگ علم عطا کئے جانے کی امید میں خدمت پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا ”علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟“
لوگوں نے کہا کہ ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ ان کو بلا لاؤ۔ حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ نبوی
ﷺ میں حاضر ہوئے۔ حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب
دہن پاک ان کی آنکھوں میں لگا دیا۔ وہ اس طرح ٹھیک ہو گئیں گویا دکھتی ہی نہ
تھیں۔ پھر سرور کائنات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو علم عطا
فرمایا۔ (بخاری ۱/۵۲۵ مناقب علی ابن ابی طالب)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث پاک میں بخیردی تھی
کہ ”کل میں جس کو علم (جہنڈا) دوں گا اس کے ہاتھ سے قلعہ خیر فتح ہو جائے
گا۔“ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی اور حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کی شجاعت و بہادری سے خیر فتح ہوا۔

یہ دوستی سدا قائم نہ رہے گی

نبی نے روایت کی ہے کہ ایک روز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو باہم ہنستے ہوئے دیکھا۔
آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ...
”تم زبیر کو دوست رکھتے ہو؟“

عرض کیا کہ ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان کو کیونکر دوست
نہ رکھوں وہ میری بھوپھی کے لڑکے ہیں اور میرے دین پر ہیں۔“
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

57

مجازات رسول کریم ﷺ

یہی سوال فرمایا...

”تم علی کو دوست کیوں رکھتے ہو؟“

انہوں نے کہا کہ ”میں علی کو کیوں دوست نہ رکھوں وہ میرے ماموں کے بیٹے

ہیں اور میرے دین پر ہیں۔“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی موقع پر خبر دی تھی کہ ان

دونوں کے درمیان جنگ ہوگی تو واقعہ ایسا ہی ہوا کہ جنگ جمل میں حضرت علیؑ

حضرت زبیر کے مقابلے میں آئے۔

(نسیم الرياض)

راقصیوں اور ناصیبوں کی خبر دینا

امام احمد نے حضرت علی کریم اللہ وجہ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا کہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ ”تمہارا حال مثل

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہے کہ ان کو یہودیوں نے دشمن رکھا یہاں تک کہ ان کی

ماں پر تسمت لگائی اور نصاریٰ نے انہیں دوست رکھا یہاں تک کہ ان کو اس مرتبہ پر

پہنچایا جو ان کا نہ تھا۔ یعنی تمہاری شان میں بھی انفراط و تقریط ہوگی۔ کچھ لوگ

تمہارے دشمن ہو جائیں گے اور تمہارا درجہ اتنا گھٹائیں گے کہ تم کو برا کہیں گے اور

جھوٹی تہمتیں لگائیں گے اور کچھ لوگ تمہارے دوست بن کر تمہیں اتنا بڑھائیں گے

کہ تمہارے لئے جنت زیادہ مرتبہ ثابت کریں گے، یہاں تک کہ خدا کہنے لگیں

گے۔ (احمدی مسند ۱ / ۱۶۰ برقم ۱۳۷۶ مستدرک ۳ / ۱۲۳ کنز العمال ۱۳ / ۱۲۵ برقم

۳۶۳۹۹ کتاب السننہ ابن ابی عاصم ۲ / ۳۸۳ برقم ۱۰۰۱)

اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی

کریم اللہ وجہ کے متعلق جو خبر دی تھی وہ پوری ہوئی کہ نواصب اور خوارج حضرت

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہتے ہیں، غلط تہمتیں لگاتے ہیں۔ غالی اور روافض ان کو

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

58

معجزات رسول کریم ﷺ

اللہ کا درجہ دیتے ہیں۔

امت کا سب سے زیادہ بد بخت

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ :

”کچھ جانتے ہو کہ اگلی امتوں میں سب سے زیادہ شقی کون تھا اور اس امت میں سب سے زیادہ شقی کون ہے؟“

انہوں نے عرض کیا ”مجھے نہیں معلوم۔“

آپ ﷺ نے فرمایا ”اگلی امتوں میں بد بخت ترین قوم ثمود کا سرخ رنگ کا قدار بن سائف تھا جس نے ناصی اللہ کی کوچھیں کاٹیں اور اس امت کا سب سے زیادہ بد بخت وہ شخص ہے جو تمہارے سر پر تلوار مارے گا یہاں تک کہ تمہاری داڑھی خون سے رنگین ہو جائے گی اور اسی تلوار سے شہید ہو گے۔“

(احمد فی مسندہ ۳ / ۲۶۳ برقم ۱۸۵۱۱ و حاکم فی مستدرک ۳ / ۱۳۱)

اس حدیث پاک میں اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو پیشین گوئی فرمائی تھی وہ صحیح نکلی کہ عبدالرحمن بن ملجم خارجی نے صبح کے وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیشانی پر تلوار ماری اور ان کا خون بہہ کر داڑھی مبارک پر آیا اور اسی سے آپ شہید ہوئے۔

شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ

سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب شیر خدا کرم اللہ وجہہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خبر دینے سے اپنی شہادت کا مفصل واقعہ معلوم تھا، اسی وجہ سے جس رات صبح کے وقت یہ المناک حادثہ رونما ہوا آپ نے کئی مرتبہ آسمان کی

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

59

عجرات رسول کریم ﷺ

جانب دیکھ کر فرمایا :

” واللہ میں نے جھوٹ بات کہی اور نہ مجھ سے جھوٹ بات کہی گئی۔ یہ تو وہی رات ہے جس کا مجھ سے وعدہ تھا۔“

سحری کے وقت بطنخیں آپ کے سامنے چلانے لگیں۔ لوگوں نے ان کو بھگایا۔ آپ نے فرمایا کہ ”چھوڑ دو یہ نوحہ کر رہی ہیں“

پھر مؤذن نے آکر نماز کے لئے کہا، آپ نماز کے لئے نکل کر مسجد کی طرف تشریف لے چلے اسی وقت بد بخت اور روسیہ ابن ملجم نے آپ کی پیشانی پر تلوار ماری۔

(صواعق محرقتہ)

ایک مرتبہ کسی شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جب آپ کو فہ کے منبر پر تشریف فرما تھے اس آیت کریمہ کے معنی دریافت کئے۔ رجال صدقوا ما عہدوا اللہ علیہ فمنہم من قضیٰ نجبہ ومنہم من ینتظر ما بدلوا تبدیلاً ○ (پارہ ۲۱، سورہ احزاب، رکوع ۱۹)

”کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کر دیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے۔“ (کنز الایمان)

مولائے کائنات شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے جواب میں فرمایا کہ یہ آیت میری شان میں اور میرے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور چچا کے بیٹے حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ عبیدہ رضی اللہ عنہ نے کام پورا کیا کہ جنگ بدر میں شہید ہوئے۔ غزوہ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے جام شہادت نوش کیا اور میں منتظر ہوں شقی ترین اس امت کا میری داڑھی کو میرے خون سے رنگین کرے گا۔ ایسا ہی کرے گا ایسا ہی مجھ سے میرے حبیب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عہد لیا ہے۔

ایک مرتبہ ابن ملجم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں سواری طلب

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

60

حجرات رسول کریم ﷺ

کرنے کے لئے آیا آپ نے اس کو ایک سواری دے کر فرمایا۔
”واللہ یہ میرا قاتل ہے۔“

لوگوں نے عرض کیا ”آپ اس کو قتل کیوں نہیں کر ڈالتے؟“
آپ نے جواب دیا ”پھر مجھے کون قتل کرے گا؟“ (صواعق محرقة)

خلافت و فتوحات اور عہد خلافت کی خبریں

امام احمد، ترمذی اور ابوداؤد نے حضرت سینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ :

”خلافت تیس برس تک رہے گی اس کے بعد ملوکیت بادشاہت بن جائے گی۔“ (مستدرک ۳/۱۳۵، ابوداؤد ۲/۲۸۲، ترمذی ۲/۳۶)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد صحیح و درست ثابت ہوا کہ چار یا باصفا کی خلافت بکمال دینداری و شوکت تھی جو تیس سال کی مدت میں تمام ہو گئی اس کے بعد انتظام دینداری اور عدل و انصاف کی رعایت جس طرح خلفائے راشدین کے عہد میں تھی باقی نہ رہی۔

نبوت، خلافت اور بادشاہت

”دلایل النبوة“ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”تم میں نبوت جب تک اللہ چاہے گا رہے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو اٹھالے گا۔ اس کے بعد خلافت طریقہ نبوت پر ہوگی جب تک اللہ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو اٹھالے گا۔ پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا ظلم و جبر والی ملوکیت ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو اٹھالے گا۔ پھر خلافت طریقہ نبوت پر ہوگی۔ پھر آپ نے سکوت فرمایا۔“

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

62

معجزات رسول کریم ﷺ

خزانہ کسریٰ کی فتح

صحیح مسلم میں جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :
”مسلمانوں کی ایک جماعت بادشاہ فارس کسریٰ کا خزانہ فتح کرے گی۔ وہ خزانہ سفید کوشک میں ہے۔“

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ایسا ہی ہوا کہ شہر مدائن جو خاندان کسریٰ کا دارالسلطنت تھا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر فتح ہوا اور یزید گرو جو اس زمانے میں خاندان کسریٰ کا پادشاہ تھا شہر چھوڑ کر بھاگ گیا اور کوشک ایضاً کاسب خزانہ اہل اسلام کے قبضہ و تصرف میں آیا۔

مصر کی فتح

صحیح مسلم میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :
”تم مصر کو فتح کرو گے جہاں قیراط کا نام لیا جاتا ہے۔ پس وہاں کے لوگوں سے نیکی کرنا۔ اس واسطے کہ انہیں امان ہے اور ان سے قربت ہے اور جب تم دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے ہوئے دیکھو تو اے ابوذر! وہاں سے نکل جانا۔“

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن شریبل بن حنہ اور اس کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے ہوئے دیکھا تو میں وہاں سے نکل آیا۔ اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

63

حضرات رسول کریم ﷺ

نے ملک مصر کی فتح کی خبر دی اور اس بات کی کہ ابوذر دو آدمیوں کو جھگڑتے دیکھیں گے۔ واقعہ اسی طرح ظہور پذیر ہوا اور ملک مصر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ عہد خلافت میں فتح ہوا اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے ہوئے بھی دیکھا۔

فائدہ : حضرت ماریہ قبطیہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے ہیں جن کے بطن سے حضرت ابراہیم آپ کے فرزند پیدا ہوئے۔ وہ قوم قبط سے تھیں جو مصر کی اصل باشندہ تھیں اور متوقس بادشاہ اسکندریہ مصر نے آپ کو بھیجی تھی تو ان کے طفیل سے مصر کے لوگوں کو امان ملی اور حضرت ہاجرہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ بھی مصر کی تھیں اور عرب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہیں تو عرب کے اہل مصر نہالی رشتہ دار ہوئے۔

قیراط پانچ جو برابر سونے کے ہوتا ہے مصر میں اس کا بہت رواج تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ جب دو آدمیوں کو لڑتے ہوئے دیکھنا تو وہاں سے نکل آنا۔ بظاہر اس کی وجہ یہ تھی کہ مصر میں فتنہ برپا ہونے والا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر وہاں کے آدمی بلوا کر کے چڑھ آئے تھے تو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑنا شدید خصومت و جنگجویی اور فتنہ انگیزی کی علامت ہے۔ اس واسطے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ جب ایسا حال دیکھنا تو فتنہ انگیزی وہاں سے قریب ہوگی تو تم وہاں سے نکل جانا۔

تین باتوں کی غیبی خبر

صحیح بخاری میں ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عدی بن

حاتم کو مخاطب کر کے فرمایا :

”اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تو دیکھے گا کہ تباہی شترسوار عورت حیرہ سے چلے

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

65

*** عزائم رسول کریم ﷺ ***

پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں دونوں کنگن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں پناہ دی اور کہا کہ شکر ہے اس خدا کا جس نے یہ کنگن کسری کے ہاتھوں سے چھینے اور سراقہ کے ہاتھوں میں پہنائے۔

کسری کے یہ سونے کے کنگن بہت قیمتی تھے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی کی تصدیق کے لئے کنگن حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں ڈال دیئے تھے۔ جو ان کے کندھوں تک پہنچ گئے۔ اس سے یہ شبہ لازم نہیں آتا کہ سونے کا پھنسا مردوں کے لئے جائز نہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سونے کے کنگن کیوں پہنائے؟ کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اپنا اختیار استعمال فرما کر جائز کر دیئے تھے۔

موت کا علم

صحیحین میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں ایام حجۃ الوداع میں بیمار ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لائے۔ وہ غلبہ مرض کے سبب جانتے تھے کہ اس مرض سے مر جاؤں گا۔ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میری وارث ایک بیٹی ہی ہوگی۔ میں اپنے مال کے دو حصوں کے لئے خیرات کی وصیت کر جاؤں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”نہیں“ انہوں نے پھر عرض کیا نصف مال کے لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”نہیں“ پھر انہوں نے تمام مال کے لئے عرض کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”تمہاری بہت ہے“ پھر آپ ﷺ نے ارشاد

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

66

آجرات رسول کریم ﷺ

فرمایا کہ :

”تم زندہ رہو گے یہاں تک کہ تم سے بہت سے لوگوں کو نفع ہو اور بہت سے لوگ نقصان اٹھائیں۔“ (بخاری شریف ۱/۳۸۳، مشارق و نسیم الریاض)

اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بیماری سے شفاء پائیں گے اور اتنا جنیں گے کہ ان سے بہت سے لوگوں کا بھلا اور بہت سے لوگوں کا برا ہو گا۔“

چنانچہ اسی کے مطابق ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بیماری سے صحت یاب ہو کر تقریباً پچاس برس اور زندہ رہے اور مسلمانوں کو ان کی ذات سے نفع عظیم ہوا اور کفار مجوس کو ان سے بھاری نقصان پہنچا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ملک فارس انہیں کے ہاتھ پر فتح ہوا اور قادیسیہ کی جنگ عظیم جس میں تیس ہزار آدمی مسلمانوں کی طرف سے اور ان کے مقابلے میں ڈیڑھ لاکھ مجوسی تھے۔ رستم بن فرح زاد کو یزدگرد بادشاہ مجوس نے لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا تھا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسن تدبیر سے اس جنگ میں فتح حاصل ہوئی۔ رستم مارا گیا اور شہر دائن جو نوشیرواں کا تخت گاہ تھا انہیں کے جہاد سے مسلمانوں کے قبضہ میں آیا اور وہ سفید محل کا خزانہ جو نوشیرواں کے خاندان میں زمانہ قدیم سے چلا آتا تھا جس کے متعلق حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی کہ اہل اسلام اس کو باہم تقسیم کریں گے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کی وجہ سے مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔

قیامت سے پہلے چھ چیزیں

بخاری شریف میں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ غزوہ تبوک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

67

- حجرات رسول کریم ﷺ
- ہوئے۔ آپ ایک چمڑے کے خیمے میں رونق افروز تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چھ چیزوں کو قیامت سے پہلے شمار کر لو۔
- ۱۔ میری وفات۔
 - ۲۔ اس کے بعد، فتح بیت المقدس۔
 - ۳۔ ایک وبا: جو تم میں مانند قصاص بکریوں کے ہوگی۔ (قصاص بکریوں کی بیماری جس میں مبتلا ہو کر بکری فوراً مرجاتی ہے)
 - ۴۔ مال کی کثرت: یہاں تک کہ ایک آدمی کو سو دینار دیں گے پھر بھی وہ ناخوش رہے گا۔
 - ۵۔ ایک زبردست فتنہ جس سے عرب کا کوئی گھر خالی نہ ہو گا جس میں وہ داخل نہ ہو گا۔
 - ۶۔ ایک صلح جو تمہارے اور نصاریٰ کے درمیان ہوگی، پھر وہ بد عمدی کریں گے اور تمہارے مقابلہ کو آئیں گے اسی (۸۰) جھنڈوں کے نیچے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار ہوں گے۔
- اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علامات قیامت کے بیان میں کئی باتوں کا واقع ہونا بتایا۔
- اول: بیت المقدس کی فتح جو آپ ﷺ کی وفات کے بعد حاصل ہوئی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں بیت المقدس فتح ہوا، حضرت عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوج کے امیر الامراء تھے۔ قلعہ بیت المقدس کا محاصرہ کیا۔ قلعہ کے اندر قیس تھا۔ اس نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صورت دیکھ کر کہا کہ یہ قلعہ تمہارے ہاتھ پر فتح نہ ہو گا۔ اس قلعہ کے فاتح کا نام اور حلیہ ہمارے یہاں لکھا ہوا ہے۔ اس کا نام عمر ہے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر المؤمنین حضرت عمر

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

68

معجزات رسول کریم ﷺ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس بات سے مطلع کیا۔ حضرت عمر بذات خود بیت المقدس تشریف لے گئے۔ اس قیس نے آپ کی صورت دیکھتے ہی کہا کہ یہی شخص ہیں جن کے ہاتھ پر قلعہ کا فتح ہونا لکھا ہے اور اسی وقت بغیر کسی مزاحمت کے قلعہ خالی کر دیا۔

دوم : فتح بیت المقدس کے بعد ایک بہت بڑی وبا کا ظاہر ہونا۔ چنانچہ اس غیبی خبر کے مطابق عمواس میں جہاں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لشکر بیت المقدس کے متصل تھا ۲۱ ہجری میں ایسی زبردست وباء واقع ہوئی کہ تین روز میں ستر ہزار آدمی مر گئے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی وباء میں وفات پائی۔

سوم : مال و دولت کی کثرت و فراوانی۔ تو یہ صورت حال بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں پیدا ہوئی۔

چہارم : ٹایک عظیم فتنہ کہ عرب کے سب گھروں میں داخل ہو جائے گا۔ اس فتنہ سے مراد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتل ہے کہ ایک بلائے عظیم مسلمانوں کے اندر پیدا ہوئی اور بہت سی جنگیں مسلمانوں میں اس کی وجہ سے واقع ہوئیں۔ حقیقت میں کوئی شخص ہی اس فتنہ سے محفوظ رہ سکا۔

پنجم : مسلمانوں اور نصاریٰ کے درمیان معاہدہ صلح۔ اس کے بعد نصاریٰ کی عہد شکنی اور ان کا اسی نشان کے ساتھ اہل اسلام پر چڑھائی کرنا تو یہ واقعہ قریب زمانہ قیامت کے ہو گا اور حضرت مدی علیہ السلام اس لشکر پر فتح پا کر نصاریٰ کا استیصال فرمائیں گے۔

چل تو بھی جنتی

صحیح بخاری شریف میں ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

69

جزات رسول کریم ﷺ

روز رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے گھر پر آرام فرمایا اور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ میں نے عرض کیا۔

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہنسنے کا سبب کیا ہے؟“

آپ ﷺ نے فرمایا :

”میں نے دیکھا کہ میری امت کے لوگ جہاز پر سوار دریا میں جہاد کر رہے ہیں جیسے بادشاہ اپنے تخت پر ہوتے ہیں۔ تو جو لشکر دریا میں جہاد کرے گا اس پر جنت واجب ہوئی۔“

میں نے عرض کیا۔

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمائیے کہ میں ان غازیوں میں شریک ہوں۔“

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

”چل تو بھی ان میں داخل“

آپ ﷺ پھر آرام فرمانے لگے، پھر ہنستے ہوئے جاگے، میں نے عرض کیا۔

”حضور کے ہنسنے کی وجہ کیا ہے؟“

آپ ﷺ نے فرمایا۔

”پہلا لشکر جو قیصر روم کے شہر میں جہاد کرے گا اس کے پہلے گناہ معاف ہوئے۔“ (بخاری ۱/۳۰۳ باب غزوة المرأة فی البحر۔ ابن ماجہ ۱۹۹۔ ترمذی ۱/۲۹۴

ابوداؤد و نسائی فی الجہاد)

میں نے عرض کی۔

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی ان غازیوں میں ہوں؟“

آپ ﷺ نے فرمایا۔

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

70

مجازات رسول کریم ﷺ

”تو ان میں نہیں، تو پہلی قسم کے غازیوں میں ہے۔ (ازالتہ الخلفاء)

اس حدیث پاک میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین باتوں کی

خبر دی۔

○ پہلی، اپنی امت کے دریائے شور میں جہاد کرنے کی۔

○ دوسری، ام حرام کے شریک جہاد ہونے کی۔

○ تیسری، قسطنطنیہ روم کے واز السلطنت سے جہاد کرنے کی۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق تینوں

باتیں واقع ہوئیں۔ اول، دریائے شور میں جہاد عمد عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں باہتمام حضرت

معاویہ واقع ہوا اور ام حرام اپنے شوہر عباده بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ

اس جہاد میں شریک ہوئیں۔ وہ جہاز پر سوار ہوئیں اور اسی سفر میں جہاز سے اتر کر

گھوڑے پر سے گر کر شہید ہوئیں اور شہر قسطنطنیہ کو آپ کی امت نے جہاد کر کے فتح

کیا۔ چنانچہ روم کا دار السلطنت وہی شہر تھا اور اب اسے استنبول کہا جاتا ہے۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

71

عجرات رسول کریم ﷺ

اہل بیت اطہار کے متعلق غیبی خبریں

اہل بیت میں حضور ﷺ کے وصال کے بعد سب سے پہلی وفات

پانے والی خاتون

صحیحین میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے انہیں مرحبا کہا اور اپنے پاس بٹھایا اور ان کے کان میں کچھ کہا۔ وہ بہت روئیں، آپ نے ان کو غمگین و رنجیدہ دیکھ کر دوسری بار کان میں کچھ فرمایا تو آپ ہنسنے لگیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں سے اٹھ کر تشریف لے گئے تو میں نے سرگوشیوں کا حال دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راز ظاہر نہ کروں گی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے پردہ فرمایا تو میں نے سیدہ فاطمہ سے اس کے بارے میں جاننا چاہا۔ انہوں نے کہا کہ ہاں اب میں بتا دیتی ہوں...

”پہلی بار آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہر سال جبرئیل مجھ سے قرآن شریف کا ایک دور کیا کرتے تھے اس سال انہوں نے دو بار کیا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میرا وصال قریب ہے۔ اس خبر کو سن کر میں بہت روئی۔ دوسری بار آپ نے فرمایا کہ سب سے پہلے اہل بیت میں سے تم میرے پاس پہنچو گی۔ تب میں ہنسی۔“

مخبر صادق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد پاک کے بموجب حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دوسرے اہل بیت سے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال سے چھ مہینے کے بعد وفات پائی۔

(بخاری شریف ۱/۵۳۲ - طبقات ابن سعد ۲/۲۳۷ - لفظہ)

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

72

*** نمازات رسول کریم ﷺ ***

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے سردار

بخاری شریف میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا :

”میرا یہ بیٹا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے گا۔“

(بخاری ۱/۵۳۰ - مناقب الحسن والحسین)

چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ غیبی خبر صحیح ثابت ہوئی کہ مولائے کائنات حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی شہادت کے بعد لوگوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ مسلمانوں کے امیر و خلیفہ مقرر ہوئے۔ ایک بڑا لشکر جرار جو چالیس ہزار آدمیوں پر مشتمل تھا لے کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقابلے میں آگئے۔ ادھر سے وہ بھی ایک بڑی فوج لے کر آئے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صورت حال کے پیش نظر سیادت ذاتی و علم جبلت کے تحت اس خیال سے کہ جنگ کی صورت میں طرفین کے ہزاروں مسلمان مارے جائیں گے ان سے مصالحت کر لی۔ یہ صلح ۱۵ جمادی اولیٰ ۴۱ ہجری میں ہوئی۔ اس سال کا نام عرب نے ”عام الجملۃ“ رکھا اس لئے کہ سب امت ایک خلیفہ کے معاملے میں جمع ہو گئی۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت اور شہادت کی خبر

تیسری نے ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

73

معجزات رسول کریم ﷺ

”میں نے رات کو بہت برا خواب دیکھا ہے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا ”بیان کرو۔“

میں نے کہا ”میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا آپ کے جسد مبارک کا ایک

تکڑا میری گود میں رکھا گیا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا۔

”تم نے اچھا خواب دیکھا ہے۔ سیدہ فاطمہ کے فرزند پیدا ہو گا اور وہ تمہاری

گود میں پرورش پائے گا۔“

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خبر دینے کے مطابق حضرت امام حسین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے اور میری گود میں پرورش پائی، جیسا کہ حضور نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ میں ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

خدمت میں حاضر ہوئی اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی گود میں دیا

اور دوسری طرف دیکھنے لگی۔ یکبارگی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا

کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے عرض کی یا نبی اللہ ﷺ! میرے

ماں باپ آپ پر قریبان ہوں آپ کیوں روتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا :

”جبرئیل نے آکر مجھے خبر دی ہے کہ میری امت میرے اس بیٹے کو شہید کر

دے گی۔“

میں نے کہا اسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہاں“ اور مجھے ایک مٹھی سرخ مٹی

لا کر دی۔ (مستدرک ۳/۱۷۶)

اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ

میری امت کے شقی لوگ امام حسین ﷺ کو شہید کریں گے۔ آپ کی یہ نبی خبر پوری

ہوئی اور آپ کے محبوب نواسہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اشیائے عراق

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

75

مجازات رسول کریم ﷺ

کہ :

”ہم کربلا میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے شمر کو دیکھ کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے سچ فرمایا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ ایک چنگبر اکتا میرے اہل بیت کے خون میں منہ ڈالتا ہے۔“

قاتل امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شمر برص کا مریض تھا یعنی اس کے بدن پر سفید داغ تھے۔ حضور مخرصادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ غیبی خبر صحیح ثابت ہوئی۔ (تہذیب ابن عساکر ۶/۳۲۱)

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ اور جنگ جمل

بزاز اور ابو نعیم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور پیغمبر معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا :

”تم میں سے کوئی سرخ اونٹ والی نکلے گی۔ یہاں تک کہ اس پر حواب کے کتے بھونکیں گے۔ اس کے پاس بہت سے لوگ مارے جائیں گے اور وہ شہید ہونے سے بچے گی۔“ (صواعق محرقة)

اس حدیث پاک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ جمل کی پیشین گوئی فرمائی ہے کہ یہ لڑائی اتفاقاً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے درمیان واقع ہوئی تھی اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرخ اونٹ پر سوار تھیں اسی لئے اس واقعہ کو واقعہ جمل کہا جاتا ہے۔

مخرصادق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات کی بھی خبر دی کہ اس سفر میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا گزر حواب پر ہو گا اور ان پر وہاں

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

76

تجزات رسول کریم ﷺ

کے کتے بھونکیں گے اور اس جنگ میں ان کے گرد بہت سے لوگ مارے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد جب قاتلین عثمان رضی اللہ عنہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لشکر میں داخل ہو گئے اور انہوں نے حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور وہ اصحاب جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اچھے الفاظ سے یاد کرتے تھے (ڈرایا۔ وہ لوگ مدینہ منورہ سے نکل کر مکہ مکرمہ کی جانب سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کہ وہ مکہ مکرمہ میں حج کی نیت سے آئی تھیں حاضر ہوئے اور حال بیان کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مظلوم شہید کر دیئے گئے اور ان کے قاتلوں نے بڑی شورش پیدا کر رکھی ہے اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ان کے غلبہ کے باعث ان کا تدارک نہیں کر سکتے۔ آپ تمام ایمان والوں کی ماں ہیں۔ بچہ جب خائف ہوتا ہے تو ماں کے دامن میں چھپ کر پناہ حاصل کرتا ہے۔ آپ اس معاملہ میں اصلاح امت کی کچھ تدبیر فرمائیں۔ پھر سب کی متفقہ رائے ہوئی کہ کوفہ و بصرہ جو لشکر اسلام کے اجتماع کے اہم مقامات ہیں وہاں جا کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھی اپنے ساتھ کر لیا جائے اس طرح لشکر کو تقویت پہنچے گی اور جمعیت بھی بڑھ جائے گی اور قاتلین عثمان رضی اللہ عنہم کا مناسب و بھرپور انتقام لیا جاسکے گا۔

چنانچہ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مکہ مکرمہ سے ملک عراق کی جانب کوچ کیا۔ راستے میں جب آپ حواب پر پہنچیں اور وہاں کے کتے بھونکے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت کیا اس کنویں کا کیا نام ہے۔ لوگوں نے بتایا ”حواب“ نام ہے۔ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث پاک یاد آئی۔ انہوں نے کہا مجھے واپس لے چلو مگر لشکر کے لوگوں نے ان کی بات نہیں مانی اور مردان نے اسی (۸۰) آدمی گرد و نواح کے حاضر کئے انہوں نے گواہی دی کہ اس کنویں کا نام حواب

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

77

عجرات رسول کریم ﷺ

نہیں ہے۔ پھر لشکر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آگے کوچ کیا اور
بصرہ پہنچے۔ ادھر حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو لوگوں نے یہ اطلاع دی کہ حضرت
طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما باغی ہو گئے ہیں اور سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ساتھ لے کر قتال کی غرض سے بصرہ کی جانب گئے ہیں۔
ادھر حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے مدینہ منورہ سے کوچ کیا اور کوفہ کے
راستے سے بصرہ آئے۔ وہاں پہنچ کر ققعاغ کو سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا کے پاس حال دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا نے ان سے فرمایا کہ مجھ کو فتنہ کی مدافعت اور تمام مسلمانوں کے درمیان صلح
منظور ہے۔ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی یہی بات کہی کہ
ان کو قاتلین عثمان رضی اللہ عنہ کے شرفتنہ کی مدافعت مقصود ہے ان کا تدارک کیا جائے۔
قتلعاع نے کہا کہ یہ بات جب ہی ہو سکتی ہے کہ سب مسلمان متفق و متحد ہو جائیں
اور یہ فتنہ و بلوہ کم ہو جائے تم تو ذرا تامل کرو۔ انہوں نے کہا بہت خوب۔
قتلعاع نے یہ بات حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بیان کی وہ بہت خوش
ہوئے اور تین روز توقف ہوا۔ کسی کو صلح ہو جانے میں شک نہ تھا۔ آخر کار تیسرے
دن یہ بات طے ہوئی کہ کل صبح حضرت علی اور حضرت طلحہ و حضرت زبیر رضی اللہ
تعالیٰ عنہم میں ملاقات ہو۔ اس میں قاتلان عثمان رضی اللہ عنہم شامل نہ ہوں۔ صلح کا یہ طریقہ
ان اشقیاء پر ناگوار گزرا اور سمجھے کہ ان کی بیخ کنی کی فکر کی جا رہی ہے۔ حیران و سراپیم
ہو کر عبداللہ ابن سبا (جو ان کا سرغنہ تھا) سے صلاح مشورہ کیا۔ اس نے رائے دی
کہ رات کو اٹھ کر جنگ شروع کر دو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہہ دو کہ اس جانب سے
غدر شروع ہوا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اور حضرت طلحہ و حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے
لشکر میں شہرہ ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غدر کیا ہے اور جنگ عظیم
واقع ہوئی۔

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

78

حجرات رسول کریم ﷺ

سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سرخ اونٹ پر ہودج میں سوار تھیں۔ ان کے گرد ہر بار لوگ جمع ہو جاتے تھے اور ان پر حملہ ہوتا تھا۔ بت سے لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اونٹ کے پاس مارے گئے۔ آخر کار لشکریان حضرت امیرؓ نے اس اونٹ کی کونچیں کاٹ دیں۔ محمد بن ابوبکر (سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی جو حضرت علیؓ کے لشکر میں تھے) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وہاں سے لے گئے۔ مختصر یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن امور کی اس حدیث پاک میں خبر دی تھی وہ سب درست ثابت ہوئی۔

سب سے پہلے ملاقات کس کی ہوگی

صحیحین میں سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا :

”تم میں سب سے پہلے مجھ سے وہ ملے گی جس کے ہاتھ سب سے لمبے ہوں گے۔“ (مسلم شریف فضائل زینب ام المومنین)

سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات سمجھیں کہ ہاتھ کی لمبائی ناپ میں مراد ہے۔ ایک کٹڑی سے ہاتھ ناپے، حالانکہ ہاتھ کی لمبائی سے مراد ہاتھ کے کام اور صدقہ تھی تو اس وصف میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے زیادہ فائق و ممتاز تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد انہوں نے سب سے پہلے وفات پائی۔

مخاورہ عرب میں سخی کو فراخ دست کہا جاتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی مخاورہ کے موافق ارشاد فرمایا تھا کہ زیادہ تر صدقہ کرنے والے کو

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

79

خیرات رسول کریم ﷺ

اطولکن یداً فرمایا تھا یعنی جس کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے ہوں۔ پھر معلوم ہوا کہ معنی مجازی مراد ہے یعنی زیادہ خیرات کرنے والی۔

ازواج مطہرات میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اندر یہ وصف سب سے زیادہ تھا چنانچہ وہی سب سے پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد وفات آپ سے لاحق ہوئیں۔

علم مافی الارحام والاصلاب

ابو نعیم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی ہے کہ ان کی ماں ام الفضل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے گزریں۔ آپ نے ان سے فرمایا ”تمہارے اس حمل سے بیٹا پیدا ہو گا تو جب بیٹا پیدا ہو تو اسے میرے پاس لانا۔“

ام الفضل کا بیان ہے کہ جب لڑکا پیدا ہوا تو میں حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئی۔ آپ نے دابنہ کلن میں اذان اور پائیں کلن میں اقامت کہی اور اپنا لعاب دہن لڑکے کو چٹایا اور اس کا نام عبد اللہ رکھا اور فرمایا :

”لے جاؤ خلفاء کے باپ کو۔“

میں نے یہ بات آکر حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہی۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ بات دریافت کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”واقعی یہ خلفاء کا باپ ہے۔“ (مواہب لدنیہ)

اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولادیں سلاطین ہوں گے۔ چنانچہ اس غیبی خبر کے مطابق خلفائے بنی عباس ان کی اولاد میں ہوئے۔ ان میں سے اول ابو العباس سفاح تھا اور پانچ سو برس سے زیادہ تک ان کی خلافت رہی۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

80

عجرات رسول کریم ﷺ

وہ غیبی خبریں

جو حضور ﷺ کے غزوات سے تعلق رکھتی ہیں

کون کہاں مرے گا

مسلم نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل بدر کے حال میں بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بدر میں مارے جانے والے ایک ایک کافر کے قتل کی جگہ ہمیں ایک روز پہلے دکھادی تھی اور فرمایا تھا کہ :

”کل اس جگہ فلاں قتل ہو گا اور اس جگہ فلاں قتل ہو گا۔“

پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دین حق کے ساتھ بھیجا کہ کسی قتل ہونے والے نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی ہوئی جگہ سے تجاوز نہ کیا۔ جہاں حضور ﷺ نے جس کا قتل بتایا تھا وہیں قتل کیا گیا۔ (مسلم باب غزوه بدر)

میں ہی تجھے قتل کروں گا

بیہقی نے عروہ اور سعید ابن المسیب سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابی بن خلف سے فرمایا تھا کہ میں تجھے قتل کروں گا تو وہ آپ ہی کے ہاتھ سے زخمی ہوا اور اس میں مر گیا۔

ابی بن خلف کفار قریش میں بہت سخت بغض و عناد والا کافر و دشمن پیغمبر اسلام تھا۔ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ میں ملتا تو کہتا میرے پاس

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

81

مجازات رسول کریم ﷺ

ایک گھوڑا ہے اس کو میں دلہہ اور گھاس کھلاتا ہوں اس لئے کہ اس پر سوار ہو کر تمہیں قتل کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو جواب دیتے :
”میں ہی تجھے قتل کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔“

جنگ احد میں وہ حضور کی طرف یہ کہتا ہوا آیا کہ...
”محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہاں ہیں آج وہ میرے ہاتھ سے نہیں بچیں گے۔“

صحابہ نے چاہا کہ اس کو روکیں اور آپ تک نہ پہنچنے دیں مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :
”آئے دو“

جب وہ قریب پہنچا تو آپ نے اس کے حلق پر ایک جگہ زرہ سے خلی دیکھ کر ایک نیزہ مارا جس سے معمولی سی خراش آئی کہ اس میں سے خون بھی نہ نکلا مگر وہ گھوڑے سے گر پڑا اور پھر بھاگ کر قریش سے جا ملا۔ لوگوں نے کہا تجھے کچھ اندیشہ نہیں اس نے کہا...

”یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ کا زخم ہے اگر وہ میرے ہاتھ پر تھوک دیتے تو بھی میں نہ بچتا۔“ (نسیم الریاض)
چنانچہ وہ اسی زخم سے مکہ کی راہ میں جاتے ہوئے واصل جہنم ہوا۔

فتح مکہ کی خبر

بخاری نے سلیمان بن صرد سے روایت کی ہے کہ جب غزوہ خندق میں کافروں کا لشکر بھاگ گیا اور مدینے سے محاصرہ اٹھ گیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ :

”اب ہم ان پر چڑھائی کریں گے اور وہ ہم پر چڑھائی نہ کر سکیں گے۔ ہم ہی

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

82

معجزات رسول کریم ﷺ

ان پر لشکر کشی کریں گے۔“

چنانچہ بعد غزوہ خندق کفار قریش مدینہ منورہ پر لشکر کشی نہ کر سکے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ فتح میں ان پر لشکر لے گئے اور مکہ کو فتح کیا۔

حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوں گے

مسلم نے حضرت ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ غزوہ خندق کے ایام میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خندق کھودتے تھے۔ حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سر پر دست شفقت پھیر کر فرمایا :

”افسوس ابن سمیہ تجھے باغیوں کا ایک گروہ قتل کرے گا۔“

سمیہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازراہ شفقت و رحمت حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر ہاتھ پھیر کر یہ خبر دی کہ تمہیں باغی شہید کریں گے۔ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس خبر کے مطابق حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ صفین میں حضرت علی کریم اللہ وجہہ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

کعبہ کی کنجی

ابن سعد نے ”طبقات“ میں حضرت عثمان بن طلحہ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا کہ ہم ایام جاہلیت میں کعبہ کو دو شنبہ اور جمعرات کے دن کھولا کرتے تھے۔ ایک روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ساتھ داخل ہونے لگے۔ میں نے آپ کے ساتھ درشت کلامی کی اور آپ کو برا کہا۔ آپ نے تحمل و بردباری سے کام لیا اور ارشاد فرمایا کہ :

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

83

عجزات رسول کریم ﷺ

”اے عثمان ایک دن تو اس کنجی کو میرے ہاتھ میں دیکھے گا کہ میں جسے

چاہوں اسے دے دوں۔“

میں نے کہا تب قریش مرجائیں گے اور ذلیل ہو جائیں گے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”نہیں اس دن قریش کو اور زیادہ عزت ملے گی۔“

یہ فرما کر آپ کعبہ میں داخل ہو گئے۔

میرے دل میں آپ ﷺ کی اس بات نے ایسا اثر کیا کہ میں سمجھا کہ یہ بات

ضرور ہونے والی ہے۔ پھر جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے

دن تشریف لائے مجھ سے کنجی منگوائی میں نے لا کر حاضر خدمت کی۔ آپ نے کنجی

لی۔ پھر آپ نے مجھ کو دے کر فرمایا : ”لو یہ تمہارے پاس ہمیشہ رہے گی۔“

پھر جب میں نے پیٹھ پھیر لی آپ نے مجھے پکارا ”میں حاضر ہوا آپ نے

فرمایا :

”وہ بات جو ہم نے کسی تھی کہ ایک دن یہ کنجی ہمارے ہاتھ میں ہوگی تو وہ

ہوئی یا نہیں۔“

میں نے عرض کیا ”بیشک ہوئی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بیشک خدا کے

رسول ہیں۔“ (مواہب لدنیہ)

حضور مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق سب باتیں

پوری ہوئیں اور وہ کنجی ہمیشہ انہیں کے خاندان میں رہی۔ یہاں تک کہ نجدی

حکومت آگئی۔

یہ دوزخی ہے

بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

غزوة حنین میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ نے

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

84

مجازات رسول کریم ﷺ

ہمراہوں میں سے ایک شخص کو جو دعویٰ اسلام کرتا تھا فرمایا کہ :
”یہ دوزخی ہے۔“

(بخاری ۱/۳۳۰ باب ان اللہ لیؤید الدین بالزل والفاجر کتاب المغازی)
اس جنگ میں کافروں سے خوب مقابلہ کیا اور بہت زخمی ہوا۔ پھر ایک شخص
نے آکر خبر دی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کے ہارے میں حضور نے
فرمایا تھا کہ یہ دوزخی ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس نے بہت اچھی طرح جملہ کیا اور بہت
زخمی ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا :
”بیشک وہ دوزخی ہے۔“

بعض لوگوں کو شک ہونے لگا۔ پھر اس شخص نے زخموں کی تکلیف سے
بے قابو ہو کر اپنے ترکش سے تیر نکال کر اپنے ہاتھوں سے خود کو ہلاک کر لیا۔ یہ حشر
دیکھ کر کچھ لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دوڑتے ہوئے
حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات کو سچ کر
دیا“ فلاں شخص نے خود کو مار ڈالا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اکبر اشہد انی عبد اللہ ورسولہ ”یعنی اللہ
بہت بڑا ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔“
اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص
کے زخمی ہونے کی خبر دی تھی چنانچہ اسی کے مطابق اس نے اپنے آپ کو قتل کیا اور
بمقتضائے قتل النفس فی النار سب لوگوں کو یقین ہو گیا کہ وہ جہنمی ہے۔“

مسلمانوں کی غنیمت

ابوداؤد نے حضرت سہل بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

85

مجاہدات رسول کریم ﷺ

کہ غزوہ حنین میں ایک سوار نے آپ کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں فلاں پہاڑ پر چڑھا تھا تو میں نے دیکھا کہ قبیلہ ہوازن کے لوگ سب کے سب اپنے ہونج دار اونٹ اور اپنے مویشی لے کر جنگ حنین میں شریک ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا :

”وہ سب کل مسلمانوں کی غنیمت ہوں گی۔“ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اس حدیث پاک میں مخبر صادق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ سے پہلے خبر دی تھی کہ کل مجاہدین اسلام کو لڑائی میں فتح حاصل ہوگی اور دشمنوں کے تمام مویشی مسلمانوں کو غنیمت میں ملیں گے۔ اسی کے مطابق واقعہ ہوا کہ دوسرے دن جنگ میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی اور دشمنوں کے مویشی اور چوپائے جو بکثرت تھے غنیمت میں مسلمانوں کے قبضے میں آ گئے۔

فتح کی خبر

بیہقی اور ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اکیدر حاکم دومتہ الجندل کے مقابلہ میں روانہ فرمایا تو ارشاد فرمایا کہ :

”وہ گائے کے شکار کے لئے نکلا ہو گا تب تم اس کو پکڑ لو گے۔“

(نسیم الرياض)

چنانچہ ایسا ہی ہوا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ تبوک میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چار سو میں سواروں کے ساتھ اکیدر بن عبد الملک حاکم دومتہ الجندل نصرانی سے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ چاندنی رات میں اس کے قلعہ کے قریب پہنچے۔ اس کو تیل گائے کے شکار کا بہت شوق تھا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہنچنے سے قلعہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

86

ہجرات رسول کریم ﷺ

ایسا اتفاق ہوا کہ وہ اپنے بالاخانے پر چاندنی رات میں لیٹا تھا۔ چند نیل گائیوں نے قلعہ کی دیوار سے اپنا بدن رگڑنا شروع کیا، اس نے کھڑکڑاہٹ کی آواز سن کر قلعہ سے دیکھا کہ چار نیل گائیں قلعہ کے نیچے ہیں۔ ان کے شکار کے لئے قلعہ سے باہر نکل آیا، اس کا بھائی حسان اس کے ساتھ تھا۔

یکبارگی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع سواروں کے جا پہنچے اور وہ گرفتار کر لیا گیا۔ اس کا بھائی لڑ کر مارا گیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو پکڑ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائے۔ آپ نے اس پر جزیہ مقرر کر کے اس کو چھوڑ دیا۔ مخبر صادق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس طرح نبی خیردی تھی کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حاکم دومتہ الجندل اکیدر بن عبد الملک کو نیل گائے کا شکار کرتے ہوئے گرفتار کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے اس کو اسی حالت میں گرفتار کیا۔

سخت آمدھی

صحیحین میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز فرمایا :
آج رات کو ہوا بہت سخت چلے گی۔ اس میں کوئی نہ اٹھے اور جس کے پاس اونٹ ہو اسے مضبوط باندھ لے۔“

مخبر صادق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبی خیر کے مطابق اس رات میں بہت شدید آمدھی چلی۔ ایک شخص اٹھا اس کو آمدھی اڑالے گئی۔ یہاں تک کہ طے کے دونوں پہاڑوں میں لیجا کر ڈال دیا۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

87

معجزات رسول کریم ﷺ

ائمہ مجتہدین کے متعلق خبریں

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی بشارت!

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”اگر دین ثریا پر معلق ہو تب بھی فارس کے کچھ لوگ اسے پالیں گے۔“

ایک اور روایت میں ہے: آپ ﷺ نے فرمایا:

”اگر علم ثریا پر معلق ہو گا تو فارس کے کچھ لوگ اسے پالیں گے۔“

(جامع المناقب)

اس حدیث پاک میں مخبر صادق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ فارسی لوگوں میں بھی بڑے دیندار اور ذی علم لوگ پیدا ہوں گے۔ چنانچہ اسی کے مطابق ہوا کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہو ہرمزبن نوشیرواں بادشاہ فارس کی اولاد میں ہیں اتنے بڑے عالم اور دیندار ہوئے کہ ان کے سبب سے امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عظیم و کثیر نفع ہوا اور قیامت تک ان کا فیض جاری رہے گا۔ گویا مصداق اتم اس حدیث پاک کے وہی ہیں اور بھی کالمین اہل فارس میں ہوئے۔ چنانچہ محمد بن اسمعیل بخاری رئیس المحدثین رحمۃ اللہ علیہ بھی فارسی تھے۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کی بشارت

حاکم نے یہ سند صحیح روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ:

”عنقریب ایسا ہو گا کہ لوگ دور دراز کا سفر کریں گے اور کوئی عالم مدینے کے

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

88

ہجرات رسول کریم ﷺ

عالم سے زیادہ علم والا نہیں پائیں گے۔“ (مواہب لدنیہ)

اس حدیث پاک کے مطابق حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے۔ حضرت سفیان ابن عیینہ نے اس حدیث کا انطباق انہیں پر کیا ہے۔ اور دراصل حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا حال ایسا ہی تھا کہ جس قدر علم حدیث کا فیض ان کے زمانے میں ان سے جاری ہوا کسی دوسرے شخص سے نہیں ہوا۔ بہت سے لوگ سفر کی صعوبت و مشقت برداشت کر کے ان کی خدمت میں آکر مستفید ہوئے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بشارت

ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :
”قریش میں ایک بڑا عالم ہو گا کہ زمین کو علم سے مالامال کر دے گا۔“

(مواہب لدنیہ)

اس خبر کے مطابق حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو قریش سے تھے اولاد مطلب بن عبدمناف میں پیدا ہوئے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پاک کی تطبیق حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر کی ہے اور کہا ہے کہ طبق زمین میں کوئی قریش حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جیسا نہیں ہوا۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

89

معجزات رسول کریم ﷺ

بد مذہب کے متعلق غیبی خبریں

تا امید و زیاں کار

صحیحین میں ہے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہم لوگ حاضر تھے اور آپ غنائم تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخویصرہ آیا وہ قبیلہ بنی تمیم کا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عدل کرو۔ آپ ﷺ نے فرمایا :

”خرابی ہو تجھے اگر میں عدل نہ کروں گا تو کون کرے گا۔ تو تا امید اور زیاں کار ہے اگر میں عدل نہ کروں۔“

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی

گردن اڑا دوں۔“

حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”اسے چھوڑ دو، لوگ اس کے ساتھی ہوں گے جو اس طرح نماز پڑھیں گے

اور روزہ رکھیں گے کہ تم اپنے نماز روزہ کو ان کے نماز اور روزوں کے مقابلہ میں حقیر

سمجھو گے۔ وہ کلام اللہ پڑھیں گے مگر ان کے گلوں سے نیچے نہ جائے گا۔ (یعنی

مقبول نہ ہو گا) وہ لوگ دین سے ایسا نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے خشک اور

صاف نکل جاتا ہے۔ اس میں اوپر سے نیچے تک کچھ خون کا اثر نہیں ہوتا۔ ان کی

نشانی ایک کالا آدمی ہو گا کہ اس کا ایک بازو عورت کے پستان کی طرح جنبش کرتا ہو گا

وہ بہترین فرقہ کے آدمیوں پر خروج کریں گے۔“

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں قسم کھا کے کہتا

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

90

مجازات رسول کریم ﷺ

ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث سنی اور قسم کھا کے کہتا ہوں کہ حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے ان کے ساتھ قتال کیا اور میں اس لڑائی میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے ساتھ تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس آدمی کو تلاش کروایا "لوگ اس کو لائے" میں نے دیکھا کہ اس کے اندر وہی علامت موجود تھی جس کے متعلق مخبر صادق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی تھی۔

رافضی مشرک ہیں

دار قطنی نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”قریب ہے کہ میرے بعد ایک قوم آئے گی ان کا لقب یہ ہو گا کہ لوگ انہیں رافضی کہیں گے اور تو ان کو پائے تو قتل کرونا وہ لوگ مشرک ہیں۔“

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی علامت کیا ہے؟“ آپ ﷺ نے فرمایا :

”وہ تجھے تیرے رتبہ سے زیادہ بڑھائیں گے اور سلف پر طعن کریں گے۔“
(صوائق محرقہ)

مخبر صادق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس پیشین گوئی کے مطابق حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے زمانے میں عبداللہ بن سبا یہودی کی کوشش سے فرقہ روافض پیدا ہوا اور یہودی مذکور کی اتباع میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خدا کہنے لگا۔ اس لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مشرک فرمایا۔ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مدح و ستائش میں اس قدر افراط و غلو کرتے ہیں کہ ان کو پیغمبروں کے برابر بلکہ پیغمبروں سے افضل جانتے ہیں اور اصحاب کبار اور سب بزرگان

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

91

مخبرات رسول کریم ﷺ

سلف پر طعن کرتے ہیں۔

اس حدیث پاک کو دار قطنی نے بروایت حضرت علی کریم اللہ تعالیٰ وجہ کئی

سندوں سے روایت کیا ہے۔ اس کے ایک طریق سند میں یہ بات بھی ہے کہ۔

”وہ لوگ اہل بیت کی محبت کا دعویٰ کریں گے اور حقیقت میں ایسے نہ ہوں

گے اور اس کی پہچان یہ ہے کہ وہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ

تعالیٰ عنہما کو برا کہیں گے۔“

فرقہ قدریہ

امام احمد اور ابو داؤد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور طبرانی نے

معجم اوسط میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مخبر صادق حضور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”قدریہ اس امت کے مجوسی ہیں یعنی کچھ لوگ اس امت میں تقدیر کے

منکر ہو جائیں گے وہ بمنزلہ مجوس کے ہوں گے۔“ (مواہب لدنیہ)

قدریہ ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بندے کو قادر، مختار اور اپنے افعال کا خالق

جانتے ہیں اور تقدیر الہی کے منکر ہیں اور بندوں کے افعال میں خدائے تعالیٰ کو مجبور

محض جانتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فرقہ کے پیدا ہونے

کی خبر دی اور اسی کے مطابق واقع ہوا۔ معتزلہ اور روافض سب قدریہ ہیں کہ بندے

کو اپنے افعال کا خالق سمجھتے ہیں اور قدر یعنی تقدیر الہی کے منکر ہیں۔ اس فرقہ کو

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وجہ سے مجوس فرمایا ہے کہ جس طرح

مجوسی دو خالق کے قائل ہیں ایک یزداں ”خالق خیر“ دوسرا ہرمن ”خالق شر“ اسی

طرح یہ لوگ اللہ تعالیٰ کو جو اہر کا خالق اور بدتوں کو اپنے افعال کا خالق اعتقاد کرتے

ہیں۔ قدریہ فرقہ کے مذمت میں بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

92

مہجرات رسول کریم ﷺ

بد عقیدہ کی نماز جنازہ

امام احمد اور ابو داؤد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”قدر یہ اس امت کے مجوس ہیں جب وہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت (مزاج پرسی) نہ کرو اور جب وہ مرجائیں ان کے جنازے پر مت جاؤ۔“

مسلم، ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ :

”میری امت میں خست و مسخ ہو گا اور یہ ان لوگوں میں ہو گا جو تقدیر کے منکر ہوں گے۔“

روافض بھی تقدیر کے منکر ہیں اور ان میں مسخ و خست واقع ہوا ہے۔ اس کے متعلق چند حکایات ”شواہد النبوة“ میں مذکور ہیں۔

حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ کو برا کہنے والا

امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ نے ”دلایل النبوة“ میں روایت کی ہے کہ ایک ثقہ (معتبر و معتمد) نے بیان کیا کہ ہم تین آدمی یمن کو جا رہے تھے۔

ہمارے ساتھ کوفہ کا ایک شخص تھا جو حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہا کرتا تھا۔ ہم اس کو ہر چند اس بات سے منع کرتے تھے مگر وہ باز

نہ آتا تھا۔ جب ہم یمن کے قریب پہنچے تو ایک مقام پر اتر کر سو رہے اور جب کوچ کا وقت آیا ہم سب نے اٹھ کر وضو کیا اور اس کوئی کو جگایا وہ اٹھ کر کہنے لگا کہ افسوس

میں تم لوگوں سے جدا ہو کر اسی منزل میں رہ جاؤں گا۔ ابھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ میرے سر ہانے کھڑے ہیں اور فرما

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

93

ہجرت رسول کریم ﷺ

رہے ہیں کہ :

”اے فاسق تو اسی منزل میں مسخ ہو جائے گا۔“

ہم نے اس سے کہا وضو کر اس نے اپنے پاؤں سمیٹے ہم نے دیکھا کہ وہ انگلیوں سے مسخ ہو رہا ہے اور اس کے دونوں پاؤں بندر کی طرح ہو گئے ہیں۔ پھر گھٹنوں تک، پھر کمر تک، پھر سینے تک، پھر سر اور منہ تک مسخ ہو کر وہ بالکل بندر ہو گیا۔ ہم نے اس کو پکڑ کر اونٹ پر باندھ لیا اور وہاں سے روانہ ہوئے اور غروب آفتاب کے وقت ایک جنگل میں پہنچے وہاں چند بندر جمع تھے اس نے جب انہیں دیکھا رسی توڑ کر ان میں جا ملا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گستاخ کا انجام

امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ کی یہ بھی روایت ہے کہ ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ کوفہ کا ایک شخص جو حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو برا کہتا تھا ہمارا مسافر ہوا۔ اس کو بار بار نصیحت کی گئی مگر وہ اپنی اس مذموم حرکت سے باز نہ آیا۔ ہم نے اس سے کہا تو ہم سے الگ ہو جا، وہ الگ ہو گیا۔ جب ہم سفر سے واپس آئے تو اس کے غلام کو دیکھا اور اس سے کہا کہ اپنے آقا سے کہہ دینا کہ ہمارے ساتھ گھر چلے۔ غلام نے جواب دیا کہ اس کی عجیب حالت ہو گئی ہے۔ اس کے دونوں ہاتھ خوک (سور) جیسے ہو گئے ہیں۔ ہم اس کے پاس گئے اور کہا کہ ہمارے ساتھ گھر چل، اس نے کہا کہ مجھ پر عجیب مصیبت نازل ہو گئی ہے اور اپنے دونوں ہاتھ آستین سے باہر نکال کر دکھائے۔ وہ سور کی طرح تھے۔ پھر وہ ہمارے ساتھ ہو لیا۔ ایک جگہ بہت سے خوک (سور) جمع تھے، اس نے اپنے آپ کو سواری پر سے نیچے گرا دیا اور بالکل خوک (سور) کی صورت ہو کر ان میں جا ملا۔ (العیاذ باللہ)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

94

مجاہزات رسول کریم ﷺ

چالیس رافضیوں کا برا انجام

خست کی روایت یہ ہے کہ محب طبری نے ”ریاض النضرہ“ میں بیان کیا ہے کہ حلب کے رافضیوں کی ایک قوم مدینہ منورہ کے امیر کے پاس آئی اور اپنے ساتھ بہت سامان اور قیمتی تحفے ساتھ لائی۔ اس نے یہ درخواست کی کہ حجرہ شریف کا ایک دروازہ کھول دیا جائے تاکہ وہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جسد اطہر وہاں سے نکال کر لے جائیں۔ مدینہ کا امیر جو بد مذہب تھا محبت دنیا میں آکر اس پر راضی ہو گیا اور حرم شریف کے دربان کو بلا کر کہہ دیا کہ جب یہ لوگ آئیں تو حرم شریف کا دروازہ کھول دینا اور جو کچھ کریں ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کرنا۔

دربان کا بیان ہے کہ جب لوگ عشاء کی نماز پڑھ کر مسجد شریف سے چلے گئے اور حرم شریف کے دروازے بند ہو گئے، چالیس آدمی پھاوڑے اور کدال لئے ہوئے مشعل کے ساتھ آئے اور باب السلام پر کھڑے ہوئے، دروازے کھٹکھٹائے۔ میں نے امیر کے حکم کے مطابق دروازہ کھول دیا اور مسجد کے ایک گوشہ میں بیٹھ کر رونا شروع کیا کہ الہی کیا قیامت قائم ہو گئی ہے۔ سبحان اللہ وہ ابھی منبر شریف کے قریب نہیں پہنچے تھے کہ سب کو تمام اسباب و آلات کے ساتھ اس ستون کے پاس جو محراب عثمانی کے قریب ہے زمین نکل گئی۔ ادھر امیر مدینہ غنظہر تھا کہ اپنے کام سے فارغ ہو کر میرے پاس آئیں گے۔ جب دیر ہونے لگی تو امیر نے مجھے بلا کر دریافت کیا۔ میں نے جو کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا بیان کر دیا۔ امیر کہنے لگا تو دیوانہ ہو گیا ہے سمجھ اور ہوش کے ساتھ بیان کر کیا کہتا ہے۔

میں نے کہا آپ خود ہی چل کر دیکھ لیں کہ اب تک خست کا اثر باقی ہے کہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

95

عجرات رسول کریم ﷺ

بعض کپڑے ان کے ظاہر کر رہے ہیں۔ یہ حکایت ثقاف کی طرف منسوب ہے جو صدق و دیانت میں مشہور ہے۔

امت میں تہتر فرقے

امام احمد، ابو داؤد، ترمذی اور حاکم نے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ :

”قریب ہے کہ میری امت میں تہتر فرقے ہو جائیں گے وہ سب جہنمی ہوں گے مگر ایک فرقہ۔“

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون لوگ ہوں گے جو نجات پائیں گے۔“ مگر صادق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”جو لوگ میرے طریقے اور میرے صحابہ کے طریقے پر ہوں گے۔“

اس حدیث پاک میں حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ میری امت میں تہتر فرقے ہو جائیں گے اور وہ سب جہنمی ہوں گے لیکن ایک فرقہ جو آپ کے اور آپ کے صحابہ کرام کے طریقے پر ہو گا۔ چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی کہ خلفائے راشدین کے زمانہ کے بعد عقائد کے اعتبار سے امت میں بکثرت اختلاف شروع ہوا اور روافض، خوارج، معتزلہ اور جبریہ و قدریہ وغیرہ پیدا ہوئے اور یہ اختلاف بڑھتے بڑھتے تہتر فرقوں تک نوبت پہنچی۔ ان میں اہلسنت و جماعت جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے طریقوں پر ہیں وہی جنتی ہیں باقی سب فرقے جہنمی ہیں۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

96

مجازات رسول کریم ﷺ

متفرق واقعات سے متعلق خبریں

حجاز کی آگ

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ :

”قیامت سے پہلے ملک حجاز میں ایک آگ نکلے گی کہ شہر بصرہ میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کر دے گی۔ ایسی روشنی ہوگی کہ ملک حجاز شہر بصرے تک جو ملک شام میں ہے پہنچے گی۔ اس شہر کے اونٹ اس کی روشنی میں چلیں گے۔ اونٹ کی چال میں اس کی گردن ہلتی ہے وہ خوب ظاہر ہوگی۔“

لہذا اس بات کو کہ اس کی روشنی میں اونٹ راستہ چلیں گے اس طرح تعبیر فرمائی کہ اونٹوں کی گردنیں اس سے روشن ہوں گی۔ چنانچہ اسی کے مطابق عہد خلفائے عباسیہ کے اواخر میں جمادی الاخریٰ ۶۵۳ ہجری کی تیسری تاریخ جمعہ کے دن بعد عشاء ملک حجاز میں مدینہ طیبہ کے متصل وہ آگ نکلی بڑے شہر کی مانند جس میں قلعہ، برج اور کنگرے ہوں۔ طول اس کا بقدر چار فرسنگ کے تھا یعنی بارہ میل اور عرض چار میل اور بلندی بقدر ڈیڑھ قامت آدمی تھی۔ وہ آگ دریا کی طرح موجیں مارتی تھی، سیلاب کی طرح بڑھتی تھی اور پہاڑوں کو رانگ کی طرح گلا دیتی تھی۔ درختوں پر اس کا کچھ اثر نہ ہوتا تھا۔ اس کی روشنی نے دنیا کو ایسا روشن کیا تھا کہ باشندگان مدینہ رات میں دن کی مانند کلام کرتے تھے۔ اس کی چمک مکہ، بصرہ اور تھما میں دیکھی گئی۔

تمطلانی (جو کہ اسی زمانے میں تھے) نے اس آگ کے بیان میں ایک کتاب

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

97

عجزات رسول کریم ﷺ

لکھی ہے اور اس کے تمام عجائب و غرائب تحریر کئے ہیں۔ لکھا ہے کہ ستائیسویں رجب ۶۵۴ ہجری میں وہ آگ فرو ہوئی۔

سید سمودی نے ”خلاصۃ الوفا باخبار دارالمصطفیٰ“ میں اور شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی نے ”جذب القلوب الی دیار المحبوب“ اور ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں اس کے حالات بیان کئے ہیں۔

آخر زمانے میں ترک شہید ہوں گے

ابوداؤد نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”نہر وجلہ کے نزدیک مسلمانوں کا ایک بڑا شہر ہو گا۔ وجلہ پر پل ہو گا۔ وہ شہر بہت آباد ہو گا۔ آخر زمانے میں ترک جن کے چہرے چوڑے ہوں گے اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی اس شہر پر چڑھ آئیں گے اور نہر کے کنارے ٹھہریں گے۔ شہر کے لوگ تین فرقوں میں بٹ جائیں گے۔ ایک فرقہ والے اپنے اسباب بیلوں پر لا کر جنگل کی راہ لیں گے۔ یعنی چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ وہ لوگ ہلاک ہوئے۔ ایک فرقہ ترکوں کی پناہ میں آجائے گا۔ وہ بھی ہلاک ہوں۔ ایک فرقہ کے لوگ اپنے بال بچوں کو پیچھے کر کے لڑیں گے اور کفار ترک سے مقاتلہ کریں گے، وہ لوگ شہید ہیں۔“

اس حدیث پاک کے مطابق مستعصم باللہ عباسیہ کے عہد میں واقع ہوا کہ حار کے ترکوں نے شہر بغداد جو مسلمانوں کا عظیم الشان شہر تھا وجلہ اس کے بیچ میں واقع ہے۔ وجلہ پر پل بھی عہد عباسیہ میں تھا اس پر چڑھائی کی اور شہر کا محاصرہ کر لیا۔ شہر کے باشندوں میں سے بعض تو اپنے اہل عیال کے ساتھ بھاگ گئے ان لوگوں کو ترکوں کے ظلم سے نجات نہ ملی۔ مقتول و غارت ہو گئے اور خود مستعصم باللہ

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

98

نہزات رسول کریم ﷺ

اور اکثر شرفاء و اعیان شہر نے بادشاہ ترک سے امان چاہی اور ان کی اطاعت قبول کر لی۔ لیکن وہ بھی محفوظ نہ رہ سکے اور ترکوں کی تیغ بے دریغ سے قتل کئے گئے۔ کچھ لوگوں نے مردانگی سے کام لیا اور بہت مضبوط ہو کر ان کافروں سے جہاد کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو شہادت نصیب فرمائی۔

پہلے دونوں فرقوں کو دنیا میں بھی نجات نہ ملی اور آخرت کے درجے سے بھی محروم رہے اور تیسرا فرقہ دنیا میں بھی بہادری و شجاعت میں نیک نام ہوا اور آخرت میں بھی درجہ شہادت پر فائز ہوا۔ یہ پیشین گوئی جس کتاب میں درج ہے یعنی سنن ابوداؤد یہ چار سو برس قبل زمانہ وقوعہ کے تصنیف کی گئی۔

بے حساب جنت میں داخل ہوں گے

بیہقی نے ”دلائل النبوة“ میں حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ بیمار ہوئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا :
”تم اس بیماری سے صحت یاب ہو جاؤ گے۔ لیکن اس وقت کیا حال ہو گا کہ میرے بعد تم زندہ ہو گے اور اندھے ہو جاؤ گے۔“

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”میں ثواب سمجھ کر صبر کروں گا۔“
حضور رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :
”تم بے حساب بہشت میں داخل ہو گے۔“

حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بیٹے ایسے بیان کرتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بینائی جاتی رہی۔ پھر ایک مدت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھیں اچھی کر دیں۔ یعنی وہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

99

”عجرات رسول کریم ﷺ“

بیٹا ہو گئے۔ اس کے بعد دنیا سے رحلت فرمائی۔

حجاج بن یوسف اور مختار ثقفی کی خبر

صحیح مسلم میں حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ :

”بیشک قوم ثقیف میں ایک بڑا ظالم خونریز ہو گا اور ایک بڑا جھوٹا ہشاکتی“
اس پیشین گوئی کے مطابق قوم ثقیف میں حجاج بڑا ظالم اور خونریز پیدا ہوا جو ظلم و ستم کرنے میں ضرب المثل ہے۔ بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ حجاج اتنا بڑا ظالم و سفاک تھا کہ اس کو جس قدر مزہ ناحق خون کرنے میں ملتا تھا اتنا کسی اور چیز میں نہیں۔ ترمذی نے اپنی جامع صحیح میں حضرت ہشام بن حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ ایک لاکھ بیس ہزار آدمی اس نے ناحق قتل کئے۔

دوسرا بہت بڑا جھوٹا مختار ثقفی پیدا ہوا کہ اس نے خود کو مکرو فریب سے امام محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نائب قرار دے کر قاتلان حسین کے قصاص کا قصد ظاہر کر کے ریاست حاصل کی اور آخر میں پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ حجاج اور مختار پر اس خبر کی تطبیق خود حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایہ حدیث نے حجاج کے رویہ بیان کی تھی۔

رخنہ انداز یزید

ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ :

”میری امت کا کام درست رہے گا یہاں تک کہ سب سے پہلے اس میں بنی امیہ کا ایک شخص رخنہ انداز ہو گا جس کا نام یزید ہو گا۔“

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

100

تجزات رسول کریم ﷺ

چنانچہ اس حدیث پاک کے مطابق سب سے پہلے انتظام اسلام میں رخنہ یزید پلید کی ناپاک ذات سے واقع ہوا کہ وہ شخص فاسق و فاجر اور شرابی بادشاہ ہوا اور اس نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا۔ اس نے مدینہ منورہ میں خونریز لشکر بھیج کر اکثر صحابہ کرام اور صحابی زادوں کو قتل کرایا اور بڑے بڑے ظلم ڈھائے۔ مکہ مکرمہ میں بھی عبداللہ بن زبیر کے لئے لشکر بھیجا اور اس کے لشکر نے کعبہ کا محاصرہ کیا اور وہاں سنگ باری کی یہاں تک کہ مسجد حرام کی چھت جو لکڑی کی تھی پتھروں سے اس کو نقصان پہنچا۔ بلکہ روٹی میں گندھک لپیٹ کر ان ماعنہ نے مسجد حرام میں آگ لگائی جس سے خانہ کعبہ کا پردہ اور اس کی دیواریں جل گئیں۔ غرضیکہ جس قدر ظلم و بے دینی کی باتیں یزید کی طرف سے واقع ہوئیں کبھی واقع نہیں ہوئی تھیں۔ مخبر صادق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بد کردار شخص کے لئے جو پیشین گوئی فرمائی تھی وہ سب صادق آئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا مانگتے تھے کہ ”اللہ تیری پناہ ۶۰ ہجری کے آغاز سے اور کم عمروں کی لمارت سے۔“

یزید کی سلطنت ۶۰ ہجری میں قائم ہوئی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ۵۹ ہجری میں ہو چکا تھا۔ معلوم ہوا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی کی بموجب یزید کی بادشاہت اور اس کے مظالم قبائح کی خبر تھی۔

ابوداؤد نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت تک جتنے فتنہ انگیز ہونے والے تھے ان سب کے نام، ان کے باپوں کے نام اور ان کی قوم کے نام بتا دیئے تھے۔ تو بلاشبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یزید کا نام کہ سب سے زیادہ فتنہ امت میں اس کے سبب سے رونما ہوا ضرور بتایا ہوگا۔

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

101

شہادت رسول کریم ﷺ

بہترین زندگی اور شہادت

حاکم، بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ حضور اکرم، رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثابت بن قیس بن شماس سے فرمایا :
تعمیش حمیداً او تقتل شہیداً ”یعنی تم زندگی محمود گزارو گے اور قتل ہو کر شہید ہو گے۔“ (صواعق محرقة)

چنانچہ حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ یمامہ جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں میلہ کذاب سے ہوئی تھی، میں شہید ہوئے۔

واقعہ حرہ کی غیبی خبر

ابو داؤد نے حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو مخاطب کر کے یہ مضمون ارشاد فرمایا :
”مدینہ میں ایک مرتبہ ایسی خونریزی ہوگی کہ خون ”اجار الزیت“ کے اوپر بسے گا اور ان کو ڈھانپ لے گا۔“ (تسیم الریاض)

مدینہ منورہ کی جانب مغرب زمین ہے اس میں سیاہ پتھر ہیں گویا کہ ان پر تیل ملا ہوا ہے۔ اس لئے وہ پتھر اجار الزیت کہلاتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی تھی کہ ایک بار مدینے میں اس قدر خونریزی ہوگی کہ وہ پتھر خون میں ڈوب جائیں گے۔ اس کے مطابق واقعہ حرہ واقع ہوا۔

یزید پلید کے وقت میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد جبکہ باشندگان مدینہ صحابہ اور اولاد صحابہ یزید کی بد اعمالیوں کے باعث اس کی اطاعت سے منحرف و برگشتہ ہو گئے تھے یزید نے اس حال سے مطلع ہو کر مسرف بن عقبہ کی سرکردگی میں ایک لشکر خونخوار روانہ کیا اور زبردست جنگ ہوئی جس میں

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

102

عجرات رسول کریم ﷺ

سینکڑوں مسلمان صحابہ اور اولاد صحابہ شہید ہوئے اور اسی سنگستان میں خون بہا اور وہ
شائع و قبائح واقع ہوئے جو زبان قلم پر نہیں آسکتے۔

بصرہ میں خسف، قذف، رجعت

ابوداؤد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ :

”اے انس لوگ شہر آباد کریں گے، ان میں ایک شہر ہو گا جس کو بصرہ کہا
جائے گا۔ تو اگر تم اس شہر میں داخل ہو تو اس کے سبب یعنی زمین و شمار، کلابانات،
بازار اور امیروں کے دروازوں سے بچنا اور اس کے کناروں پر رہنا اس لئے کہ اس شہر
میں خسف (یعنی زمین میں دھنسا) قذف (یعنی پتھروں کا برسنا) رجعت (یعنی زلزلہ)
اور مسخ (یعنی صورت کا بدل جانا) ہو گا۔“

اس حدیث پاک میں مخبر صادق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو
باتوں کی خبر دی ایک یہ کہ نیا شہر آباد ہو گا اور اس کا نام بصرہ ہو گا۔ دوسری یہ کہ اس
شہر میں خسف، قذف اور رجعت واقع ہو گا۔ پہلی بات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے عہد میں ہوئی کہ عتبہ بن غزوآن نے شہر بصرہ ۱۷ ہجری میں آباد کیا۔ حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر پہنچی تھی کہ اس جگہ ملک فارس سے ہندوستان کا راستہ ہے
اور اس کا اندیشہ ہے کہ فارس کا بادشاہ اس راہ سے ہند سے مدد طلب کرے گا۔
حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم بھیجا کہ وہاں ایک شہر آباد کرو تاکہ مسلمانوں کی
جمعیت وہاں رہے اور دوسری خبر آئندہ واقع ہوگی۔

ایک آدمی کی واڑھ دوزخ میں مثل کوہ احد

طبرانی میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ حاضرین مجلس سے فرمایا :

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

103

مجازات رسول کریم ﷺ

”تم میں ایک آدمی کی دائرہ دوزخ میں مثل کوہ احد کے ہوگی۔“

(نسیم الریاض)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی اس مجلس میں موجود تھا۔ ان میں اور سب لوگ تو انتقال کر گئے ہیں۔ ایک آدمی باقی رہا تو وہ جنگ یمامہ میں مرتد ہو کر مارا گیا۔ اس حدیث پاک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی کہ حاضرین مجلس میں سے ایک شخص جہنمی ہو گا۔ چنانچہ اسی کے مطابق واقع ہوا کہ ایک شخص مرتد ہو کر مارا گیا۔

”نسیم الریاض“ میں لکھا ہے کہ اس شخص کا نام رجال بن غفوة تھا اور وہ اہل یمامہ میں سے تھا۔ وفد بنی حنیفہ کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ اس نے اسلام قبول کر کے کلام اللہ سیکھا تھا۔ جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اس پر ایمان لے آیا اور جنگ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کی فوج میں تھا۔ حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے مقتول ہو کر واصل جہنم ہوا۔

غیر آباد زمین میں موت

تہاقتی نے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات قریب ہوئی تو ان کی زوجہ ام ذر رونے لگیں۔ انہوں نے دریافت کیا۔

”تم کیوں روتی ہو؟“

ام ذر نے کہا ”کیسے نہ روں تمہاری وفات جنگل میں ہو رہی ہے اور ہمارے پاس کفن بھی نہیں ہے۔“

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ مت رو مجھ صلوٰۃ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جماعت (جس میں میں بھی شامل تھا) کو مخاطب کر

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

104

حضرات رسول کریم ﷺ کے فرمایا کہ :

”تم میں ایک آدمی غیر آباد زمین میں مرے گا اس کے جنازہ میں مسلمانوں کی ایک جماعت حاضر ہوگی۔“ (نسیم الریاض)

وہ آدمی میں ہی ہوں، تم جا کر راہ دیکھو۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نکلی تو کچھ مسافر آتے دکھائی دیئے۔ میں نے ان سے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا حال بتایا، وہ سب حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا تم میں وہ شخص مجھ کو کفن دے جو نقیب ہو نہ امیر۔ ان میں سے ایک شخص نے کہا میں تمہیں کفن دیتا ہوں۔

اے چچا! اپنا ازار اور کپڑے کہ میری گتھڑی میں ہیں جو میری ماں کے کاتے ہوئے سوت سے بنے ہوئے ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اچھا تم مجھے کفن دو۔ اس کے بعد حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہو گئی اور ان لوگوں نے تجیرو تکفین کر کے نماز پڑھی اور ان کو دفن کر دیا۔ مخبر صادق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خبر دی تھی اس کے مطابق واقعہ پیش آیا۔

کون کس طرح مرے گا

طبرانی اور بیہقی نے ابن حکیم رضی عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مجھے ملتے سمراہ کا حال دریافت کرتے اور جب میں ان کی صحت کی خبر دیتا تو خوش ہوتے۔ میں نے اس کا سبب دریافت کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم دس آدمی ایک گھر میں تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ :

”تم میں سے جو آخر میں مرے گا وہ آگ میں جل کر رہے گا۔“

(نسیم الریاض)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

105

عجرات رسول کریم ﷺ

ان میں سے آٹھ تو وفات پاچکے ہیں اور سمرہ اور میں باقی ہیں۔ یعنی اس خبر کے خوف سے سمرہ کے حال کی تفتیش کرتا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس معاملہ میں یہ حال تھا کہ اگر کوئی کہہ دیتا کہ سمرہ مر گئے تو انہیں غش آجاتا۔ یہاں تک کہ سمرہ سے پہلے ان کا انتقال ہوا۔ ابن عساکر نے ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت کی ہے کہ سمرہ کو مرض گزار لاحق ہوا وہ بڑی دیگ میں خوب گرم کھولتا ہوا پانی بھر کے اس پر گرمی حاصل کرنے کے لئے بیٹھتے ایک دن اس میں گر پڑے اور جل کر مر گئے۔

مخبر صادق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دس آدمیوں کے متعلق جو فرمایا تھا کہ تم میں سب سے آخر از روئے موت نار میں ہو گا۔ اس نار سے لوگ نار جنم خیال کرتے تھے۔ اسی وجہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وہ اور سمرہ ہی باقی رہ گئے تو سمرہ کا حال پوچھتے رہتے تھے اور خائف رہتے تھے کہ اگر وہ پہلے مرجائیں گے تو آخر میں میری موت ہوگی اور آخری موت والے کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”نار میں ہو گا“ نار سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد دنیا کی آگ تھی۔ چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آگ سے جل کر انتقال فرمایا۔

پہلے والوں کی پیروی

صحیحین میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :
”تم لوگ ان لوگوں کے طریقوں کی پیروی کرو گے جو تم سے پہلے گزرے ہیں باشت باشت دست بدست یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں گھسے ہوں گے تو اس میں بھی تم ان کی پیروی کرو گے۔“

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

106

سجرات رسول کریم ﷺ

لوگوں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے آدمیوں سے
یسود و نصاریٰ مراد ہیں؟“

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اور کون“

اس حدیث پاک میں مخبر صادق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
خبر دی کہ آپ کی امت کے کچھ لوگ یسود و نصاریٰ کی روش اختیار کریں گے۔ اسی
کے مطابق واقع ہوا۔ یسود کی روش تھی کہ حسد اور حق چھپانا اور دنیوی طمع میں غلط
مسئلہ بتانا اور کلام الہی میں سے جو حکم اپنے موافق ہو اس کا ظاہر کرنا اور جو ان کے
خلاف ہو اس کو چھپانا۔ تو اس قسم کی باتیں اس امت کے بے دین علماء کے اندر پائی
جاتی ہیں۔

نصاریٰ کی روش ہے نبی اور بزرگوں کے حق میں اس طرح کا اعتقاد رکھنا جو
خدائی کے درجہ کو پہنچا دے۔ یہ بات بھی اس امت کے دنیا دار جاہل پیرزادگان میں
پائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی وضع قطع میں لوگوں نے نصاریٰ کی مشابہت
اختیار کر رکھی ہے۔

لوگ تمہارے خلاف ہو جائیں گے

طبرانی، بیہقی، دار قطنی اور حاکم وغیرہ نے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ :
”آزمائش ہے تمہیں لوگوں سے اور لوگوں کو تم سے۔“ (نسیم الریاض)
اس حدیث شریف میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی
کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لوگوں سے آزمائش پہنچے گی اور
لوگوں کو ان سے۔ مخبر صادق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ پیشین گوئی
صادق آئی کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات اور حضرت امام حسین

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

107

سجرات رسول کریم ﷺ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد ۶۳ ہجری میں خلیفہ ہوئے اور ملک شام کے سوا تمام بلاد ان کے قبضہ میں آگئے۔

۳۷ ہجری میں عبدالملک بن مروان کے حکم سے حجاج ظالم نے ان پر لشکر کشی کی اور مکے کا محاصرہ کیا اور ان کو شہید کر دیا۔ ان کو لوگوں سے یہ آزمائش پہنچی کہ وہ شہید کئے گئے اور انہوں نے اور ان کے گھر والوں نے ظالموں کے ہاتھ سے تکلیفیں اٹھائیں اور لوگوں کو ان کے سبب سے یہ آزمائش پہنچی کہ اہل مکہ حجاج کے بلائے محاصرہ میں گرفتار ہوئے اور لوگ حجاج کے ہاتھ سے قتل کئے گئے۔ خانہ کعبہ کو بھی نقصان پہنچا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا گھر خانہ کعبہ کے مقابل تھا اس وجہ سے بیت الحرام پر بھی حجاج کے منجنیق کے پتھر پہنچے اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قاتلین ان کے جرم قتل سے گناہ عظیم اور عذاب آخرت میں مبتلا ہوئے۔

ہاتھ جنت میں پہلے جائے گا

بیہقی اور ابن عدی نے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید بن صوحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں فرمایا :

”ان کا ایک عضو ان سے پہلے جنت میں جائے گا۔“ (سیم الریاض)

چنانچہ ان کا بایاں ہاتھ جہاد میں کٹ گیا۔ بعض مورخین نے لکھا ہے کہ غزوہ نہاند میں حضرت زید بن صوحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بایاں ہاتھ شہید ہوا تھا۔

ایسا کام کرے جس سے تم خوش ہو

بیہقی اور حاکم نے حضرت حسن بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول دو جہان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا :

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

108

عجرات رسول کریم ﷺ

”اے عمر! توقع ہے کہ یہ ایسا کام کرے گا اور اس طرح کا بیان کرے گا کہ تم خوش ہو۔“
(نسیم الریاض)

چنانچہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر وصال مکہ مکرمہ میں پہنچی اور وہاں کے لوگوں کو اضطراب اور تزلزل ہوا تو حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر ایسا خطبہ پڑھا جیسا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ میں پڑھا تھا اور مکہ کے لوگوں کو دین پر ثابت کر دیا اور ان کو تسکین و تسلی دی۔

حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ حالت کفر میں کافروں کے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑائی کی ترغیب و تحریص دلاتے۔ جنگ بدر میں اسیر ہو کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اجازت ہو تو میں اس کے سامنے کے نیچے والے دو دانت توڑ ڈالوں تاکہ اس کی زبان اچھی طرح تقاریر پر قادر نہ رہے اور کافروں میں مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے تحریص و ترغیب کا خطبہ نہ دے سکے۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور اسی کے مطابق واقع ہوا۔

عمدہ فرش

صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”قریب ہے کہ میری امت کے لوگ انماط (ایک عمدہ فرش) بچھائیں گے۔“
(نسیم الریاض)

مخبر صادق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ پیشین گوئی پوری

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

110

مجازات رسول کریم ﷺ

ہزاروں آدمی اس کے پاس جمع ہو گئے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک لشکر جزار بھیجا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر فتح پائی اور اس جنگ میں وہ مارا گیا۔

حضور ﷺ کے سامنے ساری دنیا آئینہ کی طرح تھی

علم جماد

بخاری نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خبر شہادت آنے سے قبل سنا دی تھی کہ :

”زید نے جھنڈا لیا اور شہید ہوئے۔ پھر جعفر نے جھنڈا لیا اور شہید ہوئے۔ پھر عبد اللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا وہ بھی شہید ہوئے۔ آپ کی پشیمان مبارک سے آنسو جاری تھے۔ پھر فرمایا کہ آخر میں سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھنڈا لیا اور فتح حاصل ہوئی۔“ (صواعق مخرقہ)

موت شام میں ایک مقام کا نام ہے۔ مدینہ منورہ سے وہاں تک ایک ماہ کی راہ ہے۔ وہاں کے حاکم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قاصد کو قتل کر دیا تھا اس لئے حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے لشکر روانہ کیا۔ اس لشکر پر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ :

”اگر زید شہید ہو جائیں تو لشکر کے امیر جعفر ہوں گے۔ اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ اور اگر وہ بھی شہید ہو جائیں تو مسلمان کسی کو بھی اپنے درمیان میں سے امیر منتخب کر لیں۔“

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

111

عجرات رسول کریم ﷺ
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس طرح پہلے سے ارشاد فرمادیا تھا ویسا ہی واقعہ ہوا کہ اس جنگ میں مذکورہ تینوں مجاہدین صحابہ نے یکے بعد دیگرے جام شہادت نوش فرمایا۔ پھر لوگوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سیف اللہ) کو لشکر کا امیر مقرر کیا اور مخبر صادق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی بموجب اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی۔

نجاشی بادشاہ کا نماز جنازہ

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبشہ کی وفات کی اسی دن خبر دی جس دن اس نے انتقال کیا اور آپ عید گاہ کی طرف صحابہ کے ہمراہ تشریف لے گئے اور صف باندھ کر نجاشی بادشاہ کی نماز جنازہ پڑھی اور چار تکبیریں فرمائیں۔
نجاشی حبشہ کے بادشاہ کا لقب تھا۔ جو وہاں کا بادشاہ ہوتا تھا اس کو نجاشی کہا جاتا تھا۔ اس کا نام احمد اور مذہب نصرانی تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک اس کے پاس پہنچا تو مسلمان ہو گیا اور اس نے واضح لفظوں میں اعلان کیا کہ :

”پچھلی کتابوں میں جس پیغمبر کی خبر دی گئی ہے وہ یہی ہیں۔“
وہ بہت ہی عقیدت و نیاز مندی سے پیش آیا اور جب اس نے وفات پائی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی دن اس کے انتقال کی خبر دی اور نماز جنازہ پڑھی۔

منافق کی موت کیلئے ہوا

مسلم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے، جب آپ مدینہ کے

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

112

عجرات رسول کریم ﷺ
قریب پہنچے ایک ہوا اتنی سخت چلی کہ قریب تھا کہ سوار کو دفن کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا :

”یہ ہوا ایک منافق کی موت کے لئے چلی ہے۔“

آپ جب مدینہ پہنچے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا منافق مر گیا۔ شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ وہ منافق رفاعہ بن زید تھا۔ اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غائبانہ خبر دی کہ ایک منافق مر گیا۔ چنانچہ اسی کے مطابق واقع ہوا کہ مدینہ منورہ میں رفاعہ بن زید مر گیا۔

ام الفضل کے پاس مدفون مال کی خبر

امام احمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حاکم و بیہقی نے سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عباس بن عبدالمطلب کہ وہ جنگ بدر میں کافروں کے ساتھ تھے اور اسیر ہو کر آئے تھے ان سے مال فدیہ طلب کیا گیا۔ یعنی وہ کچھ روپے دے کر رہائی حاصل کریں۔ انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میرے پاس اتنا مال نہیں جتنا میرے ذمہ مقرر کیا گیا ہے۔ مخبر صادق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ :

”وہ مال جو تم نے ام الفضل کے پاس دفن کیا ہوا ہے؟ تم کہہ کر آئے تھے کہ اگر میں اس سفر میں مارا جاؤں تو یہ مال میری اولاد کے لئے ہے۔“

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مال کے بارے میں میرے اور ام الفضل کے سوا کسی کو خبر نہ تھی۔“ پھر انہوں نے منگوا کر جس قدر مطلوب تھا ادا کر دیا۔

(نسیم الرياض)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

113

تو مجھے قتل کرنے آیا ہے

بیہقی اور طبرانی نے روایت کی ہے کہ صفوان بن امیہ ابن خلف اور عمیر بن وہب بن خلف اس کا چچا زاد بھائی واقعہ بدر کے بعد ایک دن مقام حجر میں بیٹھ کر مقتولین بدر کے متعلق باہم تذکرہ کرنے لگے۔ صفوان نے کہا کہ ان لوگوں کے قتل ہو جانے کے بعد زندگی میں کوئی لطف نہیں رہا۔ عمیر نے کہا سچ ہے مگر میں مقروض ہوں اور میرے پاس قرضہ ادا کرنے کو کچھ نہیں اور بعد میں اپنے عیال کے تباہ ہو جانے کا بھی ڈر ہے ورنہ میں جا کر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو قتل کر دیتا مجھے ان کے پاس جانے کے لئے ایک بہانہ ہے کہ میرا بیٹا وہاں قید ہے۔ صفوان نے بات نصیحت سمجھی بولا تیرے قرضہ کو میں ادا کر دوں گا اور تیرے اہل و عیال کی میں ہمیشہ خبر گیری کرتا رہوں گا۔ عمیر نے کہا کہ تم اس بات کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ اس نے اپنی تلوار پر سان رکھوا کر زہر میں بھجائی اور مدینہ میں پہنچا۔ مسجد نبوی کے دروازہ پر اونٹ کو بٹھایا، تلوار حائل کئے ہوئے تھا، اس کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھ کر فرمایا کہ۔

”یہ دشمن خدا اکتا کچھ بدی کے ارادے سے آیا ہو گا۔“ (صیم الریاض)
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے آنے کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا۔

”اس کو لے آؤ۔“

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو لے آئے اور اس کی تلوار اپنے قبضہ میں کر لی۔ جب آپ ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا :
”اے عمر! اس کو چھوڑ دو۔“ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ :

”اے عمیر قریب آ“ جب وہ قریب ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

114

عجرات رسول کریم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ :

”تو کیوں آیا ہے؟“ اس نے جواب دیا کہ اپنے قیدی بیٹے کے لئے آیا ہوں کہ اس کے معاملہ میں احسان کیجئے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”گردن میں تلوار کیوں لٹکائی ہے؟“

عمیر نے جواب دیا کہ ”تلوار کس کام کی ہے؟“

آپ ﷺ نے فرمایا ”سچ سچ بیان کر کہ تو کس مقصد کے لئے آیا ہے؟“

اس نے کہا ”میں اسی کام کے لئے آیا ہوں جیسا کہ میں نے عرض کیا۔“

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”تو نے اور صفوان نے مقام حجر میں مقتولین بدر کا تذکرہ کیا۔ تو نے کہا کہ اگر میں مقروض نہ ہوتا اور اہل و عیال کے ہلاک و تباہ ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں محمد ﷺ کو قتل کر ڈالتا۔ پھر صفوان تیرے قرض اور تیرے اہل و عیال کی خبر گیری کے لئے تیار ہوا اور تو مجھ کو قتل کرنے آیا ہے۔“

عمیر نے یہ سنتے ہی کہا اشہد انک رسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے پیغمبر ہیں۔

پھر بولا کہ ”اس بات کی میرے اور صفوان کے سوا کسی کو خبر نہ تھی قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ خدا ہی نے آپ کو اس بات کی خبر کر دی۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے اسلام کی ہدایت دی۔“

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا :

”اپنے بھائی عمیر کو دین کی باتیں سکھاؤ اور اللہ کا کلام پڑھاؤ اور اس کے قیدی کو رہا کر دو۔“

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

115

مجازات رسول کریم ﷺ

گم شدہ اونٹنی کا واقعہ

بیہقی نے حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی گم ہو گئی۔ آپ نے اس کو تلاش کروایا وہ نہ ملی۔ منافقین میں سے ایک شخص نے کہا۔

”محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہتے ہیں کہ میں غیب کی خبریں جانتا ہوں اور ان کو یہ معلوم نہیں کہ اونٹنی کہاں ہے۔ جو ان کے پاس وحی لاتا ہے وہ اونٹنی کا حال کیوں نہیں بتا دیتا۔“

حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر بارگاہ رسالت ﷺ ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس منافق کی باتوں کی خبر دی اور اونٹنی کا ٹھکانا بھی بتا دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا :

”اس قوم کا کیا حال ہو گا جو اپنے نبی کے علم پر اعتراض کرے۔ پوچھو جو چاہو میں تجھے بتاؤں گا۔ اونٹنی فلاں گھاٹی میں ہے اس کی مہار (گیل) ایک درخت میں اٹک گئی ہے۔“ (نسیم الرياض)

لوگ تیزی سے گئے اور اس گھاٹی میں اونٹنی کو اس حال میں پایا جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اس منافق کا نام شارحین حدیث نے زید بن نصیب لکھا ہے۔

عورت کے پاس خط

صحیحین میں حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے زبیر اور مقداد کو حکم دیا کہ ”تم روضہ خلق تک جاؤ وہاں ایک عورت ملے گی اس کے پاس ایک خط ہے وہ لے آؤ۔“

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

116

سجرات رسول کریم ﷺ

ہم تینوں سوار ہو کر گھوڑا دوڑاتے ہوئے پہنچے۔ عورت کو وہاں موجود پایا۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکال کر دو۔ اس نے کہا کہ میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا کہ خط نکال دو ورنہ ہم تم کو ننگا کریں گے۔ اس نے اپنے بالوں کے جوڑے میں سے خط نکال کر دیا۔ ہم اس کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے کچھ مشرکین کے نام تھا اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مکہ پر حملہ کرنے کا ذکر تھا۔

آپ ﷺ نے اس خط کا حال حاطب سے پوچھا۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرے بال بچے مکہ میں ہیں اور وہاں میرا کوئی قرابت دار ایسا نہیں جو ان کی حمایت کر سکے۔ اس لئے میں نے یہ چاہا تھا کہ قریش پر میرا احسان ثابت ہو جاتا جس سے وہ میرے بال بچوں سے معترض نہ ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ اجازت ہو تو حاطب کو قتل کر دوں اس لئے کہ اس نے منافقانہ حرکت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا :
”نہیں اہل بدر پر اللہ تعالیٰ نے خاص مہربانی فرمائی ہے کہ اس نے تمہاری سب خطائیں معاف کر دیں۔“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کی فتح کے لئے لشکر کشی کا قصد فرمایا۔ آپ کو اس قصد کا اثناء منظور تھا۔ حاطب بن ابی بلتعہ نے کفار قریش کے پاس اس مضمون پر مشتمل ایک خط بھیجا کہ...

”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عظیم لشکر لے کر تمہارے اوپر حملہ آور ہونے والے ہیں اور خدا کی قسم ہے کہ اگر وہ اکیلے قصد فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائے گا اور تم پر غالب آجائیں گے۔ تم اپنی فکر کر لو۔“

اس نے یہ خط نہایت رازداری سے ایک عورت کے ہاتھ روانہ کیا اس کی خبر

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

118

مجازات رسول کریم ﷺ

طالب (گھائی) میں چلے گئے۔ کفار قریش نے ایک عمد نامہ بنو ہاشم سے قطع تعلق اور استحکام عدوت پر مشتمل کعبہ میں لٹکا دیا اور یہاں تک عداوت و مخالفت پر آمادہ و مستعد ہوئے کہ جو کوئی گاؤں کا آدمی غلہ یا کچھ چیز بیچنے کے لئے لاتا اس کو بھی منع کر دیتے کہ بنو ہاشم کے ہاتھ نہ بیچے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ نے اس گھائی میں اڑھائی برس گزارے اور بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں۔

اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات پر مطلع فرمایا کہ اس عمد نامہ کو دیمک کھا گئی ہے۔ اس میں جہاں کہیں اللہ کا نام تھا اس کو دیمک نے بالکل نہ چھیڑا اور باقی سب چاٹ کر ختم کر دیا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے حضرت ابوطالب کو مطلع کیا۔ حضرت ابوطالب قریش کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے اس طور پر خبر دی ہے کہ تم اس عمد نامہ کو منگوا کر دیکھو۔ اگر یہ بات جھوٹی نکلے تو ہم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تمہارے حوالے کر دیں گے اور اگر یہ سچ ہے تو تم ہم کو تکلیف دینے سے باز آ جاؤ اور ہم کو گھائی سے نکلنے دو۔ انہوں نے عمد نامے کا صحیفہ منگوا کر دیکھا تو واقعی اس میں جہاں جہاں اللہ تعالیٰ کا نام تھا وہ بدستور باقی تھا اس کے علاوہ تمام عبارتوں کو دیمک نے کھا لیا تھا وہ علوم ہوئے اور بنو ہاشم کو گھائی سے نکلنے کی اجازت دے دی۔

تمہارا پادشاہ رات کو قتل ہو گیا ہے

بیہتی نے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسریٰ کے مقتول ہونے کی اس رات کی صبح کو خبر دی جس رات وہ مارا گیا۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب ۶ ہجری میں اکثر پادشاہوں اور امیروں کے پاس دعوت اسلام کے نامے لکھے کسریٰ پر دیز پادشاہ فارس کو بھی نامہ بھیجا

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

219

ہجرات رسول کریم ﷺ

اور اس کو اسلام کی دعوت دی۔ اس گستاخ نے آپ کے نامہ مبارک کو پھاڑ ڈالا اور کہا کہ...

”اپنے نام کو میرے نام سے پہلے کیوں لکھا۔“

اور اپنے عامل یمن باذان کو فرمایا کہ تو دو آدمی تیز طرار اس شخص کے پاس بھیج دے جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے وہ دونوں مدعی نبوت کو تیرے پاس لے آئیں۔ کسٹی کا حکم پا کر باذان نے دو آدمی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مدینے روانہ کئے۔ انہوں نے آپ کے سامنے یہاکنہ تقریر کی اور کہا کہ تم کسٹی کے پاس چلو۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ :

”تم کل آؤ“ اسی رات شیرویہ پرویز کے بیٹے نے پرویز کو مار ڈالا۔ آپ نے ان دونوں آدمیوں کو بلا کر فرمایا کہ :

”تم چلے جاؤ رات کسٹی کو شیرویہ نے مار ڈالا۔“ (نسیم الریاض)

وہ واپس چلے گئے اور باذان سے جا کر کہا۔ باذان نے کہا کہ اگر اس خبر کی تصدیق ہو جائے تو جنگ وہ پیغمبر ہیں۔ انیس لیام میں شیرویہ کا نامہ باذان کے پاس اس مضمون کا پہنچا کہ پرویز ظالم تھا میں نے اس کو قتل کر دیا اور تم اس شخص سے جو ملک عرب میں پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے کچھ تعرض نہ کرو۔

باذان کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر کی تصدیق ہو گئی تو وہ اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ مسلمان ہو گیا۔ کسٹی نے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامہ مبارک پھاڑ ڈالا تھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے خلاف دعا فرمائی تھی کہ :

”اے اس کے خاندان کو پاش پاش کر دے۔“ اللہ تعالیٰ نے اس کے خاندان کی سلطنت کو تھوڑے عرصہ میں بالکل نیست و نابود کر دیا۔

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

120

عجرات رسول کریم ﷺ

مالک کی اجازت کے بغیر بکری کا گوشت

ابوداؤد اور بیہقی نے عاصم بن کلیب سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک نصاریٰ کے جنازے میں تشریف لے گئے تھے، بعد فراغت دفن اس میت کی عورت نے آپ کی دعوت کی۔ آپ اس کے گھر تشریف لے گئے، جب کھانا سامنے آیا اور آپ نے کھانا شروع کیا اور ایک لقمہ آپ نے منہ میں رکھا مگر اس کو نگلا نہیں۔ آپ نے فرمایا :

”یہ ایسی بکری کا گوشت ہے جو مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔“

صاحب خانہ عورت نے کہلا بھیجا کہ میں نے نقیع (جہاں بکریاں بکتی ہیں) بکری خریدنے کے لئے آدمی بھیجا تھا۔ مگر وہاں بکری نہ مل سکی، پھر میں نے اپنے ہمسائے کے پاس جس نے ایک بکری خریدی تھی آدمی بھیجا کہ وہ بکری قیمت لے کر دیدے مگر وہ گھر نہ ملا۔ میں نے اس کی بیوی کے پاس بھیجا اس نے بکری بھیج دی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ :

”اس کھانے کو قیدیوں کو کھلا دو۔“

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا قیدیوں کو کھلانے کے لئے حکم دیا کہ وہ کفار ایسے کھانے کے لائق تھے۔

دل کی باتوں کی خبر

طبرانی اور معجم کبیر میں اور بزاز نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک بار میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد منیٰ میں بیٹھا تھا۔ ایک شخص انصاری اور ایک شخص قبیلہ ثقیف سے آیا، دونوں نے سلام کیا اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کچھ پوچھنے آئیں

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

121

حجرات رسول کریم ﷺ

ہیں۔ آپ نے فرمایا :

”کہو تو میں بتا دوں کہ تم کیا پوچھنے آئے ہو یا تم خود بیان کرو“
انہوں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی ارشاد فرمائیے۔“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”تم یہ دریافت کرنے آئے ہو کہ ہم اپنے گھر سے جو بہ قصد خانہ کعبہ آئے ہیں ہمیں اس میں کیا ثواب ہے اور طواف کے بعد دو رکعتوں کا کیا ثواب ہے۔ طواف میں بین الصفا و الروہ کا کیا ثواب ہے۔ و قوف عرفات کا کیا ثواب ہے۔ رمی جمار کا کیا ثواب ہے‘ قربانی کا کیا ثواب ہے۔“

ان دونوں نے عرض کیا ”قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو صدق و ہدایت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہم حضور سے یہی سب باتیں پوچھنے کے لئے حاضر ہوئے تھے۔“

میں جانتا ہوں وہ کس لئے آیا ہے

ابن عساکر نے حضرت واٹھ بن اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اپنے صحابہ کے درمیان تشریف فرما ہو کر گفتگو فرما رہے تھے۔ میں حلقے کے بیچ میں جا بیٹھا۔ بعض اصحاب نے مجھ سے کہا کہ یہاں سے اٹھ جاؤ کہ وسط حلقہ بیٹھنا منع ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے بیٹھا رہنے دو۔

”میں جانتا ہوں کہ وہ گھر سے کس غرض سے آیا ہے۔“

میں نے عرض کی ”وہ کیا ہے؟“

آپ نے ارشاد فرمایا کہ۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

122

عجرات رسول کریم ﷺ

”تم گھر سے یہ بات پوچھنے کے لئے آئے ہو کہ نیکی کیا چیز ہے اور شک کیا ہے۔“

میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق اور سچائی کے ساتھ بھیجا میں اسی لئے گھر سے حاضر ہوا ہوں۔ حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”نیکی وہ شے ہے جو سینے میں نہ کھٹکے۔ تو شبہ والی بات چھوڑ کر غیر شبہ والی بات اختیار کر اگرچہ مفتی لوگ تجھے فتویٰ دے دیں۔“ (مواہب لدنیہ)

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ پوچھنا مقصود تھا جن میں حکم صریح نہیں اور تردد ہے کہ اس میں بھلی بات کون سی ہے اور بری بات کون سی ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”امور مشتبہ میں مومن صالح کے اطمینان قلب کا اعتبار ہے جس پر اسے اطمینان ہو وہ نیک ہے اور جس کے اندر تذبذب ہو اس کو چھوڑ دے۔“

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

123

معجزات رسول کریم ﷺ

عالم ملائکہ سے متعلق معجزات

جنگ احد میں فرشتے

صحیحین میں حضرت سعد بن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے احد کے دن سرور کائنات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں اور بائیں طرف دو سفید شخص دیکھے کہ خوب قل کر رہے تھے۔ ان کو پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور اس کے بعد بھی نہیں دیکھا یعنی جبرئیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام۔ (صواعق مخرقہ)

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کے لئے اکثر غزوات میں فرشتوں کو بھیجا۔ جنگ بدر میں پانچ ہزار فرشتے مدد کے لئے آئے تھے جیسا کہ کلام الہی میں مذکور ہے۔ جنگ حنین میں بھی فرشتے مدد کے لئے آئے اور جنگ احد میں بھی فرشتوں نے مدد کی۔ چنانچہ حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔

فرشتہ کی مدد

صحیح مسلم میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بدر کے دن ایک شخص مسلمان ایک مشرک کے پیچھے دوڑا "انفاقا" اس نے کوڑا مارنے اور ایک سوار کی آواز سنی کہ اس سوار نے کہا۔

اے جیزوم بڑھ تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ مشرک اس کے آگے چت گر پڑا ہے۔ اس کی ناک کوڑے کی مار سے ٹوٹ گئی ہے اور منہ پھٹ گیا ہے اور یہ سب جگہ ہنز ہو گئی ہے۔"

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

124

*** نبوت رسول کریم ﷺ ***
وہ شخص مسلمان انصاری تھا۔ حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس نے یہ واقعہ بیان کیا۔ مخبر صادق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :
”تو سچ کہتا ہے۔ یہ آسمان سوم کی مدد کا فرشتہ تھا جو دم فرشتے کے گھوڑے کا نام ہے۔“ (مواہب لدنیہ)

غزوہ بدر میں فرشتے

ابن اسحاق اور بیہقی نے حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بدر کے دن ایک مشرک کو قتل کرنے کے لئے میں اس کے پیچھے جھپٹا، قتل اس کے کہ میری تلوار اس تک پہنچے اس کا سر زمین پر گر پڑا۔
حاکم، بیہقی اور ابو نعیم نے سہل بن ضیف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے بدر کے دن دیکھا کہ ہم کسی مشرک کو تلوار کا اشارہ کرتے تھے تو ہماری تلوار اس کے سر تک پہنچنے سے پہلے اس کا سر کٹ کر گر پڑتا تھا۔ یہ صورت اس طرح پیش آ رہی تھی کہ جنگ بدر میں جو ملائکہ مسلمان مجاہدین کی مدد کے لئے اترے تھے وہ کافروں کو قتل کر رہے تھے۔

فرشتے نے قید کیا

بیہقی نے حضرت سائب بن ابی حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ خدا کی قسم جنگ بدر میں مجھے کسی آدمی نے اسیر نہیں کیا تھا۔ جب قریش شکست کھا کر بھاگے تو میں بھی بھاگا تو ایک مرد سفید رنگ، دراز قد نے جو ایک گھوڑے پر آسمان اور زمین کے درمیان سوار تھا مجھے باندھ کر چھوڑ دیا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے انہوں نے مجھے باندھا ہوا پایا تو انہوں نے لشکر میں پکارا ان کو کس نے باندھا ہے؟ کسی نے کہا کہ اس نے باندھا ہے یہاں

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

125

مجزات رسول کریم ﷺ

تک کہ مجھے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ حضور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ۔
”تم کو کس نے اسیر کیا ہے؟“

میں نے عرض کی ”یا رسول اللہ ﷺ! میں اس کو نہیں پہچانتا اور جو بات میں
نے دیکھی تھی اس کا ظاہر کرنا مجھے اچھا معلوم نہ ہوا۔“
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

”تم کو کسی فرشتے نے اسیر کیا ہے۔“ (تفسیر منطری)

سائب بن ابی جبیش اس وقت کافر تھے ان کو یہ بات پسند نہ آئی کہ وہ
فرشتوں کا دیکھنا بیان کریں جس سے ملت اسلام کی عظمت و حقانیت ثابت ہوتی
ہے۔

سفید رنگ کا فرشتہ

بیہقی نے حضرت ابو بردہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے
انہوں نے کہا کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تین سر
لایا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں سے دو کو تو میں نے قتل
کیا ہے اور تیسرے کا یہ حل ہے کہ میں نے ایک مرد سفید رنگ و راز قامت دیکھا کہ
اس نے اس کو مارا تو میں نے اس کا سراٹھا لیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا : ”وہ فلاں فرشتہ تھا“ (تفسیر منطری)

عباس کو اسیر کرنے والا فرشتہ

امام احمد ابن سعد اور ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے اور بیہقی نے حضرت علی کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ عباس کو جنگ
بدر میں ابوالیسر نے اسیر کیا تھا۔ ابوالیسر حقیر اور کمزور آدمی تھا اور عباس مرد طاقتور اور

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

126

مجزات رسول کریم ﷺ

قوی تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوالیسر سے پوچھا کہ تم نے
”عباس کو کیسے اسیر کیا۔“

انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو اسیر کرنے
میں ایک شخص نے میری مدد کی جس کو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا اور نہ کبھی بعد
میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا :

”عباس کو اسیر کرنے میں تمہاری مدد ایک باعزت فرشتے نے کی۔“

(تفسیر مظہری)

گورے چٹے ابلق گھوڑوں پر سوار فرشتے

بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
بیان کیا کہ میں نے جنگ بدر میں کچھ لوگ گورے چٹے ابلق گھوڑوں پر سوار دیکھے کہ
ان کا مقابلہ کوئی نہ کر سکتا تھا۔ حضرت سہیل بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرشتے
دکھائی دیتے تھے جو جنگ بدر میں اترے تھے۔ (نسیم الریاض)

غزوہ بدر میں فرشتوں کو دیکھنے کے متعلق جو معجزات مذکور ہوئے وہ قرآن
مجید میں بھی مذکور ہیں۔

حضور اکرم ﷺ سے اسلام و ایمان کی باتیں پوچھنے والے جبرئیل

علیہ السلام تھے

مسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم حضور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ دفعتاً ایک شخص نمودار ہوا
اس کے کپڑے بہت سفید تھے اور بل نہایت سیاہ۔ اس میں سفر کی کوئی علامت نہیں
پائی جا رہی تھی اور ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا بھی نہیں تھا۔ وہ شخص آپ کے پاس

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

127

عجرات رسول کریم ﷺ

آکر بیٹھ گیا اور اپنے دونوں زانوں آپ کے زانوں سے ملا دیئے اور اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے زانوں پر رکھیں اور سوال کیا ”یا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھے بتلائیے کہ اسلام کے کہتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”اسلام یہ ہے کہ گواہی دو کہ کوئی لائق عبادت نہیں مگر اللہ اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور استطاعت و قدرت ہو تو خانہ کعبہ کاجج کرو۔“

اس شخص نے کہا ”آپ نے سچ فرمایا۔“

ہم لوگ متعجب ہوئے کہ یہ شخص سوال بھی کرتا ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے۔ یعنی پوچھنا تو اس بات کی دلیل ہے کہ واقف نہیں اور یہ کہنا کہ سچ فرماتے ہیں اس پر دلالت کرتا ہے کہ سوال کرنے والا واقف و باخبر ہے۔ اس کے بعد اس شخص نے کہا یہ بتائیے کہ ایمان کس کو کہتے ہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”ایمان یہ ہے کہ ایمان لاؤ تم اللہ پر، اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر، اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر، اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر اور روز قیامت پر اور ایمان لاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر خیر و شر، نیکی و بدی پہلے سے مقدر کر دیا ہے۔“

اس نے پھر کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر یہ سوال کیا ”احسان کیا ہے؟“

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”احسان اس کو کہتے ہیں کہ خدا کی عبادت کرو، اس طرح گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو اور اگر ایسا حال نہ ہو تو اس طرح کہ گویا خدا تم کو دیکھ رہا ہے۔“

اس نے پھر کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے پوچھا کہ۔

”قیامت کب آئے گی؟“

آپ نے فرمایا اس امر میں جو پوچھا گیا ہے پوچھنے والے سے زیادہ نہیں

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

128

تہذیب رسالہ کریم ﷺ

جانتا۔ پھر اس نے سوال کیا کہ ”قیامت کی نشانیاں بیان فرمائیے۔“ مخبر صادق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی۔“ (یعنی کنیز زادوں کی کثرت ہوگی جو لڑکا مالک اور لونڈی سے پیدا ہوتا ہے وہ آزاد ہوتا ہے اور وہ باپ کے ہم رتبہ اور اس کی ماں لونڈی ہے)

اور آپ ﷺ نے فرمایا ”ایک علامت یہ ہے کہ جو لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن، مفلس ہوں گے اور بکریاں چراتے ہوں گے وہ بلند عمارتیں بنائیں گے۔“

پھر وہ شخص چلا گیا۔ تھوڑے وقفہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ”اے عمر! جانتے ہو کہ یہ پوچھنے والا کون تھا؟“ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اللہ کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

”یہ جبرئیل علیہ السلام تھے سائل بن کر اس وضع میں آئے تھے تاکہ تم لوگوں کو دین کی باتیں سکھا دیں۔“

یہ حدیث پاک انہیں الفاظ کے ساتھ صحیح مسلم میں مذکور ہے اور اصل مضمون صحیح بخاری میں بھی ہے۔ اس کے علاوہ اکثر کتب حدیث اور صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے ساتھ بھی وارد ہے اور اس روایت میں ہے کہ جب وہ شخص چلا گیا اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا ”اس شخص کو پھیر لاؤ“ لوگ ان کے پیچھے گئے تو انہوں نے کوئی آدمی نہ دیکھا۔

فرشتے سلام کرتے تھے

صحیح مسلم میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے فرشتے سلام کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ میں نے بیماری میں بدن دلتا تو

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

129

ہجرات رسول کریم ﷺ

ملا ٹککہ نے مجھ کو سلام کرنا چھوڑ دیا۔ پھر میں نے بدن واغنا چھوڑ دیا تو ملا ٹککہ پھر سلام کرنے لگے۔

صحیح ترمذی میں ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں لوگ سنتے تھے کہ کوئی سلام کرتا ہے اور سلام کرنے والے کو نہیں دیکھتے تھے۔ ”نسیم الریاض“ میں ہے کہ کتب معتمدہ میں ملا ٹککہ کا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مصافحہ کرنا لکھا ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرض بوا سیر تھا اسی کے علاج کے لئے انہوں نے اپنا بدن دانا تھا جس سے خون تخم جائے وہ بڑے ہی صابر اور متوکل علی اللہ تھے۔ اس علاج میں ترک توکل پایا گیا اس وجہ سے فرشتوں نے ان کو سلام کرنا بند کر دیا تھا۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کی اصل صورت

بیہقی نے ”دلائل النبوة“ میں لور ابن سعد نے ”طبقات“ میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ۔
”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے جبرئیل امین کو ان کی اصل صورت میں دکھلا دیجئے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا ”تم جبرئیل کو نہ دیکھ سکو گے۔“

انہوں نے عرض کیا ”حضور آپ دکھلا دیجئے“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”بیٹھ جاؤ“ وہ بیٹھ گئے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کعبہ پر اترے۔ آپ نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا ”نگاہ اٹھاؤ“ انہوں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا کہ حضرت جبرئیل علیہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

130

*** تہذبات رسول کریم ﷺ ***

السلام کا جسم مانند زبرجد اخضر (سبز) کے ہے وہ دیکھتے ہی غش کھا کر گر گئے۔
(صمیم الریاض)

حضرت جبرئیل علیہ السلام کی زیارت

ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دو مرتبہ (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں) دیکھا۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضرت جبرئیل کو دیکھا

صحیحین میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا۔

آگ کی خندق

مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے کہا کہ...

”لات و عزیٰ کی قسم اگر میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھو گا منہ کو خاک آلود کرتے (یعنی نماز میں سجدہ کرتے) تو معاذ اللہ میں ان کی گردن کو پاؤں سے روند ڈالوں گا۔“
(صمیم الریاض)

چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بد بخت اسی گستاخانہ ارادے سے آیا پھر یکبارگی اٹھے پاؤں واپس ہو گیا۔ اس حال سے کہ ہاتھوں سے کسی چیز کو روک رہا تھا۔ لوگوں نے اس سے پوچھا ”تجھے کیا ہوا؟“

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

131

تلاوت رسول کریم ﷺ

اس نے کہا ”میں نے اپنے اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے درمیان
آگ کی ایک خندق دیکھی اور بہت ڈر کی چیز (یعنی فرشتوں کے) پر۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر وہ میرے نزدیک آتا تو
فرشتے اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔“

تلاوت قرآن پاک سن کر فرشتے قریب آگئے

صحیحین میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
حضرت اسید بن خضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رات اپنے مکان میں سورۃ البقرہ پڑھ
رہے تھے اور ان کا گھوڑا ان کے قریب ہی بندھا ہوا تھا۔ وفتنا ”وہ گھوڑا اچھلنے کو دے
لگا وہ چپ ہو گئے گھوڑے کا اچھلنا بھی بند ہو گیا۔ انہوں نے پھر تلاوت شروع کی
گھوڑا پھر کودنے اچھلنے لگا وہ پھر خاموش ہو گئے گھوڑا پھر ٹھہر گیا۔ انہوں نے پھر
تلاوت شروع کی، گھوڑا پھر کودنے لگا۔ انہوں نے نماز کا سلام پھیرا ان کا لڑکا بچی
گھوڑے کے قریب تھا ان کو خوف ہوا کہ گھوڑا لڑکے کو نقصان نہ پہنچائے اس اندیشے
کی وجہ سے لڑکے کو وہاں سے اٹھالیا اور آسمان کی طرف سر اٹھایا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ
ایک چیز سائبان کی طرح ہے اور اس میں چراغیں ہو رہا ہے۔ جب صبح ہوئی تو انہوں
نے رات کا عجیب و غریب واقعہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور بیان
کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا :

”اے ابن خضیر! قرآن پڑھتے رہو، قرآن پڑھتے رہو۔“

انہوں نے عرض کی ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ڈرا کہ کہیں
گھوڑا میرے لڑکے بچی کو روند نہ ڈالے کیونکہ وہ گھوڑے کے قریب ہی تھا اور جب
میں اس کے پاس گیا دیکھا کہ اس میں چراغیں ہو رہا تھا تو میں اس کو دیکھتا رہا یہاں تک

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

132

حضرات رسول کریم ﷺ کہ وہ بلند ہو کر غائب ہو گئے۔
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :
”جانتے ہو وہ کیا تھا؟“
انہوں نے فرمایا ”نہیں“
آپ ﷺ نے فرمایا :
”وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز تلاوت قرآن پاک سن کر قریب آ گئے تھے
اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح کو لوگ ان کو دیکھتے۔“

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

133

معجزات رسول کریم ﷺ

عالم انسان کے متعلق معجزات

اس عنوان کے تحت چار قسم کے معجزات کا بیان ہوگا

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

- ۱- ظہور برکات و ہدایات کے متعلق معجزات
- ۲- مریضوں اور آفت رسیدگان کی شفا کے متعلق معجزات
- ۳- مردوں کے زندہ کرنے کے متعلق معجزات
- ۴- بے ادبوں پر قہر و عتاب اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے متعلق معجزات

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

134

معجزات رسول کریم ﷺ

ظہور و برکت و ہدایت کے متعلق معجزات

حضور ﷺ کی دعا سے دولت ایمان

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیتا تھا وہ مشرکہ تھیں۔ اس نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں بے لوثی کا کلمہ کہا۔ مجھے بہت ناگوار گزارا۔ میں اس کے زیر اثر رہتا رہا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا۔

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ میری ماں کو ہدایت دے۔“

آپ ﷺ نے فرمایا اللھم اھد ام ابی ہریرۃ ”اے اللہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما۔“

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سن کر خوش ہوتا ہوا اپنے گھر آیا۔ دیکھا دروازہ بند ہے۔ میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سن کر کہا۔

”ابو ہریرہ وہیں ٹھہرو۔“ میں نے پانی کی آواز سنی، میری ماں نے نماز کر

کپڑے بدل کر دروازہ کھولا اور کہا اے ابو ہریرہ اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمداً عبده ورسوله میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور

گواہی دیتی ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں خوش ہو کر فوراً خوشی میں روتا ہوا پھر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی ماں کے مسلمان ہو جانے کی خبر دی۔ حضور ﷺ سن کر حمد الہی بجالائے۔

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

135

عجرات رسول کریم ﷺ

سبحان اللہ! رحمت للعالمین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائے کتنی جلدی اثر دکھایا اور آپ کا تصرف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کے دل میں کیسا ظاہر ہوا کہ اتنی سخت شدید العناد کافرہ جو حضور ﷺ کو برا کہتی تھی فوراً نہا دھو کر حلقہ اسلام میں داخل ہو گئی اور خدا کی توحید اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی شہادت دی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی قوت حافظہ کا سبب

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ تم لوگ کہتے ہو کہ ابو ہریرہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت روایتیں کی ہیں اور اللہ جل جلالہ جائے وعدہ ہے یعنی جس دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگی۔ اس دن اس وعدے کا ظہور ہو گا۔ جو جھوٹی حدیث کے روایت کرنے میں وارد ہے۔ حال یہ ہے کہ ہمارے بھائی مہاجرین کاروبار تجارت میں مشغول رہتے تھے اور ہمارے بھائی انصار کاروبار زراعت میں اور میں ایک مرد مسکین تھا جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا تھا۔ میں کچھ فکر تجارت و زراعت نہیں رکھتا تھا۔ روٹی جو ملی کھالی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہا۔ ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

”جو کوئی اپنا کپڑا پھیلائے رہے جب تک کہ میں یہ کلام پورا کروں اور اس کے بعد اس کپڑے کو اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگالے تو وہ شخص کبھی میری حدیث نہ بھولے گا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی چادر پھیلا دی اور جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کلام کو پورا کر چکے تب میں نے اس اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے رسول اللہ صلی

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

136

عجرات رسول کریم ﷺ

اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچا دین دے کر بھیجا میں کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کو نہیں بھولا۔

شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ مشکوٰۃ شریف میں اس کلام کی شرح میں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت فرمایا تحریر کیا ہے کہ آپ نے اس وقت اپنی امت کے لئے دعا فرمائی تھی کہ جو کوئی میری حدیث سنے اسے یاد رکھے اور کبھی نہ بھولے۔

دعائے برکت کا اثر

یہی نے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حنظلہ بن حذیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سر پر ہاتھ رکھا اور ان کے حق میں دعائے برکت کی تو یہ حال ہو گیا کہ ”کسی کے منہ پر ورم آجاتا یا کسی بکری کے تھن میں ورم ہوتا اور وہ ورم حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کے سر کو اس حصے میں مس کرتا جہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ رکھا تھا تو اس کا ورم بالکل جاتا رہتا۔

(نسیم الریاض)

حذیم حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کا نام ہے ان کے باپ خفیہ بھی صحابی تھے اور حنظلہ اپنے باپ اور دادا کے ساتھ صغر سنی ہی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے تھے۔

پیشانی روشن ہو گئی

طبرانی نے روایت کی ہے کہ حضرت عائد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ خین میں زخمی ہوئے تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے منہ سے خون صاف کیا تھا اور ان کے حق میں دعا کی تو ان کی پیشانی آپ ﷺ کے دست پاک کے اثر سے روشن ہو گئی اور اتنی جگہ ہمیشہ روشن رہی۔ (نسیم الریاض)

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

137

عجزات رسول کریم ﷺ

دست پاک کی برکت سے بال سفید نہ ہوئے

بیہقی نے حضرت عمرو بن ثعلبہ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مغالہ سیالہ میں زیارت کی اور مسلمان ہو گیا۔ آپ ﷺ نے میرے منہ پر ہاتھ پھیرا۔ تو ان کا یہ حال ہوا کہ انہوں نے سو برس کی عمر یا کرواق پائی اور جس جگہ ان کے سر اور داڑھی پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دست پاک پہنچا تھا وہاں کے بال سفید نہ ہوئے۔ (سیالہ بروزن سجادہ مدینہ منورہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے) (نسیم الریاض)

جوانی کی رونق ہمیشہ قائم رہی

ابن عبد البر نے ”استیعاب“ میں روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غسل فرما رہے تھے۔ زینب بنت ام سلمہ آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے منہ پر پانی چھڑک دیا۔ اس کے اثر سے ان کے چہرے پر ہمیشہ جوانی کی رونق قائم رہی۔ نہایت بوڑھی ہو گئیں پھر بھی ان کے چہرے سے شباب کا حسن و جمال نہ گیا۔ (نسیم الریاض)

ثابت قدمی اور ہادی و مہدی ہونے کی دعا

صحیحین میں حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ذی الخلیصہ کابت خانہ خراب کرنے کے لئے ارشاد فرمایا اور میرا یہ حال تھا کہ گھوڑے کی پیٹھ پر نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ سواری میں اکثر گر پڑتا تھا۔ میں نے اپنا یہ حال حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا :
”یا اللہ! اس کو ثابت قدم رکھ اور اس کو ہادی و مہدی کر۔“ (صواعق محرقة)

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

138

*** تہذیب رسول کریم ﷺ ***

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں اس دن سے کبھی گھوڑے پر سے نہیں گرا اور ڈیڑھ سو سوار اپنے ساتھ لے گیا اور ذی الخلیصہ کے بت خانہ کو توڑ ڈالا اور اس کو جلا دیا۔

مجاہدین بدر کیلئے دعا

ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدر کے تین سو پندرہ آدمیوں کے ساتھ نکلے اور آپ نے فرمایا :

”یا الہی! یہ لوگ ننگے بدن ہیں، ان کو کپڑے دے، یہ بھوکے ہیں ان کا پیٹ بھر دے۔“

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح دی اور جب غزوہ بدر سے لوٹے تو ان میں کوئی بھی ایسا نہ تھا جس کے پاس ایک اونٹ یا دو اونٹ نہ ہوں سب نے کپڑے پہنے اور سب کا پیٹ بھرا۔

(صواعق محرقة)

اگرچہ اس روایت میں جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کی تعداد تین سو پندرہ مذکور ہے مگر مشہور یہ ہے کہ تین سو تیرہ مجاہدین تھے۔ ستر مہاجرین میں سے اور دو سو چھبیس انصار میں سے۔

کھانے میں حیرت انگیز برکت

ترمذی اور داری نے روایت کی ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ ہم محسن عالم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیالے میں باری باری صبح سے رات تک کھاتے تھے، دس دس بیٹھتے تھے۔ جب وہ کھا چکے تو دس دس آدمی اور بیٹھتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا کہ اس پیالے میں کھانا کہاں سے بڑھتا تھا؟

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

139

عجزات رسول کریم ﷺ

انہوں نے جواب دیا کہ تمہیں کون سی بات کا تعجب ہے اور آسمان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہاں سے بڑھتا ہے۔
(صواعق محرقہ)

کثرت مال و اولاد کی دعا

صحیح بخاری شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری ماں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خادم انس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا :

”یا اللہ انس کو کثیر مال عطا فرما اور بہت اولاد دے اور جو کچھ تو نے ان کو دیا ہے اس میں برکت دے۔“

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔

”خدا کی قسم میرے پاس بہت مال ہے اور میرے بیٹوں اور بیٹیوں کی اولاد اتنی کثرت سے ہے کہ ان کی تعداد تقریباً سو تک پہنچی ہے۔“ (نسیم الرياض)
رحمت للعالمین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی برکت سے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال و اولاد میں برکت ہوئی کہ ابن جوزی روایت کرتے ہیں کہ یہاں تک کہ ان لوگوں کے انگور کے درخت ایک سال میں دو بار پھل لاتے۔

بے پاک لڑکی حیا دار ہو گئی

طبرانی نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا تناول فرما رہے تھے۔ ایک لڑکی نے آپ سے کھانا مانگا، آپ اپنے آگے کے کھانے سے دینے لگے۔ اس نے کہا ”میں آپ کے منہ کا مانگ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

140

تورات رسول کریم ﷺ

رہی ہوں۔“

سرور کائنات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو دہن مبارک کا کھانا عنایت فرمایا۔ وہ لڑکی نہایت بے باک تھی۔ آپ ﷺ کے دہن مبارک کا کھانا اس نے جیسے ہی کھایا اللہ تعالیٰ نے اس کو اس قدر حیا دے دی کہ مدینہ میں اس سے زیادہ حیا دار عورت نہ تھی۔ (نسیم الرياض)

برکت مال کی دعا

بیہتی نے روایت کی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعا فرمائی کہ :

”اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت دے۔“

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اگر میں پتھر بھی اٹھاتا تھا تو مجھے امید ہوتی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی برکت سے اس کے نیچے سے سونا ملے گا۔ (نسیم الرياض)

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ رحمت اللعالمین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی برکت سے اتنے مالدار ہو گئے کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ان کا انتقال ہوا تو پھاوڑوں سے سونا کھود کر ان کے وارثوں میں تقسیم ہوا تھا اور کھودنے والے کھودتے کھودتے تھک گئے تھے۔ ان کی چار بیویاں تھیں۔ ان میں سے ایک کو جس کا نام تماضر تھا وہ قبیلہ بنی کلبیب سے تھی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرض الموت میں اس کو طلاق دے دی تھی تو بعوض ربح ثمن کے جو اس کو حسب فرائض پہنچتا تھا اس سے اور ورثہ نے اسی ہزار دینار کے اوپر مصالحت کی تھی اور پچاس ہزار دینار فی سبیل اللہ خرچ کرنے کے لئے انہوں نے وصیت کی۔ ایک بلخ ازواج

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

141

عجرات رسول کریم ﷺ
مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو دے کر انتقال فرمایا۔ اس بارگ کی قیمت چار لاکھ تھی۔
اس کے علاوہ انہوں نے بہت سے صدقات و خیرات لاکھوں روپے کے کئے اور یہ
سب مالی فراوانی اور دولت کی کثرت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی
برکت سے حاصل ہوئی۔

دو حضرات کا کھانا ایک سو اسی افراد نے کھایا

بیہقی اور طبرانی نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کی ہے کہ انہوں نے صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کھانا پکویا۔ حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ :

”شرفائے انصار میں سے تمیں آدمی بلا لو۔“

انہوں نے بلایا اور ان سب نے کھانا کھایا اور کھانا بچ رہا۔ پھر آپ ﷺ نے
فرمایا کہ ”پچاس آدمیوں کو بلا لو۔“

پچاس آدمی آئے اور انہوں نے کھانا کھایا مگر کھانا پھر بھی بچ گیا۔ حضور پر نور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”ستر آدمی اور بلا لو۔“

ستر آدمی آئے اور انہوں نے بھی کھانا کھایا اور پھر بھی کھانا بچ رہا۔ حضرت
ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سب کھانے والوں نے خوب شکم میر
ہو کر کھایا اور سب مسلمان ہو گئے اور سب نے حضور معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کا بیان ہے کہ
کل ایک سو اسی آدمیوں نے اس دن کھانا کھایا جبکہ کھانا صرف دو حضرات کے لئے
تیار کیا گیا تھا۔ (نسیم الریاض)

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

142

*** عجزات رسول کریم ﷺ ***

بکریوں کی کلیجی میں برکت

صحیحین میں حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک سو تیس آدمی تھے۔ ایک صاع یعنی ساڑھے تین سیر آنا گوندھا گیا اور ایک بکری ذبح کی گئی اور اس کی کلیجی بھونی گئی تو خدا کی قسم ہم ایک سو تیس آدمیوں میں سے ہر ایک کو کلیجی کی بوٹی پہنچی۔ اس کے بعد آپ نے بکری کے گوشت کو دو بڑے پیالوں میں بھرا دیا تو ہم سب نے خوب سیر ہو کر کھایا اور پیالوں میں بھی بچ رہا۔ (نسیم الریاض)

ایک پیالے میں تمام اصحاب صفہ نے کھایا

مسلم بن شیبہ اور طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ :
”اہل صفہ کو بلا لاؤ۔“ میں نے سب کو اکٹھا کیا۔ ہمارے سامنے ایک پیالہ رکھا گیا۔ ہم نے خوب سیر ہو کر کھایا اور پیالہ ویسا ہی رہا جیسا تھا۔ بس اس میں انگلیوں کے نشان معلوم ہو رہے تھے۔ (نسیم الریاض)

صفہ چوتراہ کو کہتے ہیں جو مسجد نبوی ﷺ کے ایک گوشہ میں تھا۔ جس میں فقراء صحابہ (جن کا گھربار نہ تھا) جس میں حضرت ابو ہریرہ، حضرت سلمان اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی رہا کرتے تھے۔ محدث ابو نعیم نے لکھا ہے کہ اصحاب صفہ سو سے کچھ زیادہ تھے اور ”عوارف المعارف“ میں تحریر کیا گیا ہے کہ اصحاب صفہ کچھ کم چار سو افراد تھے۔

دودھ کے پیالے میں عجیب برکت

امام احمد اور بیہقی نے حضرت علی کریم اللہ تعالیٰ وجہ سے روایت کی ہے کہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

143

حجرات رسول کریم ﷺ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اولاد عبدالمطلب کی دعوت کی، وہ چالیس افراد تھے۔ ان میں سے کچھ لوگ ایسے طاقتور اور قوی تھے کہ ایک شخص اکیلا ایک بکری کو کھا جائے اور تنہا آٹھ سیر دودھ پی جائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدھ سیر آٹا پکویا۔ اس میں سب لوگوں نے سیر ہو کر کھایا اور بیچ رہا۔ پھر آپ نے دودھ کا ایک بڑا پیالہ منگوایا جس میں تین چار آدمیوں کے پینے کی مقدار میں دودھ سماتا تھا۔ لیکن سب نے اس پیالہ سے سیراب ہو کر پیا اور پیالے کا دودھ ویسا ہی باقی رہا گویا کسی نے پیا ہی نہیں۔ (نسیم الرياض)

ہانڈی کے کھانے میں برکت

ابن سعد نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک بار ایک ہانڈی کھانا دن کے لئے تیار کیا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلانے کے لئے بھیجا کہ حضور ﷺ دن کا کھانا ان کے ساتھ تناول فرمائیں۔ آپ نے حکم دیا کہ :

”ایک ایک پیالہ ہانڈی میں سے نکال کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب ازواج مطہرات کو پہنچادیں۔ پھر ایک پیالہ اپنے لئے، ایک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لئے اور ایک حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے نکلویا۔ پھر ہانڈی کو اٹھا کر دیکھا تو وہ لبریز تھی۔“

حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمارے گھر والوں نے اس ہانڈی میں سے جتنا خدانے چاہا کھایا۔ (نسیم الرياض)

ساری عمر کالے بال اور چہرے کی رونق برقرار

نبیؐ نے ”دلایل النبوة“ میں روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

144

مجازات رسول کریم ﷺ

علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں دعا فرمائی :

افلح وجھک اللهم بارک له فی شعره وبشره ”یعنی فلاح والا ہو

منہ تیرا یا اللہ برکت دے اس کے پاؤں اور جلد بدن میں۔“

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا کی برکت سے حضرت

ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ستر برس تک زندہ رہ کر وفات پائی۔ اس عمر میں بھی ان

کا کوئی بال سفید نہیں ہوا تھا۔ نہ بدن میں کسی قسم کا تغیر پیدا ہوا تھا۔ چہرے پر جوانی

جیسی رونق تھی۔ یہ معلوم ہوتا تھا گویا وہ پندرہ برس کے ہیں۔ (نسیم الریاض)

یہ حال ہے خدمت گاروں کا

ترمذی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں دعا کی کہ :

”اللہ تعالیٰ ان کی دعائیں قبول فرمائے۔“

پھر انہوں نے جو بھی دعا کی وہ قبول ہوئی۔ (نسیم الریاض)

دین میں سمجھ اور علم تفسیر کیلئے دعا

صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور

معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی کہ :

”اللہ ان کو دین میں درست سمجھ عطا فرما اور ان کو تفسیر کا علم دے۔“

حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی برکت سے ان کو

بہت علم ملا کہ ”خیر امت“ مشہور ہوئے اور علم تفسیر میں ایسا کمال حاصل ہوا کہ

”ترجمان القرآن“ کہلائے۔

(نسیم الریاض)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

145

معجزات رسول کریم ﷺ

خرید و فروخت میں دعائے برکت

بیہقی نے حضرت عمرو بن جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول دو جہان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں دعا فرمائی کہ :

”اللہ تعالیٰ ان کی خرید و فروخت میں برکت دے“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی برکت سے ان کا ایسا حال ہوا کہ جو چیز وہ خریدتے تھے اس میں پورا پورا فائدہ اٹھاتے تھے۔ (نسیم الریاض)

کثرت مال کیلئے دعا

بیہقی اور ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعائے برکت فرمائی تو وہ ایسے مالدار ہو گئے کہ ان کے یہاں مال کے تھیلے تھے۔ (نسیم الریاض)

ضیاء بنت زبیر زوجہ مقداد نے بیان کیا کہ مقداد ایک روز قضائے حاجت کے لئے باہر گئے تھے وہ بیٹھے تھے کہ ایک چوہا سوراخ میں سے ایک دینار لے کر نکلا اور ان کے سامنے رکھ دیا۔ پھر ایک اور دینار لے آیا، اسی طرح ستر دینار لایا۔ حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سب دیناروں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور اس کا ماجرا بیان کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ :

”تم نے سوراخ میں ہاتھ تو نہیں ڈالا تھا؟“

انہوں نے عرض کیا۔

”قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ نہیں“

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

146

معجزات رسول کریم ﷺ

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کا صدقہ ہے۔ اللہ تمہارے لئے اس میں برکت دے۔ ضبلہ بیان کرتی ہیں کہ ان دیناروں میں سے آخری دینار ختم نہیں ہونے پایا تھا کہ میں نے مقداد کے گھر میں چاندی کے تھیلے دیکھے۔

دعائے برکت

بخاری، دارقطنی اور امام احمد رحمہم اللہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عروہ بن ابی الجدیبارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے دعائے برکت فرمائی۔ حضرت عروہ رحمہم اللہ نے کہا، اللہ کی قسم میرا یہ حال ہوا کہ کناسہ (کناسہ کوفہ کے ایک بازار کا نام ہے) میں جا کر کھڑا ہوتا تھا تو وہاں سے واپس نہیں آتا تھا یہاں تک کہ نفع کے چالیس ہزار حاصل کر لیتا تھا۔ بخاری نے اس حدیث پاک میں ذکر کیا ہے کہ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ حال تھا کہ اگر وہ مٹی خریدتے تو اس میں بھی نفع ہوتا۔ (نسیم الرياض)

سردی اور گرمی کی تکلیف سے آزادی

بیہقی اور ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ پیغمبر اسلام نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے حق میں دعا فرمائی تھی کہ :
”ان کو سردی اور گرمی کی تکلیف نہ پہنچے۔“

اس دعا کی برکت سے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کا یہ حال تھا کہ وہ گرمیوں میں جاڑوں کے کپڑے پہنتے تھے اور جاڑوں میں گرمیوں کے اور ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی تھی۔ (نسیم الرياض)

حضرت فاطمہ الزہرا کیلئے بلندی کی دعا

بیہقی نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

147

معجزات رسول کریم ﷺ

عمران نے کہا کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں اور آپ کے سامنے کھڑی ہو گئیں۔ آپ نے ان کی طرف دیکھا کہ بھوک کی شدت کے سبب ان کا چہرہ زرد ہو رہا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی :

”اے اللہ بھوکوں کے پیٹ بھرنے والے اور پست کو بلند کرنے والے فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بلندی عطا فرما۔“ (یعنی ان کی تکلیف کو دور کر دے)

حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا چہرہ سرخ اور روشن ہو گیا اور ان کے چہرے کی زردی جاتی رہی۔ پھر ایک مرتبہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا اس دن سے مجھے پھر کبھی بھوک کی تکلیف نہیں ہوئی۔ (نسیم الرياض) بیہتی نے اس حدیث کی روایت کے بعد کہا کہ یہ واقعہ آیت حجاب (پردہ) کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے۔

لکڑیوں کو نور بنانے والے

بیہتی اور ابن جریر نے روایت کی ہے کہ حضرت طفیل بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے کوئی معجزہ عنایت ہوتا کہ میری قوم اس معجزے کو دیکھ کر میرے ساتھ ایمان لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی :

”اللہ طفیل کے لئے ایک نور ظاہر ہو جائے جو اس کے ساتھ رہے۔“

اس دعائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی میں ایک نور ظاہر ہو گیا۔ طفیل نے کہا خداوند مجھے اندیشہ ہے کہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

148

مجازات رسول کریم ﷺ

کہیں میری قوم یہ نہ کہنے لگے کہ اس کے چہرے پر سفید داغ ہے۔ وہ نور ان کے کوڑے کے کنارے پر منتقل ہو گیا۔ رات میں ان کا کوڑا چرخ کی طرح چمکتا تھا اور ان کا نام ذوالنور ہو گیا۔ (نسیم الریاض)

روایت ہے کہ طفیل اپنی قوم کے سردار تھے اور ان کی قوم ان کی مطہج و فرمانبردار تھی۔ وہ شاعر تھے۔ خوب شعر کہتے تھے۔ مکہ میں وارد ہوئے۔ قریش نے جا کر ان سے کہا کہ تم اپنی قوم کے سردار ہو ہمیں ڈر ہے کہ یہ شخص (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم سے ملاقات کر کے تم کو ہمکا دے۔ اس کی ذات سے مرد عورت اور اولاد کے درمیان جدائی ہو جاتی ہے۔ طفیل کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے یہاں تک ڈرایا دھمکایا کہ میں نے مسجد حرام میں جانے کا قصد کیا جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے۔ تب میں نے اپنے کانوں میں روٹی رکھ کر خوب بند کر لئے کہ آپ کی آواز میرے کانوں میں نہ پہنچے اور میں مسجد میں داخل ہو اور نعتنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے قریب آ کر کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا کہ حضور ﷺ کا کلام مجھ کو سنائے۔ میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات نہ سننا نادانی کی بات ہے۔ میں سمجھ دار آدمی ہوں بھلی بری بات کو خوب اچھی طرح جانتا ہوں۔ میں آپ کا کلام ضرور سنوں گا۔ اگر بھلی بات ہوگی تو قبول کر لوں گا اور بری بات ہوگی تو اس کو تسلیم نہ کروں گا۔

میں نے کانوں میں سے روٹی نکال ڈالی اور آپ ﷺ کا کلام سننا شروع کیا۔ میں نے ایسا کلام کبھی نہ سنا کہ اس جیسا کلام عمدہ اور حلالت والا میں نے کبھی نہیں سنا تھا اس کے بعد آپ کے چلنے کا منتظر رہا یہاں تک کہ جب آپ مسجد سے تشریف لے چلے میں ان کے ساتھ ہو لیا اور آپ کے ہمراہ آپ کے کاشانہ مبارک میں داخل ہوا اور میں نے عرض کیا۔

”آپ کی قوم نے تو مجھ سے ایسا کہا تھا اور میں نے آپ کا کلام سنا اور میرے

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

149

***** مہزات رسول کریم ﷺ *****

دل میں یہ بات آئی کہ آپ کا کلام حق ہے۔ آپ اپنا دین مجھ کو بتائیے اور فرمائیے کہ آپ کن کن باتوں کا حکم دیتے ہیں اور کن کن باتوں سے منع فرماتے ہیں؟“
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اسلام کی تلقین فرمائی اور میں مسلمان ہو گیا۔ میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنی قوم دوس کی طرف واپس جا رہا ہوں“ میں ان کا سردار ہوں، وہ میرے منطج ہیں۔ حضور دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو کوئی ایسی نشانی عطا فرمادے جس سے میری مدد ہو۔ آپ ﷺ نے دعا کی کہ :

”اللہ طفیل کو کوئی نشانی عطا فرمادے۔“

اس کے بعد میں وہاں سے چلا ہوا تک کہ دوس کے قریب پہنچا۔ جب وہاں کے ٹیلے پر چڑھا تب میری آنکھوں کے درمیان ستارے کی طرح نور ظاہر ہوا میں نے دعا کی۔ یا اللہ چہرہ کے علاوہ یہ روشنی کہیں اور ظاہر ہو۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں میری قوم اس نور کو سفید دلغ نہ خیال کرنے لگے۔ تو وہ نور میرے کوڑے کے سرے میں آ گیا۔ اب میں نے دیکھا کہ میں چلتا ہوں اور نور میرے کوڑے کے سر پر ایسے ہے جیسے قدیل لنگی ہوتی ہے۔ میرے والد اور میری بیوی میرے کہنے سے داخل اسلام ہو گئے۔ اس کے بعد میں نے اپنی ساری قوم کو اسلام کی دعوت دی۔ انہوں نے نہ مانا۔ پھر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مکہ مکرمہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ”قوم دوس مسلمان نہیں ہوئی۔ ان میں زنا اور ربوا کی کثرت ہے۔ آپ ان کے لئے دعا کریں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا :

”یا اللہ قوم دوس کو ہدایت عطا فرما۔“

میں ان میں پھر گیا اور ٹھہرا رہا ان کو اسلام کی طرف بلاتا تھا یہاں تک کہ ان میں سے جس کی قسمت میں دولت ایمان تھی مسلمان ہوا۔ میں پھر مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں غزوہ احد اور خندق کے بعد اپنے

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

150

حجرات رسول کریم ﷺ

خاندان کے ستر آدمیوں کے ساتھ حاضر ہوں۔

بچے کا اقرار رسالت

خطیب نے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایام حجۃ الوداع میں ایک شخص یمامہ کا لڑکا لایا جو اسی دن پیدا ہوا تھا۔ وہ کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ۔

”میں کون ہوں؟“

لڑکے نے جواب دیا ”آپ اللہ کے رسول ہیں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا ”تو سچ کہتا ہے اللہ تجھ پر برکت کرے۔“

پھر لڑکا نہ بولا جب تک اس کے بولنے کی عمر نہ ہوئی۔ اس کو لوگ مبارک الیمامہ کہا کرتے تھے۔ (نسیم الریاض)

موئے مبارک کا اثر

بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوپی میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند موئے مبارک (بال شریف) تھے وہ اس ٹوپی کو سر پر رکھ کر جس جنگ میں شریک ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کو فتح دی۔ (نسیم الریاض)

جبہ شریف کی شفا بخشی

صحیح مسلم میں حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جبہ نکالا اور کہا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تن فرمایا کرتے تھے، ہم اس کو دھو کر پانی بیماروں کو پلاتے ہیں اور بدن پر لگاتے ہیں

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

151

مجازات رسول کریم ﷺ

جس سے ان کو شفا ہو جاتی ہے۔ (نسیم الرياض)

زبان پاک کی برکت

طبرانی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پیاس کی شدت سے رو رہے تھے۔ ساقی کو ٹرو تسنیم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان مبارک ان کے منہ میں دے دی انہوں نے چوس لی، ان کی پیاس کو تسکین ہوئی اور رونابند کر دیا۔ (نسیم الرياض)

لعاب دہن مبارک

بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن شیرخوار بچوں کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال دیتے تھے وہ دن بھر سیر رہتے تھے اور ان کو دودھ پینے کی حاجت نہ ہوتی۔ (نسیم الرياض)

لعاب دہن شریف کی خوشبو

بیہقی نے ”دلائل النبوة“ میں اور ابن عبدالبر نے ”استیعاب“ میں ام عاصم زوجہ عقبہ بن فرقہ سے روایت کی ہے کہ ہم عقبہ کی تین بیویاں ہمیشہ عمدہ خوشبو لگاتی تھیں مگر عقبہ بن فرقہ کے بدن سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ ہماری خوشبو پر ہمیشہ غالب رہتی۔ ہم نے اس سے سبب پوچھا تو انہوں نے بیان کیا۔
”ایک مرتبہ میں بیمار ہوا تھا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے سامنے بٹھا کر میرے کپڑے اتروا کر اپنا لعاب دہن مبارک ہتھیلیوں میں لگا کر میری پیٹھ اور میرے پیٹ پر پھیرا تھا۔“

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

152

معجزات رسول کریم ﷺ

مریضوں اور آفت زدہ لوگوں کی شفاعت کے متعلق معجزات

پاؤں اچھا ہو گیا

صحیح بخاری شریف میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جماعت کو ابورافع کے لئے بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو اس کے گھر میں داخل ہو گئے اور سوتے میں اس کو قتل کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے پیٹ پر تلوار رکھ دی اور اس پر زور دیا یہاں تک کہ اس کی پیٹھ پر تلوار پہنچ گئی تب میں سمجھا کہ میں اس کو قتل کر چکا اور دروازہ کھولتا ہوا وہاں سے نکلا۔ ایک زینے سے میرے پاؤں نے خطا کی۔ چاندنی رات تھی کہ گر پڑا اور میری پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اس پر میں نے اپنی پگڑی سے پٹی باندھی اور وہاں سے اٹھ کر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا اور پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت عالی میں حاضر ہوا اور سب حال عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا :

”اپنا پاؤں پھیلاؤ۔“

میں نے اپنا پاؤں پھیلا دیا۔ آپ ﷺ نے اس پر مسح کر دیا تو میں بالکل اچھا ہو گیا۔ گویا کہ کبھی میرے پاؤں میں صدمہ پہنچا ہی نہ تھا۔ ابورافع کے قتل کا مفصل قصہ یہ ہے۔

ابورافع سو اگر ملک حجاز کی گڑھی میں رہتا تھا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت و تکلیف پہنچایا کرتا تھا اور آپ کے دشمنوں کی مدد کیا کرتا تھا۔

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

153

ہجرات رسول کریم ﷺ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند مجاہدین پر حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر مقرر کر کے اس کو قتل کرنے بھیجا۔ جب یہ لوگ گڑھی کے قریب پہنچے اور آفتاب غروب ہو گیا اور وہاں کے باشندے اپنے مویشی لے کر اپنے اپنے گھر چلے تو حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہمراہیوں سے کہا کہ اب تم ٹھہرو میں جاتا ہوں۔ دربان سے کوئی تدبیر کر کے گھر کے اندر گھس جاؤں گا۔

چنانچہ وہاں سے چل کر دروازے کے قریب پہنچے۔ اس کھری میں ایک گدھا گم ہو گیا تھا لوگ اس کی تلاش میں چراغ لے کر نکلے۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں مجھے ڈر ہوا کہ کہیں وہ مجھ کو پہچان نہ لیں۔ میں نے اپنا سر ڈھک لیا اور اس طرح بیٹھ گیا جیسے کوئی قضاے حاجت کے لئے بیٹھتا ہے اور سب لوگ داخل ہو گئے۔ دربان نے مجھے پکار کے کہا۔

”اے بندہ خدا اگر تجھے آنا ہو تو آجا ورنہ میں دروازہ بند کرتا ہوں۔“

میں داخل ہو گیا اور ایک گدھے کے تھان میں جو کھری کے دروازے کے قریب تھا وہاں چھپ گیا۔ دربان نے دروازہ بند کر دیا اور کنجیاں ایک کھونٹی پر لٹکا دیں۔

جب ابورافع اپنے ہمراہیوں کے ساتھ رات کے کھانے سے فارغ ہوا تو تھوڑی دیر تک وہ لوگ اس کے پاس باتیں کرتے رہے۔ اس کے بعد لوگ اٹھ کر اپنی جگہوں پر سونے کے لئے چلے گئے۔ تب میں نے وہ کنجیاں اٹھالیں اور کھری کا دروازہ کھول دیا۔ یہ خیال کر کے کہ اگر یہ لوگ مجھے پہچان لیں گے تو بھاگنے میں آسانی ہوگی۔

اس کے بعد میں نے کنجیوں سے دروازے کھولنے شروع کئے۔ ہر دروازہ کھول کر اندر سے بند کر دیا تھا اور جو لوگ حجروں میں ابورافع کے قریب رہتے تھے

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

154

عجرات رسول کریم ﷺ

ان کے دروازوں کو بند کر دیا۔ پھر میں وہاں پہنچا جہاں ابورافع ریتا تھا۔ وہاں ابندھیرا تھا اور وہ اپنے اہل و عیال کے بیچ میں تھا۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ کہاں ہے۔ میں نے پکارا۔

”اے ابورافع“

اس نے کہا ”کون ہے“

میں نے اس کی آواز پر تلوار چلائی۔ تلوار نے کلام نہ کیا وہ چلایا میں وہاں سے نکل آیا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے آواز بدل کر پوچھا ”ابورافع کیا ہے۔ اس نے مجھ کو اپنا کوئی آدمی سمجھا۔ بولا ”تجھے خرابی ہو ابھی کسی شخص نے میرے اوپر تلوار چلائی ہے۔ میں نے اس کے قریب ہو کر ایسا ہاتھ مارا کہ اس کا کام تمام ہو گیا اور اس کے پیٹ پر تلوار رکھ کر زور دیا ”یہاں تک کہ تلوار پیٹھ تک پہنچ گئی۔ تب میں نے یقین کیا کہ میں اس کو قتل کر چکا۔ اس کے فوراً بعد دروازے کھولتا ہوا نکلا۔ ایک زینہ پر پہنچا اترنے پر میں نے سمجھا کہ زمین پر آگیا حالانکہ زینہ ابھی باقی تھا۔ میں نے پاؤں بڑھا کر رکھا تو چاندنی رات میں گر پڑا اور میری پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ میں نے اس پر اپنی پگڑی پھاڑ کر پٹی باندھی اور اپنے ساتھیوں کے پاس لنگڑاتا ہوا آیا۔ ان سے کہا کہ تم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر خوشخبری سناؤ۔ میں یہاں سے اس وقت چلوں گا جب نوحہ گر کی آواز سن لوں گا۔ میں قلعہ کے دروازے کے پاس بیٹھا رہا۔ جب مرغ بولا اور صبح ہوئی تو نوحہ کرنے دیوار پر چڑھ کر پکارا کہ میں ابورافع سو اگر حجاز کی خیر مرگ سنا تا ہوں۔ میں خوش ہو کر بے قلق و اضطراب واپس چلا۔ میرے ہمراہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نہ پہنچ پائے تھے کہ میں جا پہنچا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابورافع کے قتل کی خبر سنائی اور اپنی پنڈلی کے ٹوٹ جانے کا حال بیان کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

155

حجرات رسول کریم ﷺ

”پاؤں پھیلاؤ“ میں نے حسب الحکم پاؤں پھیلائے تو آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا جس کا یہ اثر ظاہر ہوا کہ گویا میری پنڈلی کو کچھ ہوا ہی نہ تھا۔ بخاری شریف میں بھی یہ مفصل قصہ درج ہے۔

پنڈلی کی مہلک چوٹ اچھی ہو گئی

بخاری شریف میں حضرت یزید بن ابی عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک چوٹ کا اثر سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر دیکھا۔ میں نے ان سے دریافت کیا ”یہ چوٹ کیسی ہے؟“ انہوں نے جواب دیا کہ یہ چوٹ مجھ کو خیر کے دن لگی تھی۔ لوگوں نے کہا تھا کہ سلمہ شہید ہو گیا یعنی ایسی شدید ضرب پہنچی تھی کہ وہ اس سے جانبر نہ ہو گا۔ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر تین بار دم کیا، میں بالکل اچھا ہو گیا۔ (صواعق محرقة)

جلا ہوا ہاتھ آب و ہن سے ٹھیک ہو گیا

بیہقی اور نسائی نے روایت کی ہے کہ محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر لڑکپن میں ہانڈی الٹ گئی تھی اور ہاتھ جل گیا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر اپنا دست مبارک پھیر دیا، دعا کی اور آب و ہن مبارک لگا دیا وہ فوراً اچھا ہو گیا۔ (نسیم الرياض)

عدو جاتا رہا

طبرانی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت شرجیل جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہتھیلی میں ایک ایسا عدو تھا جس کی وجہ سے وہ تلوار نہیں پکڑ سکتے تھے۔ نہ گھوڑے کی باگ تھام پاتے تھے۔ انہوں نے اس عدو کا مال حضور نبی کریم صلی اللہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

156

خبروات رسول کریم ﷺ

علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ آپ ﷺ نے غدود پر ہتھیلی مبارک جما کر زور سے چکر دیا یہاں تک کہ وہ غدود بالکل جاتا رہا اور کوئی نشان باقی نہ رہا۔

اندھی آنکھیں روشن ہو گئیں

ترمذی، نسائی، حاکم اور بیہقی نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک نابینا نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔

”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمائیے کہ میری آنکھیں دیکھنے لگیں۔“

آپ ﷺ نے فرمایا۔

”اچھی طرح وضو کرو پھر دو رکعت نماز پڑھو اس کے بعد یہ دعا پڑھو۔“

اللهم انی اسئلك و اتوجه الیک بنبیک محمد نبی الرحمة
یا محمد انی التوجه بک الی ربکا ان یکشف عن بصری اللهم
شفعه فی ”یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے نبی رحمت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی برکت سے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ کی برکت و
رحمت سے آپ کے پروردگار کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اس لئے کہ میری بینائی کھول
دے۔ الہی سفارش قبول فرما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میرے حق میں۔“

اس نابینا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے وضو کر کے
دور کھینچ لیا اور مذکورہ دعا پڑھی اسی وقت اس کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ یہ
حدیث پاک اکثر محدثین نے باسناد صحیحہ نقل کی ہے۔ جو مقصود و مطلوب پورا ہونے
کے لئے بیحد آزمودہ مجرب ہے۔ اکثر ان یکشف عن بصری کی جگہ اور روایتوں
میں فی حاجتی ہذہ لیقضی لی وارو ہے کہ یہ عبارت ہر حالت کو شامل

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

158

چوٹ اچھی ہو گئی

طبرانی نے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر میں چوٹ آگئی۔ حضور سرور دو عالم رحمت مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس چوٹ پر لعاب دہن مبارک ڈال دیا۔ (نسیم الریاض)

توضیح : حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چند اصحاب کے ساتھ بشیر بن سلام کے پاس بھیجا تھا۔ اس نے قوم غطفان میں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کرنے کے لئے ایک لشکر جمع کیا تھا ان اصحاب نے جا کر اس کو سمجھایا اور کہا کہ اگر تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گا تو وہ تیری خاطر داری کریں گے۔

یہ لوگ وہاں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ وہ ان کے ساتھ ہو لیا اور وہاں سے چلے۔ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو اپنے اونٹ پر سوار کر لیا۔ جب وہ خیبر کے قریب پہنچے تو وہ اپنے دل میں پچھتا یا۔ اس بات کو حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھ گئے۔ انہوں نے اس پر ایک تلوار ماری کہ اس کا ایک پاؤں کٹ گیا۔ اس نے آپ کو ایک لاشی ماری جس سے ان کے سر میں چوٹ آئی۔ پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے آپ نے چوٹ پر لعاب دہن مبارک ڈال دیا اور وہ چوٹ ٹھیک ہو گئی۔

کل یہ قلعہ فتح ہو جائے گا

صحیحین میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

159

معجزات رسول کریم ﷺ

مبارک لگا دیا وہ فوراً اچھی ہو گئیں۔ (ضمیمہ الریاض)

توضیح : یہ معجزہ غزوہ خیبر میں واقع ہوا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخار آگیا تھا اس وجہ سے آپ اس جنگ میں تشریف نہیں لے گئے تھے۔ ایک روز آپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم دیا اور جہاد کے لئے روانہ فرمایا۔ انہوں نے خوب جنگ کی مگر قلعہ فتح نہ ہوا۔ دوسرے دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جھنڈا دے کر بھیجا انہوں نے بھی شجاعت و بہادری سے جہاد کیا لیکن قلعہ فتح نہ ہو سکا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا :

”کل میں ایسے شخص کو علم دوں گا جس کو اللہ اور رسول محبوب رکھتے ہیں اور وہ اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اس کے ہاتھ پر قلعہ فتح ہو جائے گا۔“

صبح کے وقت لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جمع ہوئے اور منتظر تھے کہ دیکھئے کس کی قسمت میں یہ سعادت ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بلوایا۔ ان کی آنکھوں پر پٹی بندھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

”قریب آ جاؤ“ آپ ﷺ نے لعاب دہن مبارک ان کی آنکھوں میں لگا دیا۔ انہوں نے فوراً آنکھیں کھول دیں۔ آپ ﷺ نے ان کو علم عنایت فرمایا اور انہوں نے قلعہ خیبر فتح کر لیا۔

غار ثور کا واقعہ

زرین نے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ہوا وہ رونے لگے اور فرمایا کہ :

”کاش میرے سارے اعمال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

160

*** تجزات رسول کریم ﷺ ***

ایک دن کے عمل اور رات کے برابر ہوں۔ رات وہ جس میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غار ثور کی طرف گئے تو جب دونوں صاحب غار پر پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ غار میں داخل نہ ہوں پہلے میں داخل ہوں گا تاکہ جو کچھ غار میں ہو اس کا صدمہ مجھ کو پہنچے۔ تو انہوں نے غار میں جا کر اس میں جھاڑو دی اور اس کے تمام سوراخوں کو اپنی ازار پھاڑ کر اس کے نکلنے سے بند کیا۔ دو سوراخ باقی رہ گئے ان پر آپ نے اپنے دونوں پاؤں رکھ دیئے۔

بعدہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ تشریف لے آئیں۔ آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں سر رکھ کر آرام فرمانے لگے۔ ایک سوراخ سے سانپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں میں ڈس لیا۔ انہوں نے جنبش نہ کی۔ اس خوف سے کہ کہیں آپ بیدار نہ ہو جائیں اور زہر کے صدمہ و تکلیف سے ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک پر گرے۔ آپ بیدار ہو گئے اور حال دریافت کیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے سانپ نے کاٹ لیا۔ آپ ﷺ نے لعاب دہن جہاں سانپ نے ڈسا تھا لگا دیا۔ زہر کا اثر فوراً جاتا رہا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ موت کے قریب وہ زہر عود کر آیا اور اسی میں آپ کی وفات ہوئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ دن جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال فرمایا اور عرب کے لوگ مرتد ہو گئے اور کہنے لگے ہم زکوٰۃ نہ دیں گے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر وہ اونٹ باندھنے کی رسی بھی مجھے نہ دیں گے جو عہد رسالت میں دیتے تھے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

161

مجزرات رسول کریم ﷺ

میں (عمر فاروق) نے کہا اے خلیفہ رسول ﷺ! لوگوں سے موافقت اور نرمی کرو۔
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم جاہلیت میں سخت تھے اور اسلام میں
نرم ہو رہے ہو۔ وحی کا سلسلہ بند ہو گیا اور دین تمام ہو گیا۔ میرے جیتے جی کم ہو
جائے۔

توضیح : حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زہر کا اثر اس وقت حضور نبی
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجزے سے جاتا رہا۔ پھر بوقت وصال اس زہر کا اثر
واپس آ گیا اس میں یہ راز تھا کہ ان کو مرتبہ شہادت حاصل ہو۔ چنانچہ حضور اکرم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات بھی اسی حکمت کے پیش نظر زہر خیبر کے اثر سے ہوئی۔

پاؤں کی تکلیف جاتی رہی

ابوالقاسم بغوی نے حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی
ہے کہ ہم غزوہ خندق میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔
میرے بھائی علی بن حکم نے اپنا گھوڑا خندق میں اتارا تو ان کے پاؤں میں خندق کی
دیوار سے صدمہ پہنچا۔ وہ حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے اور گھوڑے پر سے نہیں اترے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے ان کی چوٹ پر دست مبارک پھیرا اور فرمایا ”بسم اللہ“ فوراً ان کی چوٹ
اچھی ہو گئی اور تکلیف جاتی رہی۔ (نسیم الرياض)

دم کرنے سے بدن اچھا ہو گیا

یہی اور ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ حضرت خبیب بن یساف رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو بدر کے دن دونوں کندھوں کے درمیان تلوار لگی، یہاں تک کہ وہ ایک
طرف لٹک گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے بدن کو ملا دیا اور

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

162

مجازات رسول کریم ﷺ

اس پر دم کر دیا وہ اچھے ہو گئے۔ (نسیم الرياض)

توضیح : حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معجزہ عین حالت جنگ میں رونما ہوا تھا اور حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زخم جب رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے اچھا ہو گیا تو اسی وقت انہوں نے اپنے زخمی کرنے والے کو قتل کر دیا۔

دعائے شفاء

بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں بیمار تھا اور کہتا تھا کہ ”یا اللہ میری اجل آگئی ہے تو آجائے اور میں اس بیماری کی تکلیف سے نجات پا جاؤں اور اگر ابھی نہیں آئی تو مجھے شفاء دیدے۔ اور اگر امتحان کے لئے یہ بیماری ہے تو مجھے صبر عطا فرما۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے پاؤں سے مارا اور فرمایا کہ تم نے کیا کہا پھر تو کہو۔ میں نے اپنی وہی دعا دہرائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا :

”الہی اس کو شفا دے۔“

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ میں اسی وقت اچھا ہو گیا اور اس دن سے آج تک وہ درد مجھ کو نہیں ہوا۔ (نسیم الرياض)

کلی کی برکت سے لڑکا تندرست ہو گیا

ابن ابی شیبہ نے ام جندب سے روایت کی ہے کہ قبیلہ غسعم کی ایک عورت حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کے ساتھ ایک لڑکا تھا وہ باتیں نہیں کرتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر کلی ڈال

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

163

***** عجزات رسول کریم ﷺ *****

دی اور دونوں ہاتھ دھو کر اس کا پانی عورت کو دیا کہ لڑکے کو پلا دے اور دونوں آنکھوں میں لگا دے۔ اس عورت نے حکم کی تعمیل میں ویسا ہی کیا وہ لڑکا اچھا ہو کر بائیں کرنے لگا اور وہ ایسا عقل مند ہوا کہ اور لوگوں کی عقل پر اس کی عقل قائل و برتر تھی۔ (نسیم الریاض)

آنکھیں روشن اور خوبصورت ہو گئیں

بیہقی اور محمد ابن اسحاق نے روایت کی ہے کہ جنگ احد میں حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ میں تیر لگا کہ ان کی آنکھ رخسار پر بہ آئی۔ شافعی اعظم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آنکھ کو اپنے دست مبارک سے حدقہ میں پھر رکھ دیا وہ اچھی ہو گئی اور دونوں آنکھوں میں زیادہ خوبصورت اور روشن رہی۔ (نسیم الریاض)

توضیح : روایت ہے کہ محسن عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت قتادہ سے جب ان کی آنکھ کو صدمہ پہنچا ارشاد فرمایا :
”اگر تم چاہو تو تمہاری آنکھ اس کی جگہ پر رکھ دو اور اچھی ہو جائے اور اگر چاہو صبر کرو اور تمہیں جنت نصیب ہو۔“

انہوں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت تو بڑی اچھی عطا ہے مگر مجھے کانا ہونا برا معلوم ہوتا ہے۔ حضور میری آنکھ اچھی کر دیجئے اور میرے لئے جنت کی دعا کر دیجئے۔“

حضور شافعی العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آنکھ اس کے حدقے میں رکھ دی اور وہ اچھی ہو گئی اور ان کے لئے جنت کی دعا فرمائی۔ سبحان اللہ! سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دنیا کی شرم و عار سے نجات ملی اور جنت بھی نصیب ہوئی۔

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

164

***** معجزات رسول کریم ﷺ *****

توضیح : پیغمبر اسلام رحمت دو جہان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معجزہ مشہور ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد اس بات پر فخر کرتی تھی کہ ان کے جد امجد کی آنکھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے اچھی ہو گئی تھی۔

عاصم بن عمر قتادہ رحمتہ اللہ علیہ امیر المؤمنین خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں ان کے پاس آئے اور انہوں نے یہ اشعار پڑھے ۔

اَنَا بِنِ الْاَذَى سَاَلْتُ عَلٰى الْخَدِّ عَيْنَهُ
فَرَدَّتْ بِكَفِّ الْمَصْطَفَى اِيْمَارِد !
فَعَادَتْ كَمَا كَانَتْ لاول امرهَا
فِي احسن مَاعَيْن و يَا احسن مَارِد

(ترجمہ) میں اس شخص کا بیٹا ہوں کہ اس کی آنکھ (غزوہ احد) میں رخسارے پر بہہ کر آگئی۔ پھر سرکار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے اپنی جگہ پر پھر رکھی گئی تو وہ جیسی تھی ویسی ہی ہو گئی۔ تو کیا ہی اچھی تھی وہ آنکھ اور کیا ہی اچھا تھا اس کا دوبارہ رکھا جانا۔

تیر کا زخم اچھا ہو گیا

ترمذی اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت ابو قتادہ کو غزوہ ذیقرو میں تیر لگا۔ حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے زخم پر لعاب دہن مبارک لگا دیا وہ بالکل اچھے ہو گئے۔ (شیم الریاض)

گوئنگے نے رسالت کی گواہی دی

بیہقی نے بھی بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

165

***** معجزات رسول کریم ﷺ *****

وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک لڑکے کو لائے جو جوان ہو گیا تھا اور اس نے کبھی بات نہ کی تھی۔ یعنی وہ پیدائشی گونگا تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا :

”میں کون ہوں؟“

اس نے جواب دیا ”آپ رسول خدا ﷺ ہیں“ (نسیم الرياض)

جنون جاتا رہا

امام احمد، بیہقی اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنے لڑکے کو لے کر حاضر ہوئی۔ اس لڑکے کو جنون (پاگل پن) تھا۔ رحمت للعالمین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا اور اس نے زور دارتے کی اور اس کے پیٹ میں سے ایک چیز کتے کے پلے کی طرح سیاہ نکلی اور وہ اچھا ہو گیا۔ (نسیم الرياض)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

166

معجزات رسول کریم ﷺ

احیائے موتی

مردوں کو زندہ کرنے کے متعلق معجزات

مردہ زندہ ہو گیا

بیہقی اور ابن عدی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک انصاری جوان نے وفات پائی۔ اس کی ماں اندھی بڑھیا تھی۔ اس نے اس پر کپڑا ڈال دیا اور لوگ اس کی ماں سے تسلی کی باتیں کرنے لگے۔ اس نے کہا کہ ...

”میرا بیٹا وفات پا گیا۔“

ہم نے جواب دیا ”ہاں!“

اس نے کہا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری طرف اور تیرے پیغمبر کی طرف اس امید پر ہجرت کی ہے کہ تو ہر تکلیف میں میری مدد فرمائے تو یہ مصیبت میرے اوپر نہ ڈال۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہم لوگ وہیں موجود تھے کہ اس مردے نے اپنے منہ سے کپڑا ہٹایا اور اچھا ہو گیا اور ہم نے اس کے ساتھ کھانا کھایا۔

(نسیم الریاض)

توضیح : احیائے موتی کا یہ معجزہ درحقیقت سرور دو عالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے کیونکہ آپ کی امت کی ایک بڑھیا نے آپ کے نام اقدس کی برکت سے مردہ کو زندہ کر دیا۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

167

عجرات رسول کریم ﷺ

مردے نے باتیں کیں

نبیؐ نے حضرت عبداللہ بن عبید اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جب جنگ یمامہ میں حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے۔ میں ان کی تدفین میں حاضر تھا۔ جب ان کو قبر میں رکھ چکے تو ہم لوگوں نے سنا وہ کہتے تھے :

”محمد رسول اللہ ابوبکر الصدیق عمر الشہید عثمان البر الرحیم“
(نیم الریاض)
پھر جو ہم نے دیکھا کہ وہ ویسے ہی مردہ تھے جیسے باتیں کرنے سے پہلے تھے۔

توضیح : یہ بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ تھا کہ مردے نے زندہ ہو کر آپ کی رسالت اور خلفائے راشدین کی شہادت دی۔

مرنے کے بعد کلام

طبرانی، ابو نعیم اور ابن مندہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن خارجه رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب وفات پائی ان کی نعش ان کے گھر میں ڈھکی ہوئی تھی اور ان کے گرد عورتیں رو رہی تھیں۔ مغرب و عشاء کا درمیانی وقت تھا۔ انہوں نے کہا کہ۔

”چپ رہو! چپ رہو!“ ان کے منہ سے کپڑا اٹھایا تو انہوں نے کہا۔

محمد رسول اللہ الامین وخاتم النبیین فی الکتب الاول
”یعنی محمد ﷺ خدا کے پیغمبر ہیں اور سب پیغمبروں میں آخری پیغمبر ہیں پہلی
کتابوں اور لوح محفوظ کے موافق“

پھر یہ بھی کہا ”صدق صدق“

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

168

معجزات رسول کریم ﷺ

”یعنی سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا اس کے بعد انہوں نے حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف کی۔ اس کے بعد کہا ”السلام علیک یا رسول اللہ ورحمتہ اللہ وبرکاتہ“ پھر جیسے تھے ویسے ہی مردہ ہو گئے۔ (نسیم الرياض)

توضیح : حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معجزہ بھی معجزات سابقہ کی طرح ہے کہ مردے نے زندہ ہو کر آپ کی رسالت کی گواہی دی اور خلفائے راشدین کی تعریف بیان کی۔ حضور اکرم نبی معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اولیائے امت سے اہیائے موتی کے واقعات رونما ہوئے ہیں۔

”حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ”مرآة الیقضان“ میں حضرت غوث الثقلین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کرامات بابرکات کی کثرت اور اس کا تواتر بیان کرنے کے بعد تحریر کیا ہے۔ اس جگہ آپ کی ایک مشہور و معروف کرامت درج کی جا رہی ہے۔

مرغ زندہ ہو کر آواز دینے لگا

ایک بڑھیا کے لڑکے کو حضور غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حد درجہ عقیدت و محبت تھی۔ اکثر آپ کی خدمت میں حاضری دیا کرتا تھا۔ دنیا کے کاموں میں مشغولیت کم رکھتا ایک روز بڑھیا نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ۔

”میں نے اپنے اس بیٹے کو آپ کی نذر کیا اور خدا کی رضا کے لئے اس کا حق معاف کر دیا۔ آپ اس کو باطن کی تعلیم دیں۔ اس لئے کہ میرے کام میں تو یہ رہتا نہیں ہر وقت یہیں حاضر رہتا ہے۔“

بڑھیا یہ عرض کر کے اس لڑکے کو خانقاہ غوثیہ میں چھوڑ آئی۔ آپ نے اس کو عبادت و ریاضت اور باطن کے سبق میں مشغول کر دیا۔ کبھی کبھی بڑھیا اپنے بیٹے

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

170

معجزات رسول کریم ﷺ

بے ادبوں پر قہر و عتاب اور حضور ﷺ کے
دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے متعلق معجزات

بے ادبی کی سزا، سیدھا ہاتھ بیکار ہو گیا

حضرت مسلم بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ
ایک شخص حضور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا
کھا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا :
”سیدھے ہاتھ سے کھاؤ“

اس نے جواب دیا میں سیدھے ہاتھ سے نہیں کھا سکتا حالانکہ اس کا ہاتھ صحیح
و سالم تھا اس سے کھا سکتا تھا۔ یہ جواب اس نے غلط اور بے باکانہ دیا تھا۔ حضور صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

”تو سیدھے ہاتھ سے نہ کھا سکے گا۔“ اس کا یہی حال ہوا کہ اس کا سیدھا
ہاتھ بیکار ہو گیا۔ اس کو منہ تک نہیں پہنچا سکتا تھا۔ (نسیم الریاض)
”تمہارے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی“

قوم مضر کے خلاف دعا

صحیحین میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قوم مضر کے خلاف بددعا کی۔ ان میں ایسا قحط پڑا
کہ قریب تھا کہ وہ سب کے سب اور ان کے تمام مویشی ہلاک ہو جائیں۔ یہاں تک
کہ قریش نے آپ سے عاجزی کی اور رحم کی درخواست کی تو آپ نے بارش کے

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

171

*****عجزات رسول کریم ﷺ*****

لئے دعا کی اور بارش ہوئی۔ (تسیم الریاض)

توضیح : حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ”اللہ ان پر ایسا قحط پڑے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں پڑا تھا۔“

اس دعا سے ان پر ایسا شدید قحط پڑا کہ ٹیڑھی ہڈی اور خون کھانے لگے۔ یہ برا حال دیکھ کر ابوسفیان اور کعب بن مرہ نے آپ سے کہا کہ آپ صلہ رحمی یعنی اقرباء سے حسن سلوک کا حکم دیتے ہیں اور آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ بارش ہو۔ رحمت للعالمین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی۔

”یا اللہ جلدی نفع بخش بارش برسا جس سے چراگاہ سرسبز و شاداب ہو اور وہ عالم کو گھیر لے۔“ اس دعا کے بعد ایک ہفتہ نہیں گزرا کہ موسلا دھار بارش ہوئی اور کھیت ہرے بھرے ہو گئے۔

کسریٰ پرویز کی گستاخی کی سزا

مصححین میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب کسریٰ پرویز بادشاہ فارس نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامہ مبارک کو بے ادبی و گستاخی کے ساتھ پھاڑ ڈالا تو آپ نے اس کے خلاف دعا کر دی کہ :
”اللہ تعالیٰ اس ملک کو پھاڑ دے اور پاش پاش کر دے۔“

چنانچہ ملک فارس کی حکومت و سلطنت مطلق باقی نہ رہی اور اس وقت سے آج تک کہیں روئے زمین پر مجوسیوں کی حکومت نہیں ہوئی۔

توضیح : صلح حدیبیہ کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکثر ملوک و سلاطین کے پاس نامے بھیجے اور ان کو اسلام کی دعوت دی۔ اس زمانے میں فارس کا بادشاہ کسریٰ پرویز نوشیرواں کا پوتا تھا۔ اس کو بھی آپ نے نامہ بھیجا اور بسم اللہ کے بعد

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

172

حجرات رسول کریم ﷺ

سرنامہ یوں لکھا :

من محمدر رسول اللہ النبی کسری عظیم فارس -

”اللہ کے رسول کی جانب سے بادشاہ فارس کسری کی طرف“

اس بے ادب و گستاخ کافر نے انتہائی غرور و تکبر سے کہا کہ -

”اپنا نام میرے نام سے پہلے کیوں لکھا؟“

اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نامہ کو پھاڑ ڈالا - حضور نبی کریم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بے ادبی اور گستاخانہ حرکت پر اس کے خلاف دعا کی - اللہ

تعالیٰ نے اس کے خاندان کی قدیمی حکومت و سلطنت جو صدیوں سے بکمال شان و

شوکت چلی آرہی تھی ٹکڑے ٹکڑے کر کے صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر دیا -

توضیح : اسی زمانے میں ہرقل بادشاہ نصاریٰ کو بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے نامہ لکھا تھا وہ تعظیم و تکریم سے پیش آیا اور آپ کے نامہ مبارک کو ادب

سے رکھا اسی لئے اس کی قوم کاملک اب تک باقی ہے اور اس کی سلطنت کو بالکل ہی

ذوال نہیں ہوا -

عتبہ بن ابی لہب کے خلاف دعا

بیہتی، حاکم اور ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہم نے روایت کی ہے کہ حضور سرور

دو عالم نے عتبہ بن ابی لہب کے خلاف دعا کی :

”یا اللہ اس پرکتوں میں سے کوئی کتنا مسلط کر -“

بیہتی نے دعا کرنے کا واقعہ یوں لکھا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی صاحبزادی ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا عتبہ کے نکاح میں تھیں اور ان کی بہن

رقیہ شیبہ کے نکاح میں - جب سورہ ”تبت یدا“ نازل ہوئی تو ابولہب نے اپنے

دونوں بیٹوں سے کہا -

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

173

*** نبوت رسول کریم ﷺ ***

”اگر تم دونوں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیٹیوں کو طلاق نہ دو گے تو مجھے تم سے کوئی سروکار نہیں ہوگا۔“

ان دونوں کی ماں حنانتہ الحطب نے بھی کہا، عتبہ نے ام کلثوم کو طلاق دے دی اور اس پر بس نہیں کیا بلکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جا کر کہا کہ۔

”میں نے تمہاری بیٹی کو طلاق دے دی ہے اور نہایت بے ادبی اور گستاخی سے پیش آیا۔ آپ نے اس کے حق میں بددعا کی اللہم سلط علیہ کلباً من کلابک“ انہی اپنے کتوں میں سے کوئی کتا اس پر مسلط کر دے۔“

حضور نبی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے شام کے مقام ذرقا میں شیر نے اس کو کھا لیا۔ حاکم نے حدیث نوفل سے یہ واقعہ مفصل اس طرح بیان کیا ہے کہ ابولہب اور اس کا بیٹا شام گئے تھے۔ وہ ایک صومعہ کے قریب ٹھہرے۔ راہب نے کہا کہ یہاں درندے ہیں تم اپنی جان کی حفاظت کر لینا۔ ابولہب نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میرے اس بیٹے کے لئے بددعا کی ہے ایسی تدبیر کرو کہ وہ اس منزل سے بچ جائے۔ سب لوگ اسباب جمع کر کے اونچا کر دو اور اس پر عتبہ کو سلاؤ۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور وہ لوگ اس کے گرد سوئے۔ رات کو شیر آیا اور اس نے ہر ایک کا منہ سونگھا اور کود کر عتبہ کا سر کاٹ ڈالا۔ (نسیم الرياض)

توضیح : شیر بحکم انہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس کے خلاف دعا کے موافق عتبہ کو ہلاک کرنے کے لئے آیا تھا۔ اس لئے اور لوگوں کو سونگھ کر چھوڑ دیا تھا اور عتبہ کو ہلاک کیا۔ اس کا گوشت جو کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بغض و عناد کی خیانت سے بھرا ہوا تھا نہیں کھایا۔

ابولہب کے تین بیٹے تھے۔ عتبہ، عتیبہ اور معتب ان میں سے دو فتح مکہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

174

مجازات رسول کریم ﷺ

کے دن مسلمان ہو گئے مگر مکہ ہی میں رہے۔ ہجرت کر کے مدینہ نہیں آئے۔ ایک کافر رہا جس کو گستاخی و بے ادبی کی سزا میں شیر نے مار ڈالا۔ اس میں اختلاف ہے کہ وہ عتبہ تھا یا عیتبہ۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ صحیح یہی ہے کہ وہ عتبہ تھا اور عیتبہ اور معتب مسلمان ہو گئے تھے۔

تباہی و بربادی کیلئے دعا

صحیحین میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ سے متصل نماز پڑھ رہے تھے۔ ابو جہل اور اس کے چند ساتھی وہاں بیٹھے تھے۔ انہوں نے آپس میں کہا کہ تم میں سے کوئی فلاں جگہ جہاں اونٹ ذبح ہوا ہے جائے اور اس کے پیٹ کی آلائش لے آئے اور جب محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سجدے میں جائیں ان کی پیٹھ پر رکھ دے۔ ان میں جو انتہا درجہ کاشقی تھا یعنی عتبہ بن ابی معیط اٹھا اور اونٹ کے پیٹ کی آلائش لے آیا اور جب آپ سجدے میں گئے تو آپ کے کندھوں کے درمیان رکھ دی اور یہ ناشائستہ اور شرمناک حرکت کر کے آپس میں ہنسنے لگے۔

آپ سجدے میں رہے کہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور وہ آلائش حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک سے علیحدہ کی۔ حضور ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور قریش خصوصاً ابو جہل، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ، ابی ابن خلف، عتبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کے خلاف دعا کی۔

”یا اللہ! ان کو تباہ و برباد کر دے۔“

چنانچہ وہ سب لوگ ہلاک ہوئے اور ان میں سے اکثر جنگ بدر میں واصل

جنم ہوئے۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

175

معجزات رسول کریم ﷺ

ساری عمر منہ پھڑکا تارہ گیا

بیہقی نے روایت کی ہے کہ حکم بن ابی العاص آپ کی مجلس میں منہ پھڑکا کر آنکھوں کے اشارے سے منافقین سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کی نفی کے لئے کہا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا کہ۔

”ایسا ہی ہو جا۔“ (نسیم الریاض)

چنانچہ وہ ویسا ہی ہو گیا اور ساری عمر اسی طرح منہ پھڑکا تارہ گیا۔

گستاخوں کی کم نظری

بیہقی نے اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ جب حمالة السحطب زوجہ ابوبکر کو سورہ تبت یدا کے مضمون کی خبر ہوئی تو وہ ایک پتھر لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچی تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے اسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کوئی دکھائی نہ دیا۔ اس کی آنکھوں کی بینائی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کو دیکھنے کے لئے بند کر دی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنے لگی۔

”تمہارے صاحب کہاں ہیں؟“ میں نے سنا ہے کہ وہ میری بھجوتے ہیں۔

خدا کی قسم اگر میں انہیں پاتی تو (معاذ اللہ) یہ پتھران کے منہ پر مارتی۔ یہ گستاخانہ بات کہہ کر وہ چلی گئی۔ (نسیم الریاض)

سخت آواز

ابو نعیم اور طبرانی نے حکم بن ابی العاص سے روایت کی کہ ہم چند کافروں نے آپس میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کا وعدہ کیا کہ رات کو اچانک آپ کو مار ڈالیں گے۔ (معاذ اللہ) ہم لوگ ایک جگہ اس انتظار میں کھڑے ہو

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

176

عجرات رسول کریم ﷺ

گئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ ہمارے قریب پہنچے تو ہم نے پیچھے سے ایک بڑی آواز سنی جس سے گمان کیا کہ سارے ملک تمامہ میں کوئی آدمی اس آواز کے صدمہ سے نہ بچا۔ ہم غش کھا کر گر گئے اور اتنی دیر تک بیہوش پڑے رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام سے نماز پڑھ کر اپنے دولت خانہ تشریف لے گئے۔

دوسری رات ہم نے پھر یہی قصد کیا تو جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے قریب پہنچے تو صفا و مروہ ہمارے اور آپ کے درمیان حائل ہو گئے۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

177

معجزات رسول کریم ﷺ

عالم جنات کے متعلق معجزات

بت کے پیٹ سے صدائے حق

بخاری نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن میں بتوں کے پاس موجود تھا۔ ایک شخص نے ایک پتھر بتوں کی نذر کر کے فوج کیا۔ ایک بت کے پیٹ سے نہایت بلند آواز نکلی، وہ کہتا تھا یا جلیح امر بنحیح رجل فصیح یقول لا الہ الا اللہ۔

”اے مرد قوی ایک کام کی بات ہے ایک فصیح شخص کہتا ہے لا الہ الا اللہ یعنی نہیں ہے کوئی معبود لائق پرستش مگر اللہ“

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ یہ آواز سن کر بھاگ گئے۔ میں وہاں ٹھہرا رہا کہ اس کی آواز کی حقیقت معلوم کروں۔ دوسری بار بھی وہی ہی آواز سنی۔ زیادہ مدت نہ گزری کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق سنا کہ یہ نبی ہیں۔ یعنی لا الہ الا اللہ کی تلقین کرتے ہیں۔

عزیمی کا قتل

بیہقی اور نسائی نے روایت کی ہے کہ جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے عمارت عزیمی کو ڈھا دیا تو وہاں ایک کالی تنگی عورت بال پریشان کئے ہوئے آئی اور اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر چیخنے لگی۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو تلوار سے دو ٹکڑے کر دیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا :

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

178

عجرات رسول کریم ﷺ

”عزئی وہی تھی اب کبھی اس کی پرستش نہ ہوگی۔“ (نسیم الریاض)

توضیح : عزئی ایک درخت تھا یا تین درخت تھے۔ اس پر عمارت بنا کر مشرکین اس کی پوجا کرتے تھے۔ اس درخت میں سے آوازیں سنائی دیتی تھیں۔ اس کی عبادت کی وجہ سے شیطانوں کی طرف ایک خبیث روح تھی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعجاز کی وجہ سے وہ روح خبیثہ ایک صورت میں ظاہر ہوئی جس کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اصل عزئی وہی تھی اب کبھی اس کی پوجا نہ ہوگی۔

درخت کی گواہی

بیہقی نے ”دلائل نبوة“ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ میں صحابہ سے فرمایا کہ :

”تم میں جو جنوں کو دیکھنا چاہے وہ آج رات کو حاضر ہو۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے علاوہ کوئی حاضر نہ ہوا۔ حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو ساتھ لے کر چلے یہاں تک کہ جب مکہ کی بلند جانب پہنچے تو آپ نے اپنے پائے اقدس سے میرے واسطے ایک خط کھینچا اور فرمایا کہ ”اسی میں بیٹھے رہنا۔“ آپ تشریف لے گئے اور ایک جگہ کھڑے ہو کر قرآن پاک پڑھنا شروع کیا تو آپ کو ایک بڑی جماعت نے گھیر لیا اور وہ میرے اور آپ کے درمیان حائل ہو گئی۔ میں نے سنا کہ جنوں سے آپ نے فرمایا کہ :

”کون گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں؟“

وہاں ایک درخت متصل تھا۔ آپ نے فرمایا کہ ”اگر یہ درخت شہادت دے

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

181

*****عجزات رسول کریم ﷺ*****

توضیح : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کوفہ میں آئے وہاں کچھ بوڑھے قوم زط میں سے دیکھے گئے۔ ان کو دیکھ کر گھبرائے اور کہا کہ ان جنوں سے بہت مشابہ ہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوئے تھے۔

آپ ﷺ کئی غیب پر امین ہیں

یہی نے حضرت سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میری ایام جاہلیت میں ایک جن سے جان پہچان تھی۔ وہ آئندہ کی خبریں مجھے بتایا کرتا تھا اور میں لوگوں کو بتا دیا کرتا تھا۔ اس سے مجھے بہت فائدہ ہوتا تھا۔ لوگ مجھے نذریں دیا کرتے تھے۔ اس کی دی ہوئی خبریں سچ نکلتی تھیں۔ ایک بار میں سو رہا تھا کہ اس جن نے مجھے آکر جگایا اور کہا کہ اٹھ اور ہوش میں آ اور سمجھ لے اگر تجھ کو شعور ہے کہ اولاد لوی بن غالب سے پیدا ہوئے ہیں۔ پھر چند اشعار پڑھے ان کا مفہوم یہ ہے کہ۔

”مجھے جنوں کے حال پر تعجب ہے کہ مضطرب ہو کے اپنے اونٹوں پر زین باندھ کر طلب ہدایت کے لئے مکہ جاتے ہیں اور مسلمان جن ناپاک جنوں کی طرح نہیں۔ تو بھی اس شخص کی طرف کوچ کر جو قبیلہ بنی ہاشم کا سردار ہے اور اپنی دونوں آنکھیں اس سردار کی طرف بلند کر۔“

حضرت سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ ابیات سن کر میں رات بھر بے چین رہا۔ دوسری رات بھی اس جن نے مجھے جگایا اور اسی قسم کے اشعار پڑھے۔ تیسری رات بھی ایسا ہی اتفاق ہوا جب مسلسل تین راتوں میں میں نے یہ حال دیکھا تو میرے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہوئی اور میں مکہ روانہ ہوا اور حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچا۔ آپ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا۔

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

183

سجرات رسول کریم ﷺ

اس جن نے جواب دیا کہ ” میں اب تجھ سے رخصت ہوتا ہوں میرے آنے کی توقع نہ رکھنا۔“ مکہ میں ایک پیغمبر پیدا ہوئے ہیں انہوں نے ہم پر زنا حرام کیا ہے۔“ (تفسیر عزیزی)

حضور پر نور ﷺ کی ولادت سے جن رخصت ہو گیا

ابو نعیم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ہم ایک مرتبہ حدود شام میں تھے۔ وہاں ایک کلہنڈ عورت تھی جو فن کہانت میں بہت مشہور تھی۔ ہم اس کی ملاقات کو گئے اور اس سے اپنے سفر کا حال دریافت کیا۔ اس نے کہا کہ اب مجھے کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ جس جن سے میرا رابطہ تھا اس سے پوچھ کر تمہارے سوالوں کے جواب دیا کرتی تھی۔ ایک دن اس نے میرے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا کہ...

”اب رخصت ہوتا ہوں“ میں نے کہا کیوں؟ وہ بولا۔

”احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ظاہر ہوئے ہیں اور ایسی بات پیش آئی ہے جس کی طاقت نہیں۔“ (تفسیر عزیزی)

جن کا پیغام ایمان

بیہتی نے روایت کی ہے عمان میں ماذن طائی بتوں کی خدمت پر مقرر تھا۔ ماذن کہتا ہے کہ وہاں کے بتوں میں ایک بت کا نام تاجر تھا۔ ایک روز اس کے لئے ایک جانور ذبح کیا اس بت کے پیٹ سے آواز سنی گئی، کوئی اشعار کہہ رہا تھا جن کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

”اے ماذن میری طرف آ۔ ایسی بات سن جس کا جاننا ضروری ہے۔ اللہ کے پیغمبر حق لائے ہیں۔ جو خدا نے اتارا ہے تو اس پر ایمان لانا کہ تو ایسی آگ سے محفوظ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

184

مجازات رسول کریم ﷺ

رہے جو گرمی سے شعلہ زن ہے اور لکڑیوں کی جگہ اس میں پتھر جلائے جاتے ہیں۔“
ماذن کا بیان ہے کہ میں یہ آوازیں سن کر سخت متعجب ہوا اور دوسری بار
ایک ذبیحہ اور کیا تو پہلی بار سے زیادہ واضح آواز سنی کوئی شعر کہہ رہا تھا جس کا ترجمہ یہ
ہے۔

”اے ماذن سن ماکہ تجھے خوشی حاصل ہونے کی ظاہر ہوئی اور بدی چھپ
گئی۔ قوم مضر سے ایک نبی پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا دین لے کر آیا ہے۔ تو پتھر کے
تراشے ہوئے بتوں کو چھوڑ دے ماکہ آتش جہنم سے سلامت رہے۔“

ماذن کہتا ہے اس وقت سے میں اس پیغمبر کی تلاش میں تھا جو قوم مضر میں
پیدا ہوا ہے۔ حجاز سے ایک قافلہ آیا۔ میں نے ان سے معلوم کیا کہ وہاں کی کیا خبر
ہے؟ انہوں نے کہا۔

”ملک تمامہ میں ایک شخص پیدا ہوا ہے جس کا نام احمد ہے۔ وہ اپنے آپ کو
خدا کا بھیجا ہوا پیغمبر کہتا ہے۔“ میں نے سمجھا کہ اس آواز سے وہی مراد ہیں۔ سواری
اور اسباب درست کر کے مکہ کی طرف روانہ ہوا۔ آپ ﷺ کی صورت دیکھ کر میرا
دل اسلام کی طرف مائل ہوا اور میں مسلمان ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تمہارا کچھ اور
مطلب ہے؟ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے تین مطلب ہیں
اول یہ کہ میں تماشائی ہوں۔ باجے شراب وغیرہ کا بہت شوق رکھتا ہوں۔ دوسرے یہ
کہ میرے ملک میں قحط بہت ہے۔ تیسرا یہ کہ میرے اولاد نہیں ہے، مجھے اولاد کی تمنا
ہے۔ حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تینوں باتوں کے لئے دعا
فرمائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی۔

”الہی راگ اور باجے کے بدلے اس کو قرآن پاک پڑھنے کی توفیق دے۔
حرام عورتوں کے عوض اس کو حلال عورتیں ملیں اور اسے شرم و حیا نصیب کر اور
اولاد بھی عطا فرما دے۔“

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

185

مجازات رسول کریم ﷺ

ماذن کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے تمام عیب دور کر دیئے اور میرا ملک آباد و سرسبز ہو گیا۔ چار خوبصورت عورتیں میرے نکاح میں آئیں اور حبان بن ماذن لائق اور سعادت مند بیٹا مجھ کو عطا کیا۔
(تفسیر عزیزی)

جن نے حضور ﷺ کی تشریف آوری کی خبر دی

بزاز، ابو نعیم اور ابن سعد نے حضرت جبیس بن معطم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے ہم مقام یوانہ میں ایک بت کے پاس بیٹھے تھے۔ ایک اونٹ بطور نذر اس بت پر ذبح کیا تھا۔ اس بت کے اندر سے ہم نے ایک آواز سنی۔ کوئی کہتا تھا۔

”خبردار ہو اور تعجب کی بات سن کہ جنوں کا آسمانی خبروں کا چرانا جاتا رہا، وحی کے نزول کے سبب اور ایک پیغمبر کے آنے کے باعث جنوں کو شعلوں سے مارتے ہیں۔ ان کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے ان کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ ہے۔“

حضرت جبیس بن معطم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم وہاں سے حیران اور متعجب ہو کر اٹھے اور اس کے بعد چند روز میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری مشہور ہوئی۔
(تفسیر عزیزی)

جن کی زبان سے نبوت و رسالت کے ظہور کی خبریں

ابن شاہین وغیرہ محدثین نے روایت کی ہے کہ ذباب بن حارث نے کہا کہ میری ایک جن سے جان پہچان تھی جو غیب کی خبریں داتا تھا۔ وہ ایک روز میرے پاس آیا۔ میں نے اس سے پوچھا، اس نے میری طرف بے نگاہ حسرت دیکھ کر کہا کہ۔
”اے ذباب تعجب کی بات سن کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں خدا کی

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

186

سجرات رسول کریم ﷺ

طرف سے کتاب لے کر مبعوث ہوئے ہیں۔ وہ لوگوں کو حق کی طرف بلاتے ہیں‘
لوگ نہیں مانتے۔“

میں نے کہا کیا کہتا ہے؟ سوال دیگر جواب دیگر۔ اس نے کہا ”تو پھر سمجھ
لے گا۔“ اور وہ اٹھ کر چلا گیا۔ اس کے بعد چند روز بھی نہ گزرے تھے کہ نبی
آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر نبوت و رسالت کا شہرہ ہوا اور اس جن نے
جیسا بتایا ویسا ہی سننے اور دیکھنے میں آیا۔

عمرو بن ابی شیبہ نے اسی واقعہ کی مثل جموح بن عثمان غفاری سے روایت کی
ہے کہ قبیلہ غفار میں ایک کاہن تھا اس کو بھی اس کے جن دوست نے جواب دیا اور
وداع کیا۔ (تفسیر عزیزی)

شترسوار کا اعلان حق

ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی
مجلس میں بیٹھے تھے۔ ایک شخص آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تیرے
قیانے سے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ تو کاہن تھا اور جنوں کے ساتھ تیری صحبت رہی
ہے۔ اس نے جواب دیا۔

”ہاں!“

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔

”اب بھی جنوں کے ساتھ تیری صحبت رہتی ہے یا نہیں؟“

اس نے کہا ”نہیں“ پھر بولا۔

دین اسلام کی ترویج کے پہلے ایک روز میرے ہم نشین جن آئے اور کہنے
لگے یا سالم یا سالم جاء الحق المبين والخير الدائم غير
حلوانائم الله اكبر۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

187

مجازات رسول کریم ﷺ

”یعنی اے سالم! سالم آیا۔ ظاہر حق اور دائمی بھلائی سونے والے کا خواب نہیں اللہ بہت بڑا ہے۔“

ایک شخص اس مجلس میں حاضر تھا اس نے کہا مجھے بھی ایک مرتبہ ایسے ہی واقعہ سے اتفاق ہوا۔ ایک روز میں صاف میدان جنگل میں چلا جا رہا تھا۔ ادھر ادھر کوئی نظر نہ آتا تھا۔ اچانک ایک شترسوار میرے قریب نمودار ہوا اس نے بلند آواز سے کہا۔

یا احمد یا احمد اللہ اعلیٰ وامجد اتاک ما وعدک من الخیر یا احمد۔

”یعنی اے احمد اے احمد! اللہ بہت بلند رتبہ اور بہت بزرگ ہے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بھلائی کا وعدہ کیا ہے اے احمد۔“ اتنا کہہ کر وہ شترسوار نظروں سے غائب ہو گیا۔“

ایک انصاری جو اس مجلس میں موجود تھا اس نے بیان کیا۔

”میں ملک شام میں گیا تھا۔ ایک مرتبہ بے آب و گیا زمین پر چلا جا رہا تھا۔ اچانک اشعار سننے ان کا مضمون یہ ہے۔ ایک ستارہ چمکا اور اس نے دنیا کو روشن کیا۔ وہ ایک رسول ہیں جو ان کی تصدیق کرے گا فلاح و نجات پائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے امر کو ثابت کیا ہے۔“ (تفسیر عزیزی)

معر شیطان کا انجام

فاکھی نے ”اخبار مکہ“ میں عامر بن ربیعہ سے اور ابو نعیم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور محدثین نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک جن نے کوہ ابو قبیسیس پر سخت آواز کی اور چند اشعار اسلام کی ندمت اور

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

188

*** حجرات رسول کریم ﷺ ***

ہجو میں اور اس مضمون پر مشتمل کہے۔

”مسلمانوں کو جلد مار ڈالو۔ شہر سے نکال دو بتوں کی پوجا نہ چھوڑو۔“

کفار یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور مسلمانوں سے کہنے لگے کہ غیب سے بھی تمہارے قتل اور شہر بدر کرنے کا حکم ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کو اس واقعہ سے نہایت رنج و صدمہ ہوا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اس کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا :

”تم جمع خاطر رکھو وہ آواز دینے والا شیطان تھا۔ اس کا نام مسعر ہے۔

عنقریب اللہ تعالیٰ اس کو سزا دے گا۔“

جب تیسرا دن ہوا تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کو خوشخبری سنائی اور فرمایا :

”آج ایک قومی بیکل جن صحیح نامی میرے پاس آکر مسلمان ہوا۔ میں نے

اس کا نام عبداللہ رکھا اس نے مجھ سے مسعر شیطان کے قتل کی اجازت لی میں نے اس کو اجازت دی۔“

مسلمان سن کر بہت خوش ہوئے اور انتظار کرنے لگے۔ شام کے وقت اسی

مقام سے ایک سخت آواز آئی۔ چند اشعار اس مضمون کے سنے گئے۔

”ہم نے مسعر کو اس سبب سے مار ڈالا کہ اس نے سرکشی اور تکبر کیا۔ حق

کو حقیر و کمتر جانا، بری بات کی راہ نکالی، رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان

اقدس میں بے ادبی و گستاخی کی ہم نے ایک شمشیر سے اس کا کام تمام کر دیا۔“

(تفسیر عزیز)

بت کی آواز

ابونعیم اور ابن عساکر نے قبیلہ بنی فہیم کے ایک شخص سے روایت کی ہے

کہ عرب کا قاعدہ یہ تھا کہ حرام و حلال میں تمیز نہیں کرتے تھے اور بتوں کی پرستش

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

189

مجازات رسول کریم ﷺ

کرتے اور جب آپس میں کچھ جھگڑا ہوتا تھا تو بتوں کے سامنے جا کر حال بیان کرتے۔ پھر جو ان کے شکم سے آواز آتی اس پر عمل کرتے۔ ایک مرتبہ رات کے وقت ہم ایک جھگڑے کے بارے میں قربانی اور نذر گزارنے کے لئے ایک بت کے پاس بیٹھے تھے اور یہی آواز کے منتظر تھے۔ اچانک اس بت کے پیٹ سے آواز آئی۔ جو چند اشعار پر مشتمل تھی جن کا مفہوم یہ ہے۔

”اے لوگو! تم بتوں سے فیصلہ چاہتے ہو۔ کیوں ایسے بے عقل ہو گئے ہو۔ یہ تمام آدمیوں کے سردار پیغمبر اور سب عادلوں سے بڑھ کر عدل فرمانے والے ہیں۔ نور اسلام ظاہر کرتے ہیں اور لوگوں کو گناہوں سے نکالتے ہیں۔“

یہ آواز سن کر سب پریشان ہو کر بھاگ گئے۔ یہ واقعہ ہر مجلس میں بیان ہونے لگا یہاں تک کہ ہم کو خبر ملی کہ مکہ مکرمہ میں حضور نبی کریم پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں۔ پھر مدینہ ہجرت فرمائی ہم سب آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ (تفسیر عزیزی)

جنوں کی سچی باتیں

ابو نعیم نے حضرت تمیم دارمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں شام میں تھا جن دنوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہوئے ایک سفر میں تھا۔ اثنائے سفر رات ہو گئی۔ عربوں کے قدیم دستور کے مطابق اس جنگل میں بلند آواز سے کہا کہ اس جنگل کے سردار کی پناہ میں ہوں۔ دختا سنا کہ کوئی کہہ رہا تھا جو مجھے نظر نہیں آ رہا تھا۔

”اللہ کی پناہ مانگ جن بغیر اللہ کے حکم کے کسی کو پناہ نہیں دے سکتے۔“

میں نے کہا ”یہ کیا کہتا ہے؟“ اس نے کہا۔

عرب میں پیغمبر ظاہر ہوئے۔ ہم نے ان کے پیچھے حجوں میں نماز پڑھی اور ہم

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

190

مجازات رسول کریم ﷺ

مسلمان ہو گئے اور اس پیغمبر کے تابع ہو گئے۔ جنوں کا مکرو فریب جاتا رہا۔ وہ آگ کے شعلوں سے مارے جاتے ہیں۔ تو رسول رب العالمین محمد رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا اور اسلام لے آ۔

تمیم کہتے ہیں کہ جب صبح ہوئی اور میں وہاں سے روانہ ہوا ایک شہر میں پہنچا اور ایک راہب سے یہ قصہ بیان کیا۔ وہ بولا۔

”جنوں نے سچ کہا ایک پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حرم سے نکلیں گے اور دوسرے حرم کی طرف ہجرت کریں گے۔ وہ پیغمبر سب پیغمبروں سے افضل ہیں۔ تو ان کی خدمت میں جلدی سے پہنچ۔“ (تفسیر عزیزی)

بت کی سچی خبر

ابو نعیم نے خویلد نمری سے روایت کی ہے کہ ہم ایک بت کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک اس کے پیٹ سے آواز آئی۔

”جن جو خبریں چرا لایا کرتے تھے تو یہ بات جاتی رہی۔ اب ستاروں سے جنوں کو مارتے ہیں اس نبی کے سبب جو مکہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ ان کا نام احمد ہے۔ ان کی ہجرت کا مقام مدینہ طیبہ ہے۔ وہ نماز روزہ اور نیکی کا حکم دیتے ہیں اور قرابتداروں سے حسن سلوک فرماتے ہیں۔“

ہم سب یہ آواز سنتے ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور اس پیغمبر کی تفتیش کی۔ لوگوں نے کہا سچ ہے مکہ میں ایک پیغمبر پیدا ہوئے ہیں۔ جن کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔ (تفسیر عزیزی)

ضمان نامی بت کا قصہ

ابو نعیم، ابن جریر اور طبرانی وغیرہ محدثین نے بت سی سندوں اور متعدد

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

191

عجرات رسول کریم ﷺ

طریقوں سے عباس بن مرداس سے (سرداران عرب میں مشہور سردار) روایت کی ہے کہ میرے باپ نے وفات کے وقت شمار نامی ایک بت کی پرستش کے لئے وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ اگر تمہیں کوئی مشکل پیش آجائے تو اسی بت کی طرف رجوع کرنا۔

” ایک روز میں جنگل میں شکار کے لئے گیا اور دوپہر کے وقت ایک درخت کے سائے میں آرام کے واسطے بیٹھا تھا کہ ایک شتر مرغ سفید جیسے روئی کا کالا ہو اوپر سے اترنا۔ اس پر ایک مرد پیر سفید پوش نورانی سوار تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اے عباس بن مرداس! کچھ جانتا ہے کہ آسمان کی چوکیداروں سے محافظت کرتے ہیں اور زمین پر جنگ و قتل پھیل گئی۔ گھوڑے زین اور لگام کے ساتھ تیار ہوئے اور جو شخص یہ طریقہ نیک زمین پر لایا ہے وہ روز دو شنبہ پیدا ہوا ہے اس کے پاس قصویٰ نامی ایک اونٹنی ہے۔“

یہ کلام سن کر میں مرعوب ہوا اور وہاں سے سوار ہو کر گھر پہنچا اور پہلے اس شمار بت کے پاس گیا اور تھوڑی دیر اس کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھا۔ اس کے پیٹ سے آواز آئی جو چند اشعار پر مشتمل تھی۔ ان کا مضمون یہ ہے۔

”تمام قبائل سلیم سے کہہ دو کہ بت خانے والے ہلاک ہوئے اور مسجد والے زندہ ہوئے۔ شمار ہلاک ہوا جس کو لوگ ایک مدت سے پوجتے تھے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر کتاب نازل ہونے سے پہلے بیشک وہ ہدایت پانے والے ہیں اور بلاشبہ مریم کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) کے بعد نبوت و رسالت کے قریش میں وارث ہوئے ہیں۔“

میں نے یہ واقعہ لوگوں سے پوشیدہ رکھا، کسی سے نہ کہا۔ ایک مرتبہ ان ایام میں جب کفار غزوہٴ احزاب سے واپس ہو رہے تھے میں اس وقت عقیق کی طرف اونٹوں کی خریداری کے لئے گیا تھا۔ اچانک آسمان سے ایک سخت آواز سنی۔ سر اٹھا کر

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

193

معجزات رسول کریم ﷺ

اے جانے والے سوارو! جب تم زمزم اور حطیم پر پہنچنا تو ہمارا اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہنا جن کو اللہ تعالیٰ نے پیغمبری عطا کی ہے اور یہ کہہ دینا کہ ہم تمہارے دین کے تابعدار ہیں۔ ہمیں اس بات کی وصیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کی تھی۔ (تفسیر عزیزی)

جن حضور ﷺ کے پاس فیصلہ کیلئے حاضر ہوئے

امام احمد، بزاز، ابو یعلیٰ اور بیہقی وغیرہ محدثین نے حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ہم سفر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ مقام عرج میں منزل ہوئی۔ میں اپنے خیمے سے آپ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپ لشکر کے خیموں سے دور جنگل میں تنہا تشریف فرما ہیں جب قریب پہنچا تو شور و غوغا کی آواز میرے کانوں میں آئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بہت سے لوگ آپس میں جھگڑا کر رہے ہیں۔ میں نے توقف کیا اور سمجھا کہ مردان غیب کا آپ کی پاس ہجوم ہے۔ یہاں تک کہ آپ خود ہی وہاں سے اٹھ کر تبسم فرماتے ہوئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ شور و غوغا کیسا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا :

”مسلمان جنوں کو کافر جنوں کے ساتھ سکونت کے بارے میں اختلاف و نزاع تھا اور وہ میرے پاس اس کے تصفیہ اور فیصلہ کے لئے آئے تھے۔ میں نے اس طرح فیصلہ کر دیا کہ مسلمان جن جہش میں اور کافر غور میں سکونت اختیار کریں اور آپس میں نہ ملیں۔“

حضرت کثیر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس حدیث کے روای ہیں کہتے ہیں کہ میں نے تجربہ کیا ہے کہ ملک جہش میں جس کو جن کا آسیب ہوتا ہے جلد ہی

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

194

*** عجزات رسول کریم ﷺ ***

شفا پاتا جاتا ہے اور ملک غور میں جسے آسیب ہوتا ہے وہ اکثر ہلاک ہو جاتا ہے۔

(تفسیر عزیزی)

ایک جن حضور ﷺ کے پاس کالے سانپ کی شکل میں قرآن مجید

کی آیات دریافت کرنے کیلئے حاضر ہوا

خطیب نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک بار سفر میں ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ آپ ایک کھجور کے درخت کے نیچے جلوہ افروز تھے یکبارگی ایک بڑے کالے سانپ نے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف قصد کیا۔ لوگوں نے چاہا کہ اس کو مار ڈالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے آنے دو۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب پہنچا اور اپنا سر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کان کے پاس لے گیا۔ پھر آپ نے اس کے کانوں کے پاس منہ لے جا کر کچھ فرمایا اس کے بعد وہ سانپ غائب ہو گیا۔ گویا اس کو زمین نکل گئی۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے سانپ کو کانوں کے قریب آنے دیا، ہمیں ڈر غالب ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا :

”وہ جانور سانپ نہیں جن تھا۔ جنوں نے اس کو میرے پاس بھیجا تھا۔ فلاں سورۃ کی کچھ آیات بھول گیا تھا۔ ان کی تحقیق کے لئے بھیجا گیا تھا۔ تم لوگوں کو دیکھ کر سانپ کی صورت بن کر وہ آنتیں دریافت کر گیا۔“

حضور ﷺ کے حکم سے جن نے عورت کو چھوڑ دیا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد حضور سوار ہوئے اور راہ میں ایک گاؤں کے اندر پہنچے۔ اس گاؤں کے باشندے آپ ﷺ کی تشریف آوری کی خبر سن کر گاؤں کے باہر آپ کا انتظار کر رہے تھے۔ جب آپ وہاں

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

195

***** مجازات رسول کریم ﷺ *****

بچنے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گاؤں میں ایک جوان عورت ہے اس پر ایک جن عاشق ہو گیا ہے۔ کھاتی ہے نہ پیتی ہے قریب ہے کہ ہلاک ہو جائے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس عورت کو دیکھا بہت خوبصورت تھی جیسے چاند کا ٹکڑا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو بلا کر فرمایا :
”اے جن تو جانتا ہے میں کون ہوں؟ محمد اللہ کا پیغمبر ہوں“ اس عورت کو چھوڑوے اور چلا جا۔“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرماتے ہی وہ عورت ہوشیار ہو گئی اور منہ پر نقاب کھینچ لی۔ مردوں سے شرمانے لگی۔ اب وہ بالکل تندرست ہو چکی تھی۔
(تفسیر عزیز)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

196

معجزات رسول کریم ﷺ

عالم علوی، آسمانوں اور ستاروں کے متعلق معجزات

معجزہ شق القمر

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَان يَرُويَا
يعرضوا ويقولو سحر مستمر ○ (پارہ ۳۷ سورہ قمر رکوع ۱۷)
”پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند اور دیکھیں کوئی نشانی تو منہ پھیرتے اور
کہتے ہیں کہ یہ تو جادو ہے چلا آتا۔“ (کنز الایمان)

تفسیر و توضیح : اے اہل مکہ! تم نے پچشم خود دیکھا کہ انشق القمر یعنی چاند
پھٹ گیا جبکہ تم نے ہمارے پیغمبر سے مطالبہ کیا تھا کہ کوئی معجزہ دکھائیں تو انہوں نے
چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیا۔ یہاں تک کہ جبل حرا ان دونوں ٹکڑوں کے
درمیان دیکھا گیا اور جب چاند اجرام علویہ میں ایک نیر نورانی ہے وہ پھٹ گیا تو ستاروں
اور آسمان کا شق ہو جانا اور سارے عالم کی ہیئت کا بدل جانا اور فنا ہو جانا کچھ بعید اور
محال نہیں۔ تو تم پیغمبر کو جو ہمیشہ قیامت سے ڈراتے ہیں سچا سمجھو۔ ان کی اطاعت
اختیار کرو اور ان پر ایمان لاؤ مگر عجیب حال ہے بے دین جاہلوں کا کہ جو باتیں ان کے
دل میں ساری ہیں وہ اگرچہ صراحتاً ”خلاف عقل ہیں اور ان کی خوبی پر کوئی دلیل
نہیں جیسے بت پرستی اس کو بہتر گمان کرتے ہیں اور ان پر آیہ اور اگر وہ دیکھتے ہیں
کوئی نمایاں معجزہ جیسے ”شق قمر“ (چاند کا پھٹ جانا) جو عالم علویہ میں عظیم معجزہ
تصرف نبوت ہیں اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی اور حقانیت اور قیامت
کے آنے پر دلیل کامل ہے۔ يعرضوا ويقولو سحر مستمر ○ منہ
پھیرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ جادو ہے کہ ہمیشہ ہی ایسا کیا کرتا ہے۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

197

*** معجزات رسول کریم ﷺ ***

توضیح : شق القمر کا یہ معجزہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات مشہورہ متواترہ میں سے ہے اور قرآن پاک میں پوری وضاحت کے ساتھ مذکور ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا بیان سے ظاہر و باہر ہے بعض نا فہم جو بہ نقل قول ضعیف مرجوع یہ کہتے ہیں کہ انشق القمر سے مراد یہ ہی کہ قیامت میں چاند پھٹ جائے گا۔ یہ قول باطل محض ہے۔ کوئی ذی ہوش صاحب علم و فہم آیت کے سیاق و سباق سے اس مقام پر ہرگز یہ نہ سمجھے گا کہ انشقاق سے آئندہ روز قیامت مراد ہے۔

اول : " اقتربت الساعة " کے ساتھ جو خبر قرب وقوع قیامت ہے انشقاق قمر موجودہ کو مناسبت ہے۔ جو امکان قیامت پر دلیل ہے جیسا کہ ہم نے تفسیر میں بیان کیا نہ کہ انشقاق قمر آئندہ کو اس لئے کہ وقوع قیامت سے تعلق ہے نہ قرب قیامت سے تو اگر انشقاق روز قیامت کا بیان منظور ہوتا تو یوں فرمایا جاتا " قیامت آئے گی اور چاند پھٹ جائے گا۔ "

دوم : " انشق " ماضی کا صیغہ ہے جس کو بے وجہ مضارع کے معنی میں ٹھہرانا بیجا اور خلاف قاعدہ ہے۔

سوم : " اقتربت " پر معطوف ہے وہ بھی صیغہ ماضی ہے تو عطف کی مناسبت سے بھی مقتضاء یہی ہے کہ " انشق " سے معنی ماضی ہی مراد لیا جائے۔

چہارم : " وان یروا آية یعرضوا " اس بات کی صاف اور واضح دلیل ہے کہ اس سے ما قبل " معجزہ شق القمر " ہی مذکور ہے۔ انشقاق روز قیامت نہیں مختصر اور حاصل یہ ہے کہ بیشک و شبہ اس مقام پر معجزہ شق القمر کا ذکر ہے اور نفس قرآنی مستحق و ثابت ہے۔ نیز احادیث کے طریقوں سے بھی معجزہ بروایات متواتر ثابت ہے۔ جماعت صحابہ جیسے حضرت علیؓ، عبداللہ ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، جبیسر بن معظمؓ، حذیفہ بن الیمان اور انس بن مالک رضی

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

198

***** حجرات رسول کریم ﷺ *****

اللہ تعالیٰ عنہم نے اس واقعہ کو روایت کیا ہے۔ اور ان صحابہ کرام سے تابعین کی کثیر جماعت نے اور ان سے بی شمار تبع تابعین نے روایت کی ہے۔ صحیحین میں اور بہت سی کتب معتبرہ حدیث میں اس کی روایت کی گئی ہے۔ امام تاج الدین سبکی نے شرح محتضر ابن حاجب میں صاف تحریر کیا ہے کہ ”شق القمر“ کی روایت متواتر ہے۔

اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں ابو جہلؓ ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار قریش نے جمع ہو کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا۔

”اگر تم سچے نبی ہو تو چاند کے دو ٹکڑے کر دو۔“

آپ نے فرمایا۔

”اگر میں ایسا کر دوں تو تم ایمان لے آؤ گے؟“

انہوں نے جواب دیا کہ۔

ہاں ہم ایمان لائیں گے۔“

آپ نے پروردگار عالم کی بارگاہ میں درخواست کی کہ یہ بات ہو جائے۔ یعنی چاند آپ کے حکم سے شق ہو جائے تو چاند شق ہو گیا۔ پھر آپ نے پکار کے اور ہر کافر کا نام لے کر فرمایا :

اے فلاں اے فلاں گواہ رہو۔“

سب لوگوں نے اچھی طرح سے دیکھ لیا۔ چاند کے دونوں ٹکڑے اتنے فرق سے ہو گئے تھے کہ کوہ حرا دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں نظر آتا تھا۔ کافروں نے یہ کھلا ہوا معجزہ دیکھ کر کہا کہ یہ جادو ہے۔ پھر ابو جہلؓ نے کہا جادو ہے۔ تو تمہارے اوپر جادو ہو گا۔ یہ بات تو ممکن نہیں کہ سارے زمین والوں پر جادو ہو اور شہر والے لوگ جو تمہارے پاس آئیں ان سے حال پوچھو تو اور آفاق کے آنے والوں سے پوچھا گیا“

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

199

عجرات رسول کریم ﷺ

سب نے یہی بیان کیا کہ ہم نے بھی چاند کا شق ہونا دیکھا ہے۔

توضیح : بے دنوں نے اس معجزے پر دو اعتراض کئے ہیں۔ ایک یہ کہ آسمان اور ستاروں میں خرق و الیتام محال ہے تو چاند کیسے پھٹ گیا۔ دوسرا یہ کہ اگر یہ امر واقع ہوتا تو دوسرے ممالک کے باشندے بھی دیکھتے اور اپنی تاریخوں میں بیان کرتے۔ یہ دونوں اعتراضات بیہودہ اور خرابی عقل و دانش پر مبنی ہیں۔

پہلے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ مذہب اہل اسلام کے موافق آسمان اور ستاروں میں خرق و الیتام ہرگز محال نہیں۔ قیامت میں آسمان اور ستارے سب پاش پاش ہو جائیں گے۔ چنانچہ نصوص قطعیہ آیات قرآنی و احادیث نبوی ﷺ اس بات میں بکثرت وارد ہیں اور قواعد حکمت کے موافق بھی یہ بات باطل ہے۔ حکمائے مغرب جنہوں نے فیثاغورث کی ہیئت کی پوری پوری تشریح و ترویج کی ہے۔ واضح طور پر ثابت کیا ہے کہ تمام ستارے کثیف زمین کی طرح ہیں اور سب کون و فساد اور خرق و الیتام کے قابل ہیں۔

حکمائے مشائخ جن کا مذہب امتناع خرق و الیتام فلکیات ہے، نے اس بات پر دلیل قائم نہیں کی کہ تمام افلاک اور کواکب میں خرق و الیتام نہیں ہو سکتا بلکہ صرف فلک الافلاک کی امتناع خرق و الیتام پر دلیل قائم کی ہے یہ بھی ان کے لئے بے سرو پا اصول پر مبنی ہیں۔ چنانچہ صدر شیرازی نے شرح "ہدایۃ الحکمہ" میں دو مقالات پر یہ بات ذکر کی ہے۔

اس توضیح سے معلوم ہوا کہ چاند کا شق نہ ہونا مذہب مشائخ پر بھی ثابت نہیں ہوتا۔ دوسرے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ یہ بات غلط ہے کہ دوسرے ممالک کے لوگوں نے شق القمر کا واقعہ نہیں دیکھا اور نہ اس کو نقل کیا۔

زمانہ وقوع میں کفار قریش نے دیگر اہل اقلیم سے جب شق القمر کا حال پوچھا تو سب نے اس کا مشاہدہ بیان کیا۔ چنانچہ احادیث کی معتبر کتابوں میں مذکور ہے، تاریخ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

200

*****عجزات رسول کریم ﷺ*****

فرشتہ میں ہے کہ مالابار کے ایک راجہ نے مسلمانوں کی زبانی شق القمر کا واقعہ سنا۔ اس نے اپنے برہمنوں سے ان سالوں کے حالات میں اس کو تلاش کیا، برہمنوں نے اپنی کتابوں میں دیکھ کر اس کی تصدیق کی اور وہ مسلمان ہو گیا۔

راجہ بھوج نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا اور اسلام قبول کیا

”سوانح الحرمین“ میں لکھا ہے کہ شہر دہار جو صوبہ ماوہ میں دریائے چنبل کے قریب ہے وہاں کا راجہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا تھا۔ اچانک اس نے دیکھا کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے، پھر دونوں مل گئے۔ اس نے اپنے پنڈتوں سے اس کا حال پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ۔

”ہماری کتابوں میں لکھا ہے کہ عرب میں ایک پیغمبر پیدا ہوں گے ان کے ہاتھ پر شق القمر کا معجزہ ظاہر ہو گا۔“

اس راجہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنا ایک قاصد بھیجا اور آپ پر ایمان لے آیا۔ آپ نے اس کا نام عبداللہ رکھا۔ اس راجہ کی قبر شہر کے باہر آج تک زیارت گاہ ہے۔ مولانا رفیع الدین صاحب نے اپنے ”رسالہ شق القمر“ میں بھی اس واقعہ کو ”تاریخ فضلی“ سے نقل کیا ہے اور اس راجہ کا نام راجہ بھوج تحریر کیا ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ معجزہ شق القمر شب میں بت رات گئے واقع ہوا تھا اور تھوڑی دیر تک قائم رہا تھا یہاں تک کہ حاضرین نے اس کو خوب اچھی طرح دیکھ لیا تھا۔ دوپہر میں نہیں واقع ہوا تھا اور رات میں لوگوں کی عام علوت یہ ہے کہ چھت دار مکان میں رہتے ہیں اور ہر شخص کی نگاہ آسمان پر نہیں ہوتی۔ اور خسوف و کسوف کی طرح پہلے سے اس واقعہ کا انتظار بھی نہیں تھا کہ لوگ خیال کر کے اس وقت دیکھتے۔ اس کے علاوہ دنیا میں بت سے مقاتل پر قائمہ بیت کے مطابق چاند نکلا بھی

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

201

***** معجزات رسول کریم ﷺ *****

نہ ہو گا۔ یعنی اس وقت وہاں دن ہی ہو گا اور بہت سے شہروں میں چاند بادل یا برف میں چھپا ہوا ہو گا۔ اس لئے اکثر پاشدگان ممالک کا اس معجزے کو نہ دیکھنا اور اسے اپنی کتابوں میں نقل نہ کرنا اس معجزے کی تکذیب و تردید کا سبب نہیں بن سکتا۔
توریت میں لکھا ہے کہ حضرت یوشع علیہ السلام کے لئے آفتاب ٹھہر گیا تھا اس واقعہ کو بھی کسی مورخ نے نقل نہیں کیا حالانکہ وہ دن کا معاملہ تھا تو کسی طرح اس کی نقل نہ کرنے سے اس کی تکذیب لازم نہیں آئی۔ اسی طرح اگر معجزہ ”شق القمر“ کو بھی اہل تاریخ نے نقل نہیں کیا تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ”شق القمر“ کا واقعہ ہوا ہی نہیں جبکہ اس میں عدم لزوم تکذیب بہ سبب رات ہونے کے بدرجہ اولیٰ ہے۔

مولانا رفیع الدین صاحب نے اپنے رسالہ ”دفع اعتراضات معجزہ شق القمر“ میں بہت شرح و بسط کے ساتھ منکرین کے شبہات کو دفع کیا ہے اور اس مسئلہ میں ہم نے جس قدر بیان کیا ہے یہ بھی کافی ہے۔

انتباہ : جو یہ مشہور ہے کہ چاند کا ایک ٹکڑا زمین پر آیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گریبان میں گھس کر آستین میں ہو کر نکل گیا یہ محض بے اصل بات ہے۔ محدثین نے تصریح کی ہے کہ یہ بات کسی سند سے ثابت نہیں۔ صحیح اسی قدر ہے کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور دونوں ٹکڑے علیحدہ بہت فرق سے ہو گئے کہ ان کے درمیان جبل حرا دکھائی دیتا تھا۔

ڈوبا ہوا سورج پلٹ آیا

امام طحاوی اور طبرانی نے اسماہ بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام صہبا متصل خیبر تشریف رکھتے تھے۔ آپ پر وحی نازل ہوئی۔ آپ کا سر مبارک حضرت علی کریم اللہ تعالیٰ وجہہ کے زانو پر تھا اور آپ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

202

مجازات رسول کریم ﷺ

سو گئے۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے نماز عصر ادا نہیں کی تھی۔ یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔ آپ ﷺ بیدار ہوئے اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے پوچھا کہ :

”تم نے عصر کی نماز پڑھ لی؟“

انہوں نے عرض کیا ”نہیں“

آپ ﷺ نے بارگاہ الہی میں دعا کی۔

یا اللہ علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں مشغول تھے آفتاب کو واپس

فرمادے۔“

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے دیکھا تھا کہ۔

” آفتاب ڈوب گیا تھا پھر میں نے دیکھا کہ آفتاب نکل آیا یہاں تک کہ

دھوپ پہاڑوں اور زمین پر پڑی۔“ (نسیم الریاض)

محققین علمائے محدثین نے تصریح کی ہے کہ یہ حدیث پاک صحیح ہے اور

ابن جوزی (جنہوں نے اس کو موضوع کہا ہے) کا اعتراض غلط ہے۔ امام جلال الدین

سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پاک کے بیان میں ایک رسالہ تصنیف کیا ہے

اس کا نام ”کشف اللبس فی حدیث رد الشمس“ ہے اور اس حدیث کے طرق کثیر

سندوں کے ساتھ بیان کئے ہیں اور اس کی صحت کو قوی دلائل سے ثابت کیا ہے۔

شب میلاد چرغاں کا منظر

بیہتی نے فاطمہ بنت عبداللہ والدہ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت کی ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پاک کے وقت

حاضر تھی۔ جب آپ پیدا ہوئے میں نے دیکھا سارا گھر نور سے معمور ہو گیا اور میں

نے دیکھا کہ ستارے قریب آگئے تھے اور لٹک آئے تھے یہاں تک کہ میں نے گمان

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

203

***** معجزات رسول کریم ﷺ *****

کیا کہ اب زمین پر گر پڑیں گے۔ (مواہب لدنیہ)

چاند کھلونا بن گیا

بیہقی، صابونی، خطیب اور ابن عساکر نے حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت کی ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے اسلام لانے کا باعث آپ کی ایک علامت ثبوت ہوئی کہ میں نے آپ کو ”مہد“ چنگھوڑے میں دیکھا کہ آپ چاند کی طرف اپنی انگلی کا اشارہ فرماتے تھے تو آپ جدھر اشارہ فرماتے تھے چاند ادھر ہی جھک جاتا تھا۔“ آپ نے فرمایا :

”میں اس سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے اور وہ مجھے رونے سے باز رکھتا تھا اور میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جبکہ وہ عرش کے نیچے سجدہ کے لئے گرتا تھا۔“

(مواہب لدنیہ)

توضیح : صابونی نے لکھا ہے کہ باب معجزات میں یہ حدیث حسن ہے۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

204

معجزات رسول کریم ﷺ

عام بسیط، پانی، آگ، ہوا اور مٹی کے متعلق معجزات

عنصر خاک میں معجزات

صحیحین میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سراقہ بن مالک نے ہمارا تعاقب کیا میں نے اس کو دیکھ کر کہا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم کو ایک شخص نے آیا“ آپ نے فرمایا لا تحزن ان اللہ معنا یعنی ”غم نہ کرو ہمارے ساتھ اللہ ہے۔“

سراقہ کا واقعہ

رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ کے خلاف دعا فرمائی، اس کا گھوڑا زمین کے اندر پیٹ تک گھس گیا۔ اس نے کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم دونوں صاحبوں نے میرے لئے بددعا کی ہے۔ اب دعا کرو کہ میں نجات پاؤں۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ تمہارے تعاقب کرنے والوں کو میں واپس پھیر دوں گا۔ رحمت للعالمین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نجات کے لئے دعا کی۔ اس نے رہائی پائی اور واپس چلا گیا۔ حسب وعدہ جو کوئی اس کو ملتا تھا اس کو یہ کہہ کر واپس کر دیتا تھا کہ ادھر کوئی نہیں ہے۔

قارون کا قصہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے کی طرح ہے جو قارون کے لئے واقع ہوا تھا۔ کہ زمین نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حکم سے قارون کو اپنے اندر دھنسا لیا تھا۔ اس کا منسل واقعہ ”بیشاوی“

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

205

*** حجازت رسول کریم ﷺ ***

وغیرہ کتب تفسیر میں اس طرح لکھا ہے کہ قارون اکثر موسیٰ علیہ السلام کو ایذا دیا کرتا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بہ سبب قرابت داری کہ وہ آپ کا چچا زاد بھائی تھا درگزر فرمایا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا۔

”تو ہزار درہم میں سے ایک ہی درہم لو کر دے۔“

اس نے جب حساب کیا تو بہت بڑی رقم بن گئی۔ انتقاماً اس نے قصد کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کے مجمع میں کچھ تہمت لگائے تاکہ وہ بد اعتقاد ہو جائیں۔ چنانچہ اس نے ایک فاحشہ عورت کو بہت سامان دیا تاکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگا دے۔ عید کے دن خطبہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام وعظ بیان فرما رہے تھے۔ اسی موقع پر آپ نے فرمایا کہ جو کوئی چوری کرے گا ہم اس کے ہاتھ کاٹ ڈالیں گے۔ جو کوئی زنا کا مرتکب ہو گا اور وہ غیر شادی شدہ ہو گا اس کو درے لگائیں گے اور جو کوئی نکاح شدہ زنا کرے گا ہم اسے سنگسار کریں گے۔

”قارون نے کہا جو تم نے ہی ایسی حرکت کی ہو تو؟“

آپ نے فرمایا۔

”اگر میں ایسی حرکت کروں تو مجھ پر بھی ایسی ہی سزا لازم ہے۔“

قارون نے کہا کہ بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ تم نے فلاں عورت سے زنا کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس عورت کو بلوایا اور خدا کی قسم دے کر کہا کہ ”تو سچ کہہ“ اس نے جواب دیا کہ قارون نے مجھ کو مال دیا ہے کہ میں آپ پر تہمت لگا دوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پارگاہ الہی میں سجدہ کر کے قارون کی شکایت کی۔ اللہ عزوجل نے وحی بھیجی کہ۔

”زمین کو ہم نے تمہارے تابع کیا ہے جو چاہو اسے حکم دو۔“

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یا ارض خذیہ ”یعنی اے زمین اسے

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

206

*****عجزات رسول کریم ﷺ*****

پکڑ لے۔ ”زمین نے اس کو گھٹنوں تک نگل لیا۔ آپ نے پھر فرمایا ”خذیہ“ زمین نے اس کو کمر تک نگل لیا۔ آپ نے پھر فرمایا ”خذیہ“ اس بار زمین نے اس کو گردن تک نگل لیا۔ آپ نے پھر حکم دیا ”خذیہ“ زمین نے قارون کو بالکل دھنسا لیا۔ پھر بنی اسرائیل نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو اس لئے ہلاک کیا کہ اس کا مال خود لے لیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر دعا کی اور قارون کا گھر اور مال بھی زمین کے اندر دھنس گیا۔

توضیح : حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مذکورۃ الصدر معجزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ کی طرح ظاہر ہوا۔ اس میں آپ کی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایک طرح کی افضلیت ظاہر ہوتی ہے اور اس سے شان رحمت و رافت کا ظہور ہو رہا ہے کہ سراقہ نے جب حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تضرع و زاری کر کے رحم و کرم کی درخواست کی تو آپ نے اس کو ربائی عطا فرمادی بلکہ اس کے لئے دائمی امن و امان کے لئے نامہ عنایت فرمادیا۔ صحیح بخاری شریف کی ایک روایت ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قارون کے تضرع و زاری پر کچھ انکسرت نہ کی۔ اللہم صل علی نبی الرحمة وارحمنا ببرکتہ۔

ایک مٹھی خاک اور کنکریاں

قال اللہ تعالیٰ و ما رمیت اذ رمیت و لکن اللہ رمی ۝ یعنی اور نہیں پھینکی تم نے اے محبوب جبکہ پھینکی ایک مٹھی خاک اور کنکریاں لشکر کفار کی طرف کہ وہ خاک سب کی آنکھوں میں پڑی اور وہ اس کے پھینکتے ہی کافروں پر صورت شکست نمودار ہوئی۔ مگر اللہ نے پھینکی یعنی تمہاری مشت خاک سے یہ اثر نمایاں ہماری تائید کے سبب ہوا۔ یہ معجزہ غزوہ بدر میں واقع ہوا۔ چنانچہ بیہتی ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

207

*** مہجرات رسول کریم ﷺ ***

ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ بدر میں بارگاہ الہی میں عرض و معروض کر رہے تھے۔

”پروردگار! اگر تو مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک کر دے گا تو پردہ زمین پر کوئی تیری عبادت کرنے والا نہ رہے گا۔“

حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ سے عرض کیا کہ آپ ایک مٹھی خاک لیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مٹھی خاک کافروں کے منہ پر پھینکی، وہ خاک ہر کافر کی آنکھوں اور نتھنوں میں پینچی۔ انہوں نے پشت دی اور بھاگے۔ آپ نے صحابہ کرام کو حملہ کا حکم دیا اور کافروں کو ہزیمت اور شکست کے سوا اور کچھ نہ سوجھا۔ سرداران قریش میں بہت سے قتل کئے گئے اور کثیر تعداد میں قیدی ہوئے۔ اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ فلم تقتلوہم ولکن اللہ قتلہم ومارمیت اذرمیت (القرآن)

طبرانی، ابوالشیخ، ابن ابی حاتم اور ابو نعیم نے بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنگ بدر کے موقع پر کنکریوں کا پھینکنا اور کافروں کا شکست کھانا روایت کیا ہے۔ غزوہ حنین میں بھی یہ واقعہ ہوا۔

صحیح مسلم میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ حنین میں جب لڑائی خوب گرم ہوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ کنکریاں لے کر کافروں کے منہ پر پھینک ماریں اور فرمایا:

”بھاگ گئے قسم ہے رب محمد کی۔“

چنانچہ کنکریاں پھینکتے ہی کافروں پر صورت شکست ظاہر ہوئی۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مٹھی بھر خاک ان کے منہ کی طرف پھینکی اور فرمایا ”برے ہوں منہ“ دشمنوں کے منہ میں خاک بھر گئی اور وہ سب آنکھیں ملتے ہوئے بھاگے۔

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

208

معجزات رسول کریم ﷺ

زمین نے اپنے اندر سے پھینک دیا

صحیحین میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لکھا کرتا تھا، وہ مرد ہو کے مشرکین میں جا ملا، آپ ﷺ نے اس کے حق میں فرمایا :
”زمین اس کو قبول نہ کرے گی۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ابو طلحہ نے مجھ سے کہا میں اس زمین پر پہنچا جہاں وہ مرا تھا تو میں نے اس کو قبر سے باہر پڑا ہوا پایا۔ میں نے لوگوں سے معلوم کیا کہ یہ مردہ قبر سے باہر کیوں پڑا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ ہم نے اس کو کئی بار دفن کیا مگر زمین نے اس کو قبول نہ کیا، ہر بار اس کو نکال کر باہر پھینک دیتی ہے۔

حضور ﷺ کی طرف سے جھوٹی بات کہنے والا جہنمی ہے

بیہقی نے اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”جو شخص جھوٹی بات بنا کر میری طرف سے کہے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لیتا ہے۔“

آپ نے ایک شخص کو بھیجا تھا اس نے آپ کی طرف سے جھوٹی باتیں کہیں۔ آپ نے اس کے خلاف دعا کی لوگوں نے اس کے مرنے کے بعد دیکھا کہ اس کا پیٹ پھٹ گیا اور زمین نے اس کو قبول نہ کیا۔ زمین میں دفن کیا گیا مگر زمین نے اس کو نکال کر باہر پھینک دیا۔

گستاخ رسول کو زمین قبول نہیں کرتی

بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

210

معجزات رسول کریم ﷺ

پانی کے متعلق معجزات

صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ میں لوگ پیاسے ہوئے۔ حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک لوٹا تھا اس سے آپ نے وضو کیا۔ سب لوگوں نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ہمارے لشکر میں پینے کے لئے پانی ہے نہ وضو کے لئے مگر اسی قدر کے آپ کے اس لوٹے میں ہے۔

انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے

نور مجسم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو لوٹے میں رکھا تو پانی آپ کی انگلیوں سے چشموں کی طرح جوش مارنے لگا۔ اس پانی سے ہم سب نے پیا اور وضو کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا تم سب کتنے آدمی تھے۔ انہوں نے کہا اگر ایک لاکھ ہوتے تو پانی کفایت کر جاتا۔ ہم کل پندرہ سو آدمی تھے۔ (صواعق محرقة)

توضیح : حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جب یہ معجزہ صادر ہوا کہ ان کے عصا مارنے سے پتھر سے چشمے جاری ہوئے تھے اس کے مقابلہ میں یہ معجزہ اعلیٰ و عظیم ہے۔ اس وجہ سے کہ پتھر ایسی چیز ہے کہ اس میں سے پانی نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

وان من الحجارة لما يتفجر منه الانهار یعنی بعض پتھر ایسے ہیں کہ اس میں سے نہریں جاری ہوتی ہیں وان منها لما يشقق فيخرج منه الماء یعنی اور بعض پتھر پھٹ جاتے ہیں اور ان میں سے پانی نکلتا ہے۔ اس کے خلاف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگشتان مبارک سے پانی کا چشمہ جاری ہونا بہت

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

211

عجیب و نہایت حیرت انگیز معجزہ ہے۔

کنویں کا پانی جاری ہو گیا

صحیح بخاری میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ میں ہم چودہ سو آدمی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے، اس کا پانی ہم لوگوں نے نکال لیا۔ ایک قطرہ پانی باقی نہ رہا۔ یہ خبر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی آپ ﷺ اس کنویں پر تشریف لے گئے اور اس کے کنارے پر تشریف فرما ہوئے۔ ایک برتن میں پانی منگوا کر وضو کیا، اس کے بعد کلی کی اور دعا کر کے پانی کو کنویں میں ڈال دیا اور فرمایا :
”ایک ساعت اس کو چھوڑ دو۔“ اس کنویں میں اس قدر پانی ہو گیا کہ تمام لشکر کے لوگ اور جانور اس سے سیراب ہو کر کوچ کے دن تک پیتے رہے۔

توضیح : پہلی حدیث پاک میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پندرہ سو آدمی بیان کئے تھے اور اس حدیث پاک میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چودہ سو آدمی ذکر کئے ان دونوں بیانات میں مخالفت نہیں کیونکہ آدمی چودہ سو سے زیادہ اور پندرہ سو سے کم تھے۔ اس وجہ سے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پندرہ سو کئے اور حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چودہ سو بیان کئے۔ دونوں کا بیان بطور تخمینہ و اندازہ کے تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ میں بیس دن تک قیام فرمایا۔

مشک کے پانی میں برکت

صحیحین میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں لوگوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خشکی کی شکایت کی

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

212

حضرت رسول کریم ﷺ

آپ اترے اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ اور ایک شخص کو بلا کر فرمایا کہ جاؤ پانی تلاش کر لاؤ۔ وہ لوگ گئے انہیں ایک عورت ملی جس کے پاس دو بڑی مشک پانی تھا۔ اس کو پانی کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آئے۔ آپ نے ایک برتن منگوا لیا اور دونوں مشکوں کو منہ کھول کر برتن میں پانی ڈالا اور لوگوں کو بلوایا کہ ”پانی پیو“

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے ہم چالیس پیاسے آدمیوں نے خوب سیراب ہو کر پانی پیا اور ہمارے پاس جتنے برتن اور مشکیں تھیں سب بھر گئیں اور اللہ کی قسم اس عورت کی دو مشکیں پہلے سے زیادہ بھری معلوم ہوتی تھیں۔

حضور ﷺ کی نورانی انگلیوں کا معجزہ

صحیحین میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ قریب ایک مقام زوراء پر تشریف رکھتے تھے۔ پانی کا ایک برتن آپ کے پاس لیا گیا۔ آپ نے پانی میں اپنا دست مبارک رکھ دیا تو آپ کی انگلیوں سے چشمے کی طرح پانی جاری ہو گیا اور سب لوگوں نے جو تین سو یا اس کے قریب تھے وضو بھی کر لیا۔

سرکار کی انگلستان مبارک اور ایک معجزہ

صحیح بخاری شریف میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ظہور معجزات کو برکت سمجھتے تھے اور تم لوگ معجزات کو ڈرانے کے لئے خیال کرتے ہو۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے۔ پانی کم رہ گیا آپ ﷺ نے فرمایا ”کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ“

ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لایا گیا۔ آپ نے اس برتن میں دست مبارک ڈالا اور فرمایا ”لو پاک کرنے والے مبارک اور اللہ کی برکت کو“ حضرت عبداللہ بن

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

213

*** عجزات رسول کریم ﷺ ***

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ بیشک میں نے دیکھا کہ پانی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں میں سے جوش مارتا تھا اور یہ تحقیق تسبیح طعام کھانے کے وقت سنا کرتے تھے۔

توضیح : اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو معجزوں کا بیان ہے۔ ایک آپ کی انگشتان مبارک سے پانی جاری ہونے دو سرا صحابہ کرام کا کھانے کی تسبیح سنتا۔

لشکر کے تمام لوگوں کا ایک لوٹے پانی سے سیراب ہوتا

صحیح مسلم میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سفر میں لوگوں سے فرمایا کہ ”تم آج دن ڈھلے اور رات بھر چلتے رہو اور تمہیں ان شاء اللہ تعالیٰ کل پانی ملے گا۔“ لوگ تیزی سے چلے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نصف شب تک سفر کر کے راستے سے علیحدہ ہو کر اتر پڑے اور استراحت فرمائی۔ ارشاد فرمایا کہ ”نماز کا خیال رکھنا، یعنی سب نہ سونا کہ صبح کی نماز جاتی رہے۔“

سب سو گئے اور سب سے پہلے آپ بیدار ہوئے، جب آپ کی پشت مبارک پر دھوپ آگئی تھی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا ”سوار ہو جاؤ اور چلو“ ہم سب سوار ہو کر چلے یہاں تک کہ جب سورج بلند ہوا آپ اترے میرے پاس ایک بڑا لونا تھا جس میں تھوڑا سا پانی بھی تھا۔ آپ ﷺ نے اس کو منگوا کر وضو کیا اور درمیانی وضو فرمایا یعنی پانی کم خرچ کیا۔ تھوڑا سا پانی لوٹنے میں بچ گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا :

”اس پانی کو احتیاط سے رکھو اس کا ایک عجیب حال ہو گا۔“

اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان کہی اور حضور نبی کریم

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

214

حضرت رسول کریم ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنت کی دور کہتیں پڑھ کر قضائے فرض فجر جماعت ادا کی۔ پھر آپ سوار ہوئے اور ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ سوار ہوئے۔ جب دن زیادہ چڑھا اور گرمی ہوئی سب لوگوں نے کماہم پیاس کے مارے مارے جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ”گھبراؤ مت“

پھر وہ لوٹا منگوایا اور اس سے پانی ڈالنا شروع کیا۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی پلانا شروع کیا۔ سب لوگوں کا ہجوم ہو گیا۔ ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ آپ نے فرمایا ”گھبراؤ نہیں تم سب لوگ سیراب ہو جاؤ گے۔“

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی ڈالتے جاتے تھے اور میں پانی پلاتا تھا۔ یہاں تک کہ سب لوگ پانی پی کر سیراب ہو گئے اور میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے پانی ڈالا اور فرمایا ”پیو“

میں نے عرض کیا کہ ”حضور پہلے آپ پییں پھر میں پیوں گا۔“

آپ نے فرمایا۔ ”ساقی کو سب سے بعد میں پینا چاہئے۔“

تو میں نے پیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اور لشکر کے تمام لوگوں نے خوب سیراب ہو کر پیا۔

حضور ﷺ کی دعا سے بارش

بیہتی اور حاکم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک سفر جماد میں لوگوں کو پیاس کی تکلیف پہنچی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رحمت للعالمین صاحب کوثر و تسنیم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں درخواست کی کہ بارگاہ الہی میں پانی کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ نے دعا کی اسی وقت ایک ایر آیا اور اتنا برساک۔ لوگوں کی حاجت پوری ہو گئی۔

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

215

نیزات رسول کریم ﷺ

توضیح : بعض شارحین حدیث پاک نے لکھا ہے کہ یہ معجزہ غزوة بدر میں واقع ہوا اور سورہ انفال میں آیت وینزل علیکم من السماء ماءً لیتطہروا بہ اسی کی طرف اشارہ ہے۔

حضور ﷺ کے بچے ہوئے پانی کی برکت

بیہقی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کیا اور بچا ہوا پانی قبا کے کنویں میں ڈال دیا تو اس میں اس قدر پانی ہو گیا کہ پھر کبھی کم نہ ہوا۔ (نسیم الریاض)

لعاب دہن مبارک سے کنویں کے پانی کا شیریں ہونا

ابو نعیم نے ”دلائل النبوة“ میں روایت کی ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعاب دہن مبارک حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کے کنویں میں ڈالا، اس کے اثر سے اس کا پانی ایسا شیریں ہو گیا کہ سارے مدینہ میں ایسا پانی نہیں تھا۔ (نسیم الریاض)

پانی میں مشک سے زیادہ خوشبو

ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے چاہ زمزم بھرا ہوا تھا۔ ایک ڈول لایا گیا آپ نے اس میں کھلی فرما دی اس وقت سے اس کے پانی میں مشک سے زیادہ خوشبو آنے لگی۔ (نسیم الریاض)

مشک میں دودھ اور اس کے منہ میں مکھن

ابن سعد نے حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کو توشہ راہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

216

*** نبوت رسول کریم ﷺ ***

کے لئے ایک مشک پانی منہ بند کر کے عنایت فرمائی اور دعا کی، جب نماز کا وقت آیا اور وہ نماز کیلئے اترے دیکھا کہ اس مشک میں دوود تھا اور اس کے منہ میں مکھن تھا۔
(شمیم الریاض)

دریائے نیل کے نام خط

امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سندوں سے روایت کی ہے کہ جب شہر مصر فتح ہوا وہاں کے باشندوں نے حاکم مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا "اے امیر دریائے نیل کی یہ عادت ہے کہ جب مینے کی بارھویں تاریخ ہوتی ہے تو ہم لوگ ایک کنواری لڑکی اس کے ماں باپ کو راضی کر کے لے لیتے ہیں اور اس کو عمدہ عمدہ لباس اور زیور پہنا کر دریائے نیل میں ڈال دیتے ہیں تب یہ جاری ہو جاتا ہے۔ اس کے بغیر ہرگز جاری نہیں ہوتا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ بات اسلام میں کبھی نہ ہونے پائے گی۔ اسلام تمام پھیلی بری رسموں کو دود کرتا ہے۔

ظالمانہ رسم کا خاتمہ

لڑکی کی بھینٹ نہ دینے سے دریائے نیل مسلسل تین مہینوں تک مطلق جاری نہ ہوا۔ لٹل مصر کی زراعت کا دارو مدار دریائے نیل پر ہی تھا۔ لوگ بست پریشان ہوئے اور اپنا ملک چھوڑ کر کہیں اور جانے کا ارادہ کرنے لگے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ حل دیکھا تو دار الخلافت میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس یہاں کا موجودہ حال لکھ کر بھیج دیا اور فرمان کا انتظار کرنے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ :

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

217

***** مہرات رسول کریم ﷺ *****

”تم نے بہت اچھا کیا کہ اس غلط اور ظالمانہ رسم کے موافق عمل نہ کیا۔
دراصل اسلام رسوم قبیلہ کو مٹا دیتا ہے۔“ اس خط میں ایک رقعہ ملفوف کر دیا اور لکھا
کہ اس کو دریائے نیل میں ڈال دینا۔ امیرالمومنین کا مکتوب گرامی جب حضرت عمرو
بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچا تو انہوں نے رقعہ کھولا اور دیکھا کہ اس کا
مضمون یہ تھا۔

یہ رقعہ بندۂ خدا امیرالمومنین عمر کی طرف سے دریائے نیل کی جانب ہے۔
”اے دریائے نیل اگر تو اپنے آپ جاری ہوتا ہے تو مت جاری ہو اور اگر خدائے
واحد و قہار کے حکم سے جاری ہوتا ہے تو ہم اسی واحد قہار سے عرض کرتے ہیں کہ
تجھے جاری فرما دے۔“

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس رقعہ کو دریائے نیل میں
ڈال دیا اور وہ اسی رات جاری ہو گیا اور ایک ہی رات میں سولہ گز پانی زیادہ ہو گیا۔
اس وقت سے مصر کی یہ رسم موقوف ہو گئی۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

218

معجزات رسول کریم ﷺ

آگ کے متعلق معجزات

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی دعوت میں

صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ غزوہ خندق میں ہم خندق کھود رہے تھے۔ خندق میں ایک سخت پتھر نکلا کہ وہ ٹوٹ نہ سکا۔ لوگوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ خندق میں ایک ایسا سخت پتھر آگیا ہے کہ وہ ٹوٹ نہیں رہا ہے۔ آپ نے فرمایا ”میں توڑوں گا“

اس وقت آپ ﷺ کے شکم مبارک پر بھوک کی وجہ سے پتھر بندھے ہوئے تھے اور تین دن گزر گئے تھے کہ ہم لوگوں نے کچھ نہ چکھا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدال اپنے ہاتھ میں لیا اور اس سخت پتھر پر مارا وہ توڑ رہ گیا کی طرح نرم ہو کر پاش پاش ہو گیا۔ اس کے بعد میں اپنے گھر آیا اور اپنی بیوی سے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھوک میں دیکھا ہے۔ اس نے ایک صاع جو نکالا، گھر میں بکری کا بچہ تھا اس کو ذبح کیا۔ بیوی نے جو کا آنا پیسا اور گوشت ہانڈی میں چڑھا دیا اور میں نے حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چکے سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آنا تیار کیا ہے حضور چند صحابہ کرام کے ساتھ تشریف لے چلیں۔ آپ نے بلند آواز سے پکار کر فرمایا۔

”اے اہل خندق جابر نے تمہاری دعوت کی ہے جلدی چلو۔“

اس کے بعد مجھ سے فرمایا۔

”جب تک میں نہ آؤں ہانڈی کو نہ اتارنا اور آٹا نہ پکانا۔“

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

219

***** عزائم رسول کریم ﷺ *****

اس کے بعد آپ تشریف لائے اور لعاب دہن مبارک گوندھے ہوئے آئے
میں اور ہانڈی میں ڈالا اور برکت کی دعا کی اور فرمایا ” ایک پکانی والی اور بلا لو اور ہانڈی
میں سے پیالے نکال نکال کر دو۔ اس کو چولہے پر سے نہ اتارو۔“ حضرت جابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم ہزار آدمی تھے اور سب نے کھایا اور ہماری
ہانڈی اسی طرح جوش میں رہی اور آنا اتنا ہی رہا جتنا تھا۔

دو معجزے

اس حدیث پاک میں حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو معجزے مذکور
ہوئے۔ ایک عالم جماد سے متعلق کہ سخت پتھر آپ کے تیر مارنے سے مثل تودہ
ریگ کے ہو گیا۔ دوسرا برکت طعام کا معجزہ کہ ایک ہزار آدمیوں نے پونے تین سیر جو
کی روٹیوں اور ایک بکری کے بچے کے گوشت سے خوب سیر ہو کے کھالیا۔ اور کھانا اتنا
ہی باقی بچ رہا جتنا پہلے تھا۔ اس میں حضور نبی کریم صاحب کوثر و تسنیم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا تصرف آگ پر بھی ثابت ہو گیا کہ آگ ہانڈی کے شوربے اور گوشت کو
نہ جلا سکی نہ کم کر سکی۔

زبردست اور ہلاکت خیز آگ

قطب الدین تطلانی نے کتاب ”جمل الاعجاز فی الاعجاز نبار الحجاز“ میں تحریر
فرمایا ہے کہ وہ آگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی کے موافق
ملک حجاز میں مدینہ طیبہ کے قریب ظاہر ہوئی تھی اور وہ پتھروں کو جلا دیتی تھی، گلابی
تھی۔ وہ ایک پتھر کے پاس پہنچی اس پتھر کا ایک نصف حصہ مدینہ میں داخل تھا اور آدھا
خارج حرم تھا۔ آگ نے نصف خارج الحرم کو پتھر کو جلا دیا اور جو نہی نصف داخل حرم
پتھر پر پہنچی بجھ گئی۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

220

قرطبی نے لکھا ہے کہ وہ آگ مدینہ طیبہ سے ایک مرحلہ پر ظاہر ہوئی تھی اور اس کا یہ حال تھا کہ دریا کی موجوں کی طرح جوش مارتی تھی۔ ملک یمن کے ایک گاؤں میں پہنچی تو اس کو جلا دیا۔ مگر مدینہ کی جانب اس آگ سے ٹھنڈی ہوا ہی آرہی تھی۔ ”بذب القلوب وغیرہ“ اس آگ کا تفصیلی بیان معجزات عالم معانی میں گزر چکا ہے۔

موئے مبارک

”نسیم الریاض“ میں ہے کہ عدیم بن ابی طاہر علوی کے پاس حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چودہ موئے مبارک (بال شریف) تھے۔ انہوں نے امیر حلب جو علویوں سے محبت اور عقیدت رکھتا تھا اور مرد سخی تھا کو بطور ہدیہ کے پیش کیا۔ اس نے بہت تعظیم و تکریم کی۔ ایک مدت کے بعد پھر علوی اس امیر کے پاس گئے اس نے منہ ترش کر لیا اور ان کی طرف کچھ التفات نہ کیا۔ انہوں نے اس کا سبب پوچھا، اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ جو بال تم لائے تھے ان کی کچھ اصل نہیں ہے۔ انہوں نے کہا ان بالوں کو منگوائیے۔ جب وہ بال شریف آئے، انہوں نے آگ منگوائی اور چند بال دکھتی ہوئی آگ میں ڈال دیئے تو وہ نہ جلے بلکہ اور اچھے ہو گئے۔ اس امیر نے علوی کے قدم چومے اور ان کی بے حد تعظیم و تکریم کی اور ان کو بہت کچھ نذرانہ پیش کیا۔

دسترخوان تنور کی آگ میں نہ جلا

ایک معجزہ آگ سے متعلق مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی شریف میں بیان کیا گیا ہے۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

222

نے جواب دیا کہ دسترخوان کے نہ جلنے کی وجہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے ایک بار اپنا دست پاک اور وہاں (منہ) مبارک صاف کیا تھا۔ یہ معجزہ بیان کر کے حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اس کا نتیجہ بیان کرتے ہوئے نصیحت فرماتے ہیں۔ اے جہنم کی آگ اور عذاب الہی سے ڈرانے والے دل ایسے معجز نما مبارک ہاتھ اور منہ والے آقا جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالی سے قریب ہو جا۔ جب ایسے غیر ذی روح جلد (دسترخوان) کو ایسا شرف بخش دیا تو وہ اپنے عاشق کی جان کو کیونکر محروم فرمائیں گے۔

ہوا کے متعلق معجزات

بارش کی دعا

صحیحین میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک بار قحط پڑا۔ آپ جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک اعرابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مال ہلاک ہو گئے اور عیال بھوکوں مرتے ہیں، حضور بارش کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے اس وقت آسمان پر بادل کا کہیں کوئی ٹکڑا نہ تھا خدا کی قسم ابھی رحمت للعالمین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا سے فارغ ہو کر ہاتھ بھی نہ رکھنے پائے تھے کہ ابر پہاڑوں کی طرح ہر طرف سے گھر آیا۔ آپ منبر سے اترنے نہ پائے تھے کہ ریش مبارک سے بارش کے قطرے گرنے لگے۔ اس دن سے دوسرے جمعہ تک پانی برستا رہا۔ پھر جمعہ کے روز اس اعرابی یا اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ مکانات گر پڑے اور مال ڈوب گئے، حضور دعا فرمائیں کہ بارش تقم جائے۔

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

223

*** محضرات رسول کریم ﷺ ***

بارش رکنے کی دعا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا کہ ”اللہی ہمارے گرد برسے اور ہم پر نہ برسے اور ابر کی طرف آپ نے جدھر ارشاد فرمایا وہاں سے کھل گیا۔“ اس دعا کے اثر سے مدینہ منورہ میں بارش موقوف ہو گئی اور مدینہ کے آس پاس پانی برستا رہا۔ اطراب و جوانب سے لوگ آتے تھے وہ بارش کی کثرت بیان کرتے تھے۔

توضیح : اس حدیث پاک میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو معجزوں کا بیان ہے۔ ایک عالم آب میں اور دوسرا کائنات الجو (ہوا) میں ظاہر ہوا۔ اس طور پر کہ آپ کی دعا سے پانی برستا پھر آپ نے فضا میں جس طرف اشارہ کر دیا ادھر سے بادل ہٹ گیا۔

طوفانی ہوا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ جَاءَتْكُمْ جُنُودٌ فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا وَجُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ○ (پارہ ۲۱، سورہ احزاب، رکوع ۸)

”یعنی اے ایمان والو! یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر فرمایا کہ جب آئیں تم پر فوجیں (یعنی قریش، غطفان، یہود، قریظہ، نبی نصیر اور بارہ ہزار آدمی تم پر چڑھ آئے تھے) تو بھیجی ہم نے ان پر ٹھنڈی پروانی (ہوا) کہ خوب کڑا کے کا جاڑا پڑا اور ہوانے ان کو نہایت عاجز اور تنگ کر دیا۔ بیشمار غبار ان کے منہ پر ڈالا۔ ان کی آگ بجھا دی اور ان کی ہانڈیاں الٹ دیں۔ میخیں اکھاڑ دیں۔ خیمے گر پڑے، گھوڑے کھل کر آپس میں لڑنے لگے اور بھی بھیجے ان پر ایسے لشکر کہ ان کو تم نے نہیں دیکھا یعنی فرشتے کہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

224

*** حجرات رسول کریم ﷺ ***

انہوں نے کافروں کے دلوں میں رعب ڈالا اور ان کے دلوں میں اس قدر دہشت ڈال دی کہ وہاں سے بھاگ گئے اور اللہ تمہارے کاموں کو دیکھتا ہے۔“

توضیح : یہ معجزہ غزوہ احزاب میں واقع ہوا اس کو غزوہ خندق بھی کہا جاتا ہے۔ کفار قریش مع غطفان وغیرہ قبائل کے لشکر عظیم لے کر مدینہ منورہ پر چڑھ آئے تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے سے مدینہ کے گرد خندق کھدوائی تھی۔ ایک ماہ کے قریب لشکر کنار وہاں ٹھہرا رہا اور تیر و پندرہ لڑتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایسی سخت باد صبا بھیجی کہ وہ حد درجہ تکلیف و پریشانی سے عاجز و درماندہ ہو کر بھاگ گئے۔ طلحہ بن خویلد اسدی نے ہوا کے نقصان کو دیکھ کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم پر جاو کیا ہے، یہاں رکنا مناسب نہیں۔ یہاں سے جلدی بھاگو۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نصرت بالصبا و اہلکت عاد بالدبور یعنی ”میری مدد صبا سے ہوئی ہے کہ اس نے کافروں کو غزوہ احزاب میں بھاگنے پر مجبور کر دیا اور قوم عاد صبا سے ہلاک کی گئی۔“ یہ معجزہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مثل معجزہ حضرت ہود علیہ السلام ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے قوم ہود کو ہوا سے ہلاک کیا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کرامت (ہوا پر حکومت)

بیہقی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک لشکر بھیجا تھا۔ اس کا امیر حضرت ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر کیا تھا۔ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے دن خطبہ میں بلند آواز میں فرمانے لگے۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

225

تجزات رسول کریم ﷺ

یا ساریة الجبل - یا ساریة الجبل -

”اے ساریہ پہاڑ سے ہوشیار! اے ساریہ پہاڑ سے ہوشیار!!“

اس کے بعد ایک شخص لشکر میں سے آیا اور کہنے لگا امیر المؤمنین ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا اور دشمن نے ہمیں بھگا دیا۔ اچانک ہم نے آواز سنی۔ یا ساریة الجبل اس آواز پر ہم لوگوں نے پشت پہاڑ کی طرف کر کے جنگ کی تو اللہ تعالیٰ نے دشمنوں پر ہم کو فتح دی۔

توضیح : یہ کرامت امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہوئی کہ لشکر کا حال ان پر منکشف ہو گیا اور ان کی آواز کو ہوانے لشکر تک مقام نماوند میں پہنچا۔ چونکہ ولی کی کرامت نبی کے معجزہ کی مظہر ہے یہاں اس کو بھی بیان کر دیا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء کے تصرف کی یہ کیفیت ہے تو خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیار و تصرف کا کیا حال ہو گا۔

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کلیہ ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ حال ہے خدمت گاروں کا سردار کا عالم کیا ہو گا

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

226

عالم جمادات کے متعلق معجزات

پھاڑوں اور درختوں کا حضور ﷺ کو سلام کہنا

ترمذی نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت کی ہے کہ میں حضور نبی کریم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھا۔ آپ بعض اطراف مکہ کی طرف تشریف لے گئے جو پہاڑ یا درخت سامنے آیا وہ کہتا ”السلام علیک یا رسول اللہ“

توضیح : حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معجزہ عالم جمادات اور عالم نباتات دونوں میں واقع ہوا کہ پہاڑوں اور درختوں نے آپ کو سلام کیا۔

کنکریوں کا تسبیح پڑھنا

بیہقی نے ”دلائل النبوة“ میں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوقات خلوت کا خیال کر کے حاضر ہو جاتا تھا۔ ایک روز آپ کو تمنا پایا۔ میں خلوت کو غنیمت جان کر آپ کے حضور جا بیٹھا۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور سلام عرض کر کے دائیں طرف بیٹھ گئے۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور سلام کر کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دائیں جانب بیٹھ گئے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور سلام کر کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دائیں طرف بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سات کنکریاں تھیں آپ نے انہا کو اپنی ہتھیلی میں رکھیں۔ وہ کنکریاں اللہ کی تسبیح کرنے لگیں۔ ان کی آواز

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

227

*** معجزات رسول کریم ﷺ ***

سب نے سنی جیسے شہد کی مکھی آواز کرتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے کنکریوں کو رکھ دیا وہ خاموش ہو گئیں۔

اس کے بعد کنکریاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہتھیلی پر رکھ دیں وہ پھر تسبیح کرنے لگیں اور ان کی آواز شہد کی مکھی کی طرح سنی گئی۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رکھ دیں۔ کنکریوں کی آواز بند ہو گئی۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو لے کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہتھیلی پر رکھ دیا وہ پھر تسبیح پڑھنے لگیں۔ پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو رکھ دیا۔ وہ پھر چپ ہو گئیں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہتھیلی پر رکھا وہ پھر تسبیح کرنے لگیں اور ان کی آواز شہد کی مکھی کی طرح سننے میں آئی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بھی ان کو رکھ دیا۔ پھر وہ خاموش ہو گئیں۔

حافظ ابوالقاسم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہ حدیث اپنی تاریخ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے اس میں اتنا زیادہ لکھا ہے کہ :

”حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کنکریوں کو حاضرین میں سے ہر ایک کے ہاتھ پر رکھا تو کنکریوں نے کسی کے ہاتھ پر تسبیح نہ کی۔“

(نسیم الرياض)

توضیح : بعض شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ اس وقت حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ حاضر نہ تھے ورنہ کنکریاں ان کے ہاتھ میں بھی دیگر خلفاء کی طرح تسبیح کرتیں۔ اس لئے کہ وہ بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ و جانشین تھے۔

پتھروں کا حضور ﷺ کو سلام کرنا

مسلم نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

228

عجرات رسول کریم ﷺ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو مکہ میں مجھ کو سلام کیا کرتا تھا۔

حجر اسود اور زقاق المرفق

نبیہتی اور اکثر محدثین نے کہا ہے کہ وہ پتھر حجر اسود ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ایک اور پتھر ہے جو اب تک مکہ میں موجود ہے۔ اس کو چے میں جس کو زقاق المرفق کہتے ہیں اور اس میں مرفق شریف کا اثر ہے۔ لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر کیا ہے کہ یہ بات عمد قدیم سے بزرگوں سے چلی آ رہی ہے۔ (نسیم الرياض)

کپڑے کی برکت سے آتش دوزخ سے حفاظت

نبیہتی نے حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک بار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس سے کہا کہ ”جب تک میں نہ آؤں کل تم اور تمہاری اولاد مکان سے کہیں نہ جانا کہ مجھے تم سے کچھ کام ہے۔“ وہ سب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسب احکام آپ کے منتظر رہے۔ آپ تشریف لائے اور ان کی خیر و نجات پوچھی انہوں نے عرض کیا کہ خیریت ہے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”قریب آ جاؤ۔“ وہ لوگ قریب آ گئے پھر آپ نے ان کے اوپر چادر ڈال دی اور دعا کی۔

”الہی یہ میرے چچا ہیں اور باپ کے برابر اور یہ ان کی اولاد جس طرح میں نے انہیں اس کپڑے سے ڈھک رکھا ہے تو ان کو آتش دوزخ سے محفوظ رکھ۔“ اس مکان کی چوکھٹ اور دیواروں نے بھی آمین آمین کہا۔ (نسیم الرياض)

توضیح : ابو نعیم نے ”دلائل النبوة“ میں یہ حدیث روایت کی ہے اور تحریر کیا

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

229

تہذبات رسول کریم ﷺ

ہے کہ اس وقت حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کی اولاد میں سات افراد تھے۔ فضل، عبداللہ، عبید اللہ، عبدالرحمن، قاسم، سعید، چچہ صاحبزادے اور ام حبیبہ ایک صاحبزادی تھیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

حضور ﷺ کے دست پاک کی لکڑی کا اعجاز

مخبرین میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور بزاز، طبرانی اور ابو یعلیٰ نے حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ کفار قریش نے تین سو ساٹھ بت کعبہ کے گرد رکھے تھے۔ اور ان کے پاؤں سیر سے سخت مضبوط بنادیتے تھے۔ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے سال مسجد حرام میں داخل ہوئے آپ کے دست پاک میں ایک لکڑی تھی اس لکڑی سے آپ نے بتوں کو اشارہ کرنا شروع کیا اور یہ آیت پڑھتے تھے **جاء الحق وزهق الباطل "حق آیا اور باطل رسوا ہوا"** تو جس بت کے منہ کی طرف آپ نے لکڑی سے اشارہ کیا وہ اوندھے منہ گر پڑا۔ یہاں تک کہ ان بتوں میں سے کوئی بت باقی نہ رہا۔

(نسیم الرياض)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

230

عجزات رسول کریم ﷺ

عالم نباتات کے متعلق معجزات

اس عنوان کے تحت درختوں اور شاخوں اور نکلڑی کی چیزوں، پھولوں، پھلوں اور غلوں سے بنے ہوئے کھانوں سے متعلق معجزات بیان کئے گئے ہیں۔

درختوں کی فرمانبرداری

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا ہم ایک منزل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلے یہاں تک کہ ایک چوڑے میدان میں اترے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں کوئی چیز جس کی آڑ میں آپ فارغ ہو سکیں نہ ملی۔ دو درخت وادی کے کنارے نظر آئے۔ آپ وہاں تشریف لے گئے اور اس کی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا اللہ کے حکم سے میری فرمانبرداری کرو۔ وہ درخت حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو لیا جس طرح اونٹ مہار پکڑنے والے کے ساتھ چلتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے درخت کے پاس تشریف لے گئے اس کی بھی شاخ پکڑ کر فرمایا ”بحکم خدا میری اطاعت کرو“ وہ درخت بھی آپ کے ساتھ ہو لیا۔ پھر دونوں درختوں کو اس مقام پر ٹھہرایا جو دونوں کے درمیان مسافت تھی اور فرمایا کہ ”دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مل جاؤ“ وہ دونوں درخت آپس میں مل گئے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں بیٹھا کچھ دل میں خیال کر رہا تھا ادھر میری نگاہ ہٹ گئی۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لارہے ہیں اور دونوں درخت اپنی جگہ پر جا کر کھڑے ہو گئے۔

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

231

درخت کی گواہی

دارمی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ ایک اعرابی آیا۔ جب وہ قریب ہوا آپ نے اس سے فرمایا۔

”تو گواہی دیتا ہے کہ خدائے وحدہ لا شریک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

اس نے کہا کہ تمہاری اس بات پر کون گواہ ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

”سلم کا یہ درخت“ (سلم ایک خاردار درخت ہوتا ہے)

پھر اس درخت کو آپ نے بلایا۔ وہ اس میدان کے کنارے پر تھا وہ زمین چیرتا ہوا آپ کے سامنے آکھڑا ہوا۔ آپ نے اس سے تین بار شہادت طلب فرمائی، اس نے تین بار گواہی دی کہ آپ سچے نبی ہیں۔ پھر درخت اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔

جس وقت ہوئی آپ کو گواہی کی ضرورت

بت بول اٹھے پڑھنے لگے کلمہ شجر بھی

کھجور کے درخت کے خوشہ نے رسالت کی شہادت دی

ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا ”میں کیسے جانوں کہ آپ پیغمبر ہیں؟“

آپ نے فرمایا کہ ”اگر میں اس کھجور کے درخت کے خوشہ کو حکم دوں تو وہ گواہی دے گا کہ میں رسول خدا ہوں۔“ پھر آپ نے خوشہ کو بلایا وہ درخت پر سے

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

232

عجائب رسالہ کریم ﷺ

جھکتا ہوا آیا یہاں تک کہ آپ کے پاس آکر گرا اور اس نے آپ کی نبوت کی گواہی دی۔ پھر آپ نے اس سے فرمایا ”واپس چلا جا“ وہ چلا گیا۔ یہ معجزہ دیکھ کر وہ اعرابی مسلمان ہو گیا۔

درخت نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا

بزاز نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ طلب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ :

”تو اس درخت سے جا کر کہہ کہ تجھے اللہ تعالیٰ کے رسول بلا تے ہیں۔“

اعرابی نے درخت سے کہا تو اس درخت نے اپنے دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے حرکت کی اور زمین کو پھاڑتا ہوا اور اپنی جڑوں کو گھسیٹتا ہوا تیزی سے آپ کی خدمت میں آیا اور بولا ”اسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ“

اعرابی نے کہا کہ آپ اجازت فرمائیں کہ اپنی جگہ پر چلا جائے۔ آپ نے اس درخت کو واپس جانے کا حکم دیا وہ چلا گیا اور اس کی جڑیں زمین کے اندر پھر گھس کر جم گئیں اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اعرابی مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو اجازت دیں کہ میں آپ کو سجدہ کروں“

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”اگر میں کسی کے لئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔“

اعرابی نے پھر عرض کیا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دوں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اجازت مرحمت فرمائی اور اس نے آپ کے دست مبارک اور قدم پاک کو چوما۔ (نسیم الریاض)

توضیح : اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ بزرگ دیندار کی تعظیم و تکریم کے لئے دینی محبت کے جذبہ سے ان کے ہاتھ پاؤں کو چومنا جائز ہے۔ اس کو امام نووی نے اپنی

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

233

عجرات رسول کریم ﷺ

کتاب ”الذکار“ میں بھی تحریر کیا ہے۔

درخت اور پتھر جمع ہو کر دیواریں بن گئے

نبیہتی ﷺ اور ابو یعلیٰ ﷺ نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے ایک سفر جہاد میں فرمایا۔

”کہیں قضائے حاجت کے لئے جگہ ہے؟“

میں نے عرض کیا کہ اس میدان میں آدمیوں کی کثرت کے سبب کہیں ٹھکانہ نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا ”جا کر دیکھو کہیں درخت یا پتھر ہیں“ میں نے عرض کیا کہ کچھ درخت پاس پاس نظر آتے ہیں آپ نے فرمایا ”ان درختوں سے جا کر کہہ دو کہ اللہ کے رسول ﷺ تم کو حکم دیتے ہیں کہ اکٹھے ہو جاؤ اور پتھروں سے بھی اسی طرح کہو۔“

میں نے تعمیل ارشاد کی اور جا کر ان سے کہا تو اللہ کی قسم میں نے درختوں کو دیکھا کہ وہ قریب ہو کر ایک جگہ جمع ہو گئے اور پتھر آپس میں ایک دوسرے سے مل کر دیوار جیسے ہو گئے۔ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پیچھے قضائے حاجت فرمائی۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو مجھ سے فرمایا کہ جا کر ان سے کہہ دو کہ علیحدہ ہو جائیں۔ میں نے کہا تو اللہ کی قسم وہ درخت اور پتھر جدا ہو کر اپنی اپنی جگہ پر چلے گئے۔ (نیم الرياض)

کھجور کے درخت آپس میں مل گئے

امام احمد نبیہتی اور طبرانی نے حضرت یعلیٰ بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک سفر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

234

*** نجات رسول کریم ﷺ ***

وسلم کے ہمراہ تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قضاے حاجت محسوس ہوئی۔ آپ نے کھجور کے دو چھوٹے درختوں کو حکم دیا تو وہ دونوں مل گئے اور آپ نے اس کی آڑ میں قضاے حاجت فرمائی۔ (نسیم الریاض)

درخت کی شہادت

صحیحین میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب جن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے آپ سے پوچھا ”کون گواہی دیتا ہے کہ آپ رسول اللہ ہیں؟“ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”یہ درخت“ اس کے بعد آپ نے اس درخت کو بلایا۔

”اے درخت چلا آ“ وہ درخت اپنی جڑوں کو گھسیٹتا ہوا چلا آیا اور اس نے آپ کی رسالت کی گواہی دی۔ (نسیم الریاض)

درخت کا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا اور پھر واپس جانا

تہمتی اور ابو نعیم نے حضرت ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رکنہ پہلوان نے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے ایک درخت سمرہ جو آپ کے قریب تھا فرمایا کہ ”خدا کے حکم سے اوھر آ“ وہ درخت آپ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا اس کے بعد آپ نے فرمایا ”واپس چلا جا“ وہ درخت اپنی جگہ پلٹ گیا اس کا مفصل واقعہ اس طرح ہے۔

رکنہ پہلوان

رکنہ قریش میں ایک بڑا زبردست پہلوان تھا وہ ایک جنگل میں بکریاں چراتا تھا۔ ایک روز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دولت خانہ سے نکل کر اس

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

235

عجوزات رسول کریم ﷺ

جنگل کی طرف تشریف لے گئے۔ رکانہ ملا اور وہاں کوئی نہ تھا۔ اس نے کہا ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتے ہو اور اپنے معبود عزیز کی عبادت کرتے ہو۔ اگر میری تم سے قربت نہ ہوتی تو میں آج تمہیں (معاذ اللہ) مار ڈالتا۔ لیکن تم اپنے اللہ سے کہو کہ وہ آج تم کو مجھ سے بچائے اور میں تم سے ایک بات چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے کشتی لڑو اور تم اپنے خدا سے دعا مانگو اور میں اپنے لات و عزنی سے دعا مانگوں۔ اگر تم مجھ پر غالب آ جاؤ تو میری بکریوں میں سے دس بکریاں پسند کر کے لے لو۔

آپ ﷺ اس سے کشتی لڑے اور غالب آ گئے۔ اس نے کہا کہ ”تم نے تو مجھے نہیں پہچاننا لیکن تمہارا اللہ غالب آ گیا اور لات و عزنی نے میری مدد نہ کی اور میرا پہلو زمین پر آج تک کسی نے نہ لگایا۔ ایک بار اور کشتی لڑو اگر اب کی بار بھی پہچان دو گے تو دس بکریاں لور دوں گا۔“

آپ نے اس سے دوبارہ کشتی لڑی اور اس کو پھر پہچان دیا۔ اس نے پھر وہی ہی بکواس کی۔ آپ ﷺ اس سے پھر لڑے اور اس پر پھر غالب آ گئے۔ اس بار اس نے کہا کہ ”میری تمیں بکریاں آپ پسند کر لیں۔“ آپ نے فرمایا۔

”میں بکریاں نہ لوں گا لیکن میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں مسلمان ہو جا جنم سے نجات پائے گا۔“

رکانہ نے جواب دیا اگر کوئی معجزہ دکھاؤ تو البتہ میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ آپ ﷺ نے ایک سمرہ درخت سے فرمایا کہ ”بجکم اللہ اوہر آ“

وہ پھٹ کر دو ہو گیا اور چل کر آپ کے اور رکانہ کے درمیان آ کر کھڑا ہو گیا۔ رکانہ نے کہا کہ ”واقعی معجزہ تو آپ نے بت بڑا دکھایا ہے“ لب اس کو حکم دیجئے کہ واپس چلا جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ میرے کہنے سے واپس ہو جائے تو تو مسلمان ہو جائے گا؟ اس نے کہا ”ہاں!“

آپ ﷺ نے درخت سے فرمایا کہ ”پھر جا“ وہ پھر گیا اور اس کے دونوں

NooreMadinah Network - An Islamic Encyclopedia Network

<http://www.NooreMadinah.net>

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

236

مجازات رسول کریم ﷺ

نکڑے آپس میں جڑ کر ایک ہو گئے۔ آپ نے رکنہ سے فرمایا کہ ”مسلمان ہو جا“
اس نے کہا ”اگر میں مسلمان ہو جاؤں گا تو عورتیں کہیں گی کہ رکنہ
مرعوب ہو کر مسلمان ہو گیا۔“ اس کے بعد رکنہ فتح مکہ کے وقت مسلمان ہو گیا۔
(نسیم الریاض)

درختوں کی شاخوں اور لکڑی کی چیزوں کے متعلق معجزات

خشک لکڑی تلوار بن گئی

نبیؐ نے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ
بدر میں حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک خشک لکڑی دی اور فرمایا کہ تلوار بن
جا۔ تو وہ ان کے ہاتھ میں لمبی سفید براق جیسی تلوار بن گئی۔ اس سے انہوں نے جنگ
بدر میں لڑائی کی۔ وہ تلوار ان کے پاس ہمیشہ رہی اور جنگوں میں اس سے قتل کرتے
تھے۔ یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں جنگ یمامہ
میں شہید ہو گئے۔ اس تلوار کا نام ”عمون“ ہو گیا تھا۔ (نسیم الریاض)

”وہ زہاں جس کو سب کن کی کنجی کہیں“

شاخ خرما تلوار بن گئی

نبیؐ نے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن خشک کی تلوار غزوہ احد میں
نوٹ گئی تھی۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرما کی ایک شاخ ان
کے ہاتھ میں دیدی وہ تلوار بن گئی۔ (نسیم الریاض)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

237

تذرات رسول کریم ﷺ

توضیح : ابن سید الناس نے لکھا ہے کہ وہ تلوار حضرت عبداللہ بن بخش کے پاس رہی۔ ان کی وفات کے بعد ان کے ترکہ میں دو سو دینار میں فروخت ہوئی۔

درخت کی شاخ روشن ہو گئی

امام احمد نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک بار حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رحمت للعالمین حضور نبی کریم کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ رات اندھیری تھی، بادل تھا، بجلی چمک رہی تھی، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو درخت کی ایک شاخ عنایت فرمائی اور کہا ” یہ ایسی روشن ہو جائے گی کہ دس آدمی تمہارے آگے اور دس آدمی تمہارے پیچھے چل سکیں گے اور جب تم گھر پہنچو گے تو ایک کالی چیز دیکھو گے اس کو مار کر نکال دینا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے چلے تو وہ روشن ہو گئی یہاں تک کہ گھر پہنچے اور ایک کالی چیز دیکھی اور اسے مار کر نکال دیا۔ (نسیم الرياض)

توضیح : کالی چیز شیاطین میں سے کوئی شیطان تھا کہ اس وقت وہاں موجود تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اسے نکال دیا۔

استن حنانه

صحیح بخاری میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی میں خطبہ کے وقت کھجور کے درخت کے ایک ستون سے ٹیک لگا لیا کرتے تھے۔ جب منبر تیار ہو گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر خطبہ دینا شروع کر دیا۔ دفعتاً ”ستون زور سے چیخ مار مار کر رونے لگا کہ قریب تھا پھٹ جائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر سے اتر کر

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

238

*** عجزات رسول کریم ﷺ ***

ستون کو اپنے سینے سے لگا لیا، وہ ہچکیاں لینے لگا جس طرح بچہ کو رونے سے چپ کرایا جاتا ہے۔ پھر اس کا رونا بند ہو گیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ہمیشہ ذکر سنا کرتا تھا اب جو نہ سنا تو رونے لگا۔ آپ کا یہ معجزہ بہت سے اصحاب نے روایت کیا ہے اور ہر دور میں ایک جماعت کثیر اس کی راوی رہی ہے۔ علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ حدیث گریہ ستون متواتر ہے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس طرح لکھا ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جب اس حدیث کو نقل فرماتے تو روتے اور کہتے اے بندگان خدا جب خشک لکڑی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں روتی اور نالہ و فغاں کرتی ہے تو تمہیں اس سے زیادہ لقائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشتاق ہونا چاہئے۔

منبر تھر تھر کانپنے لگا

مسلم، نسائی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ یعنی کافروں نے اللہ تعالیٰ کی جیسی قدر پہچانی چاہئے کسی قدر نہیں پہچانی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا ”خدائے جبار اپنی بڑائی بیان کرتا ہے۔“

انا الجبار انا الجبار انا الکبیر المتعال۔

یعنی ”میں جبار ہوں“ میں جبار ہوں اور میں بہت بڑا ہوں بہت بلند ہی والا“ اس کلام کو سنتے ہی منبر تھر تھر کانپنے لگا یہاں تک کہ ہم لوگوں کو اندیشہ ہونے لگا کہ کہیں آپ منبر سے گرنے جائیں۔ (شمس الریاض)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

239

معجزات رسول کریم ﷺ

توضیح : حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منبر لکڑی کا تھا۔ تو یہ معجزہ بھی آپ کا عالم نباتات میں ظہور پذیر ہوا کہ ایک جسم نباتاتی آپ کا کلام سن کر خدا کی عظمت اور اس کے جلال سے تھر تھرانے لگا۔

لکڑیوں کا روشن ہونا

بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک رات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار سے نکلے، رات بہت تاریک تھی اور دونوں کے ہاتھ میں ایک ایک چھوٹی لکڑی تھی تو ایک لکڑی روشن ہو گئی۔ اس کی روشنی میں دونوں چلے جب دونوں کا راستہ جدا ہوا تو دوسرے کے ہاتھ کی لکڑی بھی روشن ہو گئی اور وہ اپنی اپنی لکڑی کی روشنی میں اپنے گھر پہنچ گئے۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

240

معجزات رسول کریم ﷺ

پھلوں اور کھانوں کے متعلق معجزات

کھجور کے ڈھیر میں برکت

بخاری شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد کی وفات ہوئی تو وہ قرض دار تھے۔ میں نے قرض خواہوں سے چاہا کہ وہ قرض کے عوض ہمارے نخلستان کی سب کھجوریں لے لیں۔ انہوں نے منظور نہ کیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضور کو معلوم ہے کہ میرے والد جنگ احد میں شہید ہوئے ہیں اور اپنے ذمہ بہت سا قرض چھوڑا ہے۔ میری درخواست ہے کہ آپ تشریف لے چلیں تاکہ آپ کو دیکھ کر قرض خواہ شاید کچھ نرمی و رعایت کریں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”چلو ہر قسم کی کھجوروں کے الگ الگ ڈھیر لگا دو۔“ میں نے ویسا ہی کیا اور آپ کو بلایا۔ جب قرض خواہوں نے آپ کو دیکھا تو مجھ سے اور بھی تقاضا کرنے لگے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حال دیکھ کر بڑے ڈھیر کے گرد تین بار گھومے پھر اس کے اوپر بیٹھ کر فرمایا کہ۔

”اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔“ اور اسی ڈھیر سے نانپنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ میرے والد کا سب قرض ادا ہو گیا۔ میری آرزو تھی کہ سب ڈھیروں کی کھجوریں صرف ہو جائیں اور میری بہنوں کے لئے ایک کھجور نہ بچے اور قرض ادا ہو جائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی برکت و رحمت سے اللہ تعالیٰ نے سب ڈھیر بچا دیئے، یہاں تک کہ جس ڈھیر پر آپ بیٹھے تھے اور اس سے تمام قرض ادا ہوا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

241

چھوہاروں کیلئے برکت کی دعا

ترمذی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں تھوڑے چھوہارے لایا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان چھوہاروں کے لئے دعائے برکت فرمادیں۔ آپ ﷺ نے ان چھوہاروں کو جمع کر کے ان میں دعائے برکت کی اور مجھ سے فرمایا کہ۔

”انہیں لے کر اپنے توشہ دان میں ڈال رکھو اور جب تمہارا جی چاہے اس میں سے نکال لیا کرنا مگر اس کو جھاڑنا نہیں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ان چھوہاروں میں ایسی برکت ہوئی کہ میں نے اتنے اتنے وسق اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کئے اور ہمیشہ اس میں سے کھاتے اور کھلاتے رہے وہ توشہ دان ہمیشہ میری کمر میں لگا رہتا تھا یہاں تک کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دن میری کمر سے کٹ کر کہیں گر گیا۔

توضیح : شامت اعمال خلاق اکثر زوال برکت کے باعث ہوتی ہے۔ قتل عثمان رضی اللہ عنہ کہ گناہ عظیم تھا اس کی شامت سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو ایک برکت دائمی حاصل ہوئی تھی وہ جاتی رہی۔ اس توشہ دان کے گم ہو جانے پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شعر منقول ہے ۔

للناس ہم ولی فی الیوم ہمان

فقد الجرات و قتل الشیخ عثمان

”یعنی سب لوگوں کو ایک رنج ہے اور مجھے آج دو رنج ہیں ایک تو توشہ دان

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

242

معجزات رسول کریم ﷺ

کے گم ہو جانے اور دوسرا حضرت عثمان غنی کے قتل ہو جانے کا۔

چھوہاروں میں حیرت انگیز برکت

ابوداؤد نے وکین سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ قبیلہ اتمس کے چار سو سواروں کو زاد راہ دیدیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ چھوہارے جن سے حضور توشہ دینے کا حکم فرما رہے ہیں وہ چار صاع ہیں اتنے میں سب کا توشہ کیسے ہو گا۔“

آپ ﷺ نے فرمایا ”جاؤ تو سہی“ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اور ان چھوہاروں سے چار سو سواروں کو بقدر کفایت توشہ دیا اور چھوہارے جتنے تھے اتنے ہی باقی بچ گئے۔ (نسیم الرياض)

کھانے میں برکت

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ جوک میں لوگوں کو بھوک کی تکلیف پہنچی یعنی زاد راہ کم تھا لوگ بھوکے رہنے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ جو کچھ توشہ دانوں میں باقی رہا ہے اسے منگوا کر دعائے برکت کر دیں۔ آپ نے ایک چرمی دسترخوان بچھوایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ جو کچھ توشہ دان میں بچا ہے لے آئیں۔ لوگ اپنے پاس سے جو کچھ باقی بچا تھا لے آئے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ ایک مٹھی بھر جو لے آئے۔ بعض ایک مٹھی کھجوریں اور کوئی روٹی کا ٹکڑا۔ یہاں تک کہ دسترخوان پر تھوڑا سا فراہم ہوا۔ آپ ﷺ نے اس پر دعائے برکت فرمائی اور لوگوں سے فرمایا کہ ...

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

243

مجازات رسول کریم ﷺ

”اپنے اپنے برتن بھر لو“ لشکر کے سب لوگوں نے تمام برتن بھر لئے اور سب نے خوب سیر ہو کر کھلایا پھر بھی بیچ رہا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اشہدان لاله الا اللہ واشہد انی رسول اللہ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک میں اللہ کا پیغمبر ہوں۔“ اس کلمہ کو جو شخص بغیر شک و شبہ کے کہے گا وہ بہشت میں داخل ہو گا۔

روٹیوں میں برکت

صحیحین میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا کہ ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز بھوک کی وجہ سے کمزور پائی ہے تمہارے پاس کچھ ہے۔“

ام سلیم نے جو کی روٹیاں نکالیں اور ایک اوڑھنی میں لپیٹ کر دیں۔ میں نے ان کو ہاتھوں کے نیچے چھپا لیا اور وہ روٹیاں لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ آپ مسجد میں رونق افروز تھے۔ آپ کے پاس اور لوگ بھی تھے۔ میں نے سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔

”ابو طلحہ نے روٹیاں بھیجی ہیں؟“

میں نے عرض کیا ”ہاں“

آپ نے فرمایا ”کھانا دے کر؟“

میں نے عرض کیا ”ہاں“

آپ نے حاضرین مجلس سے فرمایا ”اٹھو“

میں نے آگے بڑھ کر ابو طلحہ کو خبر کی۔ ابو طلحہ نے ام سلیم سے کہا کہ

”حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو ساتھ لیکر تشریف لا رہے

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

244

مجازات رسول کریم ﷺ

ہیں اور ہمارے پاس تو اتنا نہیں کہ سب کو کھلا سکیں۔ ”ام سلیم نے کہا ”اللہ اور اللہ کا رسول بہتر جانتے ہیں۔“ ابو طلحہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو طلحہ کے ساتھ گھر میں آئے اور ام سلیم سے کہا کہ

”جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ“ انہوں نے روٹیاں پیش کیں۔

آپ نے فرمایا ”ان کے ٹکڑے کر ڈالو“

پھر ام سلیم نے گھی کے برتن کو نچوڑ کر ان ٹکڑوں پر ڈال دیا۔ اس کے بعد

حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر کچھ پڑھا۔ آپ نے فرمایا۔

”دس آدمیوں کو آئے دو“

دس آدمی آئے اور انہوں نے پیٹ بھر کر کھلایا۔ پھر آپ نے دس آدمی اور

بلائے۔ اسی طرح سے دس دس آدمی آتے گئے اور پیٹ بھر کر کھاتے گئے۔ سب نے

پیٹ بھر کے کھالیا۔ وہ لوگ ستر یا اسی کے تعداد میں تھے۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

245

معجزات رسول کریم ﷺ

عالم حیوانات کے متعلق معجزات

اس باب میں حسب ذیل معجزات بیان کئے گئے ہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

- ۱- معجزات ”حلال جانوروں سے متعلق“
- ۲- معجزات ”درندوں سے متعلق“
(جن کا گوشت نہیں کھلایا جاتا)
- ۳- معجزات ”ان اشیائے خوردنی سے متعلق جو دودھ وغیرہ
اجزائے حیوانات سے حاصل ہوتی ہیں“

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

246

معجزات رسول کریم ﷺ

سواری والے اور حلال جانوروں کے متعلق معجزات

گھوڑا تیز رو ہو گیا

صحیح بخاری شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار اہل مدینہ کو دشمن کا خطرہ ہوا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو طلحہ کے ست اور تنگ قدم گھوڑے پر سوار ہوئے۔ جب واپس آئے تو آپ نے فرمایا۔

”تمہارے گھوڑے کو میں نے دریابایا۔“ اس کے بعد گھوڑا التا تیز رو ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اس سے آگے نہیں جاسکتا تھا۔ (حسین الریاض)

ست رفتار اونٹ سب سے آگے

صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سفر جماد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ میری سواری کا اونٹ ایسا تھک گیا تھا کہ چل نہیں سکتا تھا۔ آپ مجھے ملے تو فرمایا کہ۔

”تمہارے اونٹ کو کیا ہو گیا ہے؟“

میں نے کہا ”تھک گیا۔“

آپ نے پھر اونٹ کو ہانکا اور اس کے لئے دعا کی۔ اس اونٹ کا یہ حال ہو گیا کہ سب اونٹوں کے آگے چلتا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ ”تمہارے اونٹ کا کیا حال ہے؟“ میں نے عرض کیا اچھا حال ہے۔ آپ کی برکت اس کو پہنچی ہے۔ آپ نے فرمایا۔

”چالیس درہم میں اس کو میرے ہاتھ بیچتے ہو؟“ میں نے بیچ ڈالا اور مدینہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

247

تجزات رسول کریم ﷺ

تک اس کی سواری کی اجازت لے لی۔ جب آپ ﷺ مدینہ میں پہنچے میں اونٹ لے کر حاضر ہوا، آپ نے مجھے اس کی قیمت عطا فرمائی اور اونٹ بھی مجھ کو واپس کر دیا۔
(صواعق محرقة)

اونٹ نے حضور ﷺ سے اپنے مالک کی شکایت کی

”شرح السنہ“ میں یعلیٰ بن مرہ ثقفی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں تین چیزیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے دیکھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلا جا رہا تھا۔ ایک آب کش اونٹ آپ ﷺ کے پاس سے گزرے۔ آپ کو دیکھ کر اونٹ نے اپنے گلے میں کچھ آواز کی اور گردن زمین پر رکھی۔ آپ ﷺ ٹھہر گئے اور فرمایا۔
”اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟“

اونٹ کا مالک حاضر ہوا اس سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ۔

”اس اونٹ کو میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔“

اس نے عرض کیا میں اونٹ کو ویسے ہی بلا قیمت آپ کی نذر کرتا ہوں مگر یہ اونٹ ان لوگوں کا ہے جن کے سارے گھر کے معاش کا دار و مدار اسی پر ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جب تم نے اونٹ کا یہ حال بیان کیا تو میں اس کو نہیں لوں گا۔ مگر اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ اس سے محنت زیادہ لی جاتی ہے اور دانہ چارہ کم دیا جاتا ہے۔ تو تم اس کو اچھی طرح سے رکھو۔

درخت کا سلام کیلئے حاضر ہونا

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرمانے لگے۔ ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا آپ کے پاس آیا۔ یہاں تک

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

248

مجازات رسول کریم ﷺ

کہ درخت نے آپ کو ڈھک لیا اور پھر اپنے مقام پر چلا گیا۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے میں نے درخت کا حال عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

”اس درخت نے اللہ تعالیٰ سے اس بات کی اجازت لی کہ رسول اللہ کو سلام کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اجازت دی تو وہ میرے سلام کو حاضر ہوا تھا۔“

پھر ہم چلے تو ایک ندی پر گزر ہوا۔ وہاں ایک عورت اپنے بیٹے کو لائی جس کو جنون تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے نتھنے کو پکڑ کر فرمایا۔

”نکل جا کہ میں محمد رسول اللہ ہوں۔“

اس کے بعد ہم لوگ چلے گئے۔ جب اس سفر سے واپس ہوئے تو ندی پر پھر آئے اور اس عورت سے اس کے بیٹے کا حال پوچھا۔ اس نے عرض کیا۔ قسم ہے اس خدا کی جس نے آپ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اس دن سے لڑکے میں مرض کے کچھ آثار نہیں دیکھے۔

بکری کا تھن دودھ سے بھر گیا

”شرح السننہ“ میں جیش بن خالد برادر ام معبد سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت ابوبکرؓ کا غلام آزاد عامر بن فہیرہ اور عبد اللہ لہشی جو راہ بتانے کے لئے آپ کے ساتھ تھا ام معبد کے خیمے پر گزرے۔ اور ان سے گوشت اور کھجوریں طلب کیں تاکہ خرید لیں مگر نہ مل سکے۔ اس زمانہ میں وہاں قحط تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام معبد کے خیمے میں ایک بکری کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا۔

”یہ کیسی بکری ہے؟“ ام معبد نے عرض کیا لاغری کے سبب سے اور بکریوں

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

249

***** عجزات رسول کریم ﷺ *****
کے ساتھ چرنے نہیں جاسکتی اس وجہ سے بندھی ہے۔ آپ نے فرمایا ”اس کے کچھ
دودھ ہے؟“ اس نے کہا ”اس قابل نہیں رہی کہ دودھ ہو۔“ آپ نے فرمایا اگر تم
اجازت دو تو ہم اسے دو ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ اگر آپ اس میں دودھ دیکھیں تو
دوہ لیں۔

سرور کائنات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی اور بکری کے
تھن پر دست مبارک پھیرا اور بسم اللہ کہی پھر اس بکری کے بارے میں دعا فرمائی۔ اس
نے دوہنے کے لئے پاؤں پھیلا دیئے۔ دودھ اس کے تھنوں میں بھر آیا اور اس نے
جنگلی کرنا شروع کی۔ پھر آپ نے ایک بڑا برتن منگوایا جس میں آٹھ نو آدمی سیراب ہو
کر پی لیں۔ اس میں دودھ دوبا اور پورا برتن بھر گیا۔ آپ نے پہلے ام معبد کو دیا۔ اس
نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر آپ نے اپنے ہمراہیوں کو پلایا یہاں تک کہ وہ بھی خوب
سیراب ہو گئے۔ بعد میں آپ نے پیا۔ پھر دودھ کے برتن میں بھر دیا اور ام معبد کے
پاس چھوڑ دیا۔ یہ دیکھ کر ام معبد مسلمان ہو گئیں اور آپ نے وہاں سے کوچ کیا۔
(صواعق محرقة)

بکری کے گوشت میں برکت

بیہقی نے خالد بن عزیٰ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے حضور نبی کریم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک بکری ذبح کی۔ خالد کا کنبہ بڑا تھا۔ جب کبھی بکری
حلال کرتے ان کے کنبہ کو کفایت نہ کرتی بلکہ ایک ایک ہڈی بھی انہیں نہ پہنچتی۔
حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بکری میں سے تناول فرمایا اور جو بچا
اس کو خالد کے ڈول میں ڈال دیا اور اس کے واسطے دعائے برکت کی۔ خالد نے آکر
ڈول کا گوشت اپنے کنبہ کے سامنے نکالا۔ سب نے سیر ہو کر کھلایا۔ پھر بھی بچ رہا۔
(رئیم الرياض)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

250

***** معجزات رسول کریم ﷺ *****

بکریوں کی حفاظت

بیہقی نے ”دلائل النبوة“ میں روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر کا محاصرہ کیا۔ بعض قلعہ خیبر سے آپ لڑ رہے تھے۔ ایک شخص حاضر ہو کر مسلمان ہوا۔ وہ خیبر والوں کی بکریاں چراتا تھا۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ”میں ان بکریوں کو کیا کروں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا تو ان کے منہ پر کنکریاں مار دے اللہ تعالیٰ تیری امانت ادا کر دے گا۔ اور ان سب بکریوں کو اپنے گھر پہنچا دے گا۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور بکریاں اپنے اپنے گھر پہنچ گئیں۔ (نسیم الرياض)

بکریوں نے حضور ﷺ کو سجدہ کیا

امام احمد اور بزاز نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک انصار کے باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں کچھ بکریاں تھیں۔ انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم پر آپ کی تعظیم زیادہ واجب ہے ہم بھی حضور کو سجدہ کیا کریں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ”خدا کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کرنا چاہئے۔“ (نسیم الرياض، دلائل النبوة ۲/۳۷۹ برقم ۶۷۲)

سرکش اونٹ نے حضور ﷺ کو سجدہ کیا

مسلم اور ابوداؤد نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں ایک نمایت شریر اونٹ تھا۔ جو کوئی باغ میں جاتا اس پر دوڑتا اور کلٹنے کے لئے

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

251

***** عجزات رسول کریم ﷺ *****

جھپٹتا۔ آپ نے اس کو بلایا وہ آیا اور آپ کو سجدہ کیا اور آپ ﷺ کے سامنے بالوب
بیٹھ گیا۔ آپ نے اس کی ناک میں مہار ڈال دی اور فرمایا۔

”آسمان و زمین میں نافرمان جن و انس کے سوا جتنی چیزیں ہیں سب جانتی
ہیں کہ میں خدا کا رسول ہوں۔“ (نسیم الریاض)

توضیح : اونٹ کے سجدہ کرنے کی حدیث پاک حضرت ابو ہریرہؓ جابر بن عبد اللہؓ
یعلیٰ بن مرہؓ عبد اللہ بن جعفر اور عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بطریق
متعددہ مروی ہے اور محدثین میں مسلمؓ ابو داؤدؓ ابو نعیمؓ بیہقیؓ حاکمؓ امام احمدؓ دارمیؓ
اور بزاز نے اپنے اپنے طریقے سے روایت کی ہے۔ (نسیم الریاض)

غار ثور کو ایک درخت نے ڈھانپ لیا

طبرانیؓ بیہقیؓ ابو نعیمؓ بزاز اور ابن سعد نے حضرت زید بن ارقم اور حضرت
مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ جس رات حضور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غار ثور میں
تشریف فرما تھے اللہ تعالیٰ نے ایک درخت کو حکم دیا تھا کہ وہ غار پر اس طرح جم گیا کہ
اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ڈھانپ لیا اور دو کبوتروں کو حکم دیا کہ
وہ غار کے منہ پر آکر ٹھہریں اور وہاں گھونسلہ بنا کر اٹھے دیں۔ اور مکڑی نے غار
کے دہانے پر جالا مان دیا۔ جب کفار قریش آپ ﷺ کی تلاش میں آئے اور غار تک
پہنچے تو غار پر کبوتروں اور مکڑی کے جالے کو دیکھ کر کہنے لگے کہ اگر وہ اس میں ہوتے
تو کبوتر اس کے دروازے پر نہ ٹھہرتے اور مکڑی کا جالا اس طرح صحیح سلامت نہ رہتا۔
وہ اس قدر قریب پہنچ گئے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی آوازیں سن
رہے تھے۔ اگر وہ اچھی طرح نظر کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ
لیتے لیکن وہ واپس چلے گئے۔ (نسیم الریاض)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

252

معجزات رسول کریم ﷺ

توضیح : اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب و برگزیدہ رسول کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا اور کبوتر، مکڑی اور درخت کو پردہ دار کیا۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ حرم پاک میں جو موجودہ کبوتر ہیں اسی کبوتر کے جوڑے کی نسل سے ہیں۔

اونٹوں کا جوش فداکاری

حاکم، طبرانی اور ابو نعیم نے روایت کی ہے کہ عید کے دن پانچ یا چھ اونٹ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں قربانی کے لئے لائے گئے تو ان میں سے ہر ایک اونٹ آپ کی طرف جھپٹے اور یہ چاہتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے قربانی میں مجھ کو ذبح فرمائیں۔ (نسیم الریاض)

ہر اک کی آرزو تھی پہلے مجھ کو ذبح فرمائیں
تماشا کر رہے تھے مرنے والے عید قرباں میں

ہرنی پر رحم و کرم اور اسکی شہادت توحید و رسالت

طبرانی وغیرہ نے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنگل میں تھے۔ ایک ہرنی نے آپ کو پکارا۔
”یا رسول اللہ ﷺ!“

آپ ﷺ نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ ایک ہرنی بندھی ہوئی ہے اور ایک اعرابی وہاں سو رہا ہے۔ آپ نے ہرنی سے پوچھا ”کیا کہتی ہے؟“
اس نے عرض کیا کہ مجھے اس اعرابی نے شکار کیا ہے اور میرے اس پہاڑ میں دو بیچے ہیں، آپ مجھے آزاد کر دیں میں ان کو دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ آپ نے فرمایا ”تو واقعی واپس آجائے گی؟“ اس نے عرض کیا ”بیشک میں دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔“

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

254

معجزات رسول کریم ﷺ

بغیر دودھ والی بکری دودھ والی ہو گئی

بیہقی نے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بچپن میں عقبہ بن معیط کی بکریاں چراتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس سے گزرے اور ان سے
پوچھا کہ۔۔

”تمہارے پاس دودھ ہے؟“

انہوں نے جواب دیا ”ہاں ہے لیکن میں لمانت دار ہوں۔“

آپ نے فرمایا کہ ”ایسی بکری لاؤ جس نے کوئی بچہ نہ جنا ہو اور نہ اس کے
تھنوں میں کبھی دودھ ہوا ہو۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک پٹھ سا منے لائے۔
آپ ﷺ نے اس کے تھنوں پر دست مبارک پھیرا اور بارگاہ الہی میں دعا کی۔ حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک پیالہ لے آئے۔ آپ ﷺ نے اس میں دودھ
دوبا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ”پیو“ پھر آپ نے
تھنوں سے کہا کہ سٹ جاؤ۔ وہ تھن جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے۔ یہی معجزہ حضرت
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا سبب بنا۔ (نسیم الرياض)

حضرت حلیمہ سعدیہ کی بکریاں

ابویعلیٰ اور طبرانی نے یہ سند حسن روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دودھ پلانے کے لئے
لے گئیں۔ وہاں قحط تھا اور گھاس کم تھی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
برکت سے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بکریاں جو چرنے جاتی تھیں وہ

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

255

عجرات رسول کریم ﷺ

خوب پیٹ بھر کر آتی تھیں اور ان کے تھنوں میں دودھ بھرا ہوتا تھا اور ان کے قبیلہ کی بکریاں جو چرنے جاتی تھیں جنگل میں بھوکی پھرتی اور تھن خشک رہتے۔
(نسیم الریاض)

دہلی پتلی گھوڑی تیز رفتار ہو گئی

بیہقی نے حضرت جہیل اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر جماد میں ایک دہلی پتلی گھوڑی پر سوار تھا۔ آپ نے اس گھوڑے کو آہستہ سے کوڑا مارا اور آپ نے فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ تجھے اس گھوڑی میں برکت دے۔“

وہ گھوڑی اتنی تیز ہو گئی کہ اس کا تھامنا مشکل تھا اور اس کی نسل کی گھوڑی میں نے بارہ ہزار میں پہنچی۔
(نسیم الریاض)

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

256

معجزات رسول کریم ﷺ

درندوں اور غیر ماکول اللحم جانوروں

سے متعلق معجزات

بھیڑیے کا اعلان حق کہ نبی کریم ﷺ غیب کی خبریں دیتے ہیں

”شرح السننہ“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیا ایک چرواہے کی بکریوں میں سے ایک بکری لے گیا۔ چرواہے نے جھپٹ کر بکری اس سے چھڑائی اور بھیڑیا ایک ٹیلے پر جا کر بیٹھ گیا اور اس نے چرواہے سے کہا کہ ...

”اللہ تعالیٰ نے مجھے جو زرق دیا تھا وہ تو نے مجھ سے چھین لیا۔“

چرواہے نے کہا کہ ”نہایت تعجب کی بات ہے۔ ایسی بات میں نے کبھی نہیں دیکھی کہ بھیڑیا باتیں کرتا ہے۔“ بھیڑیے نے کہا۔

”اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ دو پتھر ملی زمین کے درمیان کھجوروں کے درختوں میں ایک فھنص تم کو اگلی پھیلی باتوں کی خبر دیتا ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کی نقلستان (جو دو سنگستانوں کے بیچ میں واقع ہے) میں گذشتہ اور آئندہ کے احوال بیان فرماتے ہیں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ چرواہا سووی تھا۔ وہ اس واقعہ سے بے حد متاثر ہو کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کیا اور مسلمان ہو گیا۔ (دلائل نبوت، ابو نعیم ۲/ ۳۷۲)

۳۷۲ برقم ۲ - احمد فی مسندہ ۲/ ۸۳ الحاکم فی مستدرک ۳/ ۳۶۷

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

258

عجرات رسول کریم ﷺ

نماز قرأت کی تعلیم دی اور سورۃ اخلاص سکھائی۔ اس نے جا کر اپنی قوم سے بیان کیا۔ اس کی قوم کے لوگ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سب مسلمان ہو گئے۔ (نسیم الرياض)

شیر کی اطاعت

نبیؐ نے حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں دریائے شور میں تھا، جہاز ٹوٹ گیا اور میں ایک تختہ پر بیٹھ گیا۔ بتتے بتتے ایک جنگل میں پہنچا۔ وہاں مجھے ایک شیر ملا۔ وہ میری طرف آیا، میں نے اس سے کہا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہوں۔ وہ شیر میری جانب بڑھ کر آیا اور اپنا کندھا میرے بدن میں مارا۔ پھر میرے ساتھ چلا، یہاں تک کہ مجھے راستے پر کھڑا کر دیا اور تھوڑی دیر رک کر باریک باریک آواز کرتا رہا اور میرے ہاتھ سے اپنی دم چھوادی۔ میں سمجھا کہ مجھے رخصت کر رہا ہے۔

شیر کہیا سنئے تائیں کی راہی جانڈے

جو غلام رسول اللہ دے اسی غلام اوتاں دے

توضیح : حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام تھے۔ ان کا نام رومان یا مہران یا طہمان تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو آزاد کر دیا تھا۔ ایک سفر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بہت سا سامان اٹھائے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ ”تو تو سفینہ ہے“ یعنی (کشتی) اس وقت سے ان کا یہی لقب مشہور ہو گیا۔

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

259

معجزات رسول کریم ﷺ

کھانے کی چیزوں سے متعلق معجزات
جو دودھ اور اجزائے حیوانات سے حاصل ہوتی ہیں

گھی میں برکت

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک برتن میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گھی بھیجا کرتی تھیں تو جب کبھی ان کے بیٹے روٹی کے ساتھ کوئی چیز کھانے کو مانگتے اور اس وقت گھر کے اندر کوئی ایسی چیز موجود نہ ہوتی تو اس برتن میں تلاش کرتیں تو اس میں ہمیشہ ہی گھی مل جاتا۔ ایک دن انہوں نے برتن کو نچوڑ لیا اور حاضر ہو کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے برتن کا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا۔
”اگر تم نہ نچوڑتیں تو ہمیشہ تمہیں اس میں سے گھی ملتا رہتا۔“

(صواعق محرقة)

کھجور، گھی اور پنیر میں برکت

صحیحین میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تو میری ماں ام سلیم کھجور، گھی اور پنیر کو اکٹھا کر کے اس کا جیس بنا کر ایک برتن میں رکھ کر مجھ سے کہا۔

”انس! اس کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے جا اور جا کر عرض کر کہ میری ماں نے آپ کے واسطے بھیجا ہے، سلام کہا ہے اور

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

260

مجزات رسول کریم ﷺ

عرض کیا ہے تھوڑی سی چیز ہے حضور کے لئے قبول فرمائیں۔“

میں وہ کھانا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے گیا اور جس طرح میری ماں نے کہا تھا عرض کیا۔ آپ نے فرمایا رکھ دو اور جاؤ فلاں فلاں (آپ نے چند آدمیوں کا نام لیا) کو بلا لاؤ۔ اور فرمایا ”اور جو تمہیں ملے بلا لاؤ۔“

میں ان لوگوں کو جن کا رحمت للعالمین حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نام لیا تھا اس کے علاوہ جو ملے سب کو بلا لایا۔ سارا گھر بھر گیا۔ قریب تین سو کے قریب لوگ تھے۔ میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کھانے میں دست مبارک رکھا اور کچھ زبان سے فرمایا۔ اس کے بعد آپ دس دس آدمیوں کو بلاتے تھے اور فرماتے تھے ”اللہ کا نام لے کر اپنے سامنے سے کھاؤ۔“ ایک گروہ نکلتا تھا تو دوسرا آجاتا تھا یہاں تک کہ سب کھا چکے۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا۔ ”انس! اس پیالے کو اٹھاؤ۔“

میں نے اٹھایا میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ جب میں نے لا کر پیش کیا تھا اس وقت زیادہ تھا یا جب اٹھاتا۔ (صواعق محرقة)

توضیح : جیسے حلوی کی طرح ایک قسم کا کھانا ہوتا ہے جو کھجور، گھی اور پنیر سے بنایا جاتا ہے۔ کبھی بجائے پنیر کے آنا اور ستو بھی ڈال دیئے جاتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست پاک کی برکت سے ایک پیالہ جیسے تین سو آدمیوں نے کھایا اور کم نہ ہوا۔

کیوں جناب ابو ہریرہ کیسا تھا وہ جام شیر!

بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک روز میں بھوکا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے اپنے ہمراہ لیا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دولت کدہ میں

By Hazrat Allama Mufti Mohammad Abbas Razavi

261

معجزات رسول کریم ﷺ

دودھ کا ایک پیالہ پایا جو کہیں سے ہدیہ کے طور پر آیا تھا۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ۔
”اصحاب صفہ کو بلا لاؤ۔“

میں نے دل میں سوچا کہ اتنا دودھ اتنے بہت سے حضرات میں کیا ہو گا۔ کاش
یہ سارا دودھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ کو عنایت فرما دیتے اور میں
خوب سیر ہو کر پی لیتا اور مجھے قوت حاصل ہو جاتی۔ اس کے بعد میں نے ان سب کو
بلایا۔ آپ نے مجھے فرمایا ”ان سب کو دودھ پلاؤ۔“

میں نے دودھ پلانا شروع کیا۔ ایک آدمی کو پیالہ دیتا جب وہ اچھی طرح سیر
ہو کے پی لیتا پھر دوسرے کو دیتا یہاں تک کہ سبھی اصحاب نے سیر ہو کے دودھ پیا۔
پھر آپ نے پیالہ اپنے ہاتھ میں لیا اور مجھ سے فرمایا۔
”ہم اور تم باقی رہے تو تم بیٹھ جاؤ اور پیو۔“

میں بیٹھ گیا اور پیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور پیو۔ میں پیتا جاتا تھا یہاں تک کہ
میں نے عرض کیا ”اللہ کی قسم اب پیٹ میں جگہ نہیں رہی۔“
پھر پیالہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور
اللہ کی حمد اور بسم اللہ پڑھی اور باقی دودھ کو نوش فرمایا۔

کیوں جناب بوہرہہ کیسا تھا وہ جام شیر
جس سے ستر صاحبو کا دودھ سے منہ بھر گیا (نسیم الرياض)
وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ
واصحابہ واولیاء امتہ و علماء ملتہ و شہداء محبتہ اجمعین الی
یوم الدین ○

۲۵ رمضان المبارک بروز جمعرات